

رئیس المناظرین حجۃ اللہ فی الارض

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ

حیات و خدمات

عائلی قضیہ

متکلم اسلام مولانا
محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مکتبہ دار الایمان

نام کتاب ________ رئیس المناظرین حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ حیات و خدمات حالیہ قضیہ

تالیف ________ مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

تاریخ اشاعت ________ اکتوبر 2024

باراشاعت ________ اوّل

تعداد اشاعت ________ 1100

ناشر ________ مکتبہ دارالایمان

مکتبہ دارالایمان (رجسٹرڈ)

0321-6353540

www.ahnafmedia.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

فتنوں کا علمی تعاقب

معاصر علمائے حق کی نظر میں

حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور میں

﴿حالیہ قضیہ﴾

عبد الواجد لطیف صاحب کا استفتاء

دار الافتاء دار العلوم دیوبند کا جواب

حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند کے ترجمان

دار الافتاء مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا سے استفتاء اور اس کا جواب

دار الافتاء دار العلوم دیوبند کا سابقہ فتویٰ سے رجوع

مولانا محمد فہد ارشاد کا دار الافتاء سے استفتاء اور اس کا جواب

مولانا عبد الباری فاروقی حفظہ اللہ مہتمم دار المبلغین لکھنؤ، انڈیا کا رجوع

مفتی صدام حسین لدھیانوی حفظہ اللہ مفتی اعظم پنجاب، انڈیا کا رجوع

مفتی مختار اللہ حقانی حفظہ اللہ دار الافتاء دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا رجوع

سلسلہ خطوط برائے اظہار تشکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ اَمَّا بَعۡدُ!

اسلام کو دیگر ادیانِ عالم میں جہاں اپنے واضح، مدلل اور معتدل عقائد و نظریات کے ذریعے برتری حاصل ہے، وہاں یہ تاریخی حقیقت بھی اسی دین کی خصوصیت ہے کہ اللہ نے اسے ہر دور میں ایسی عبقری شخصیات عطا کی ہیں جن کا وجودِ مسعود بذاتِ خود اس دین کی حقانیت پر ایک ناقابلِ تردید دلیل کی حیثیت رکھتا ہے۔ دلائل و حقائق کی روشنی میں اسلام کی حقیقی صورت "مسلکِ اہل السنۃ والجماعۃ" ہے، چنانچہ اسلام کی یہ خصوصیت ہمیں اس مسلک میں کامل طور پر نظر آتی ہے۔ ماضی قریب کی شخصیات میں سے مسلکِ اھل السنۃ والجماعۃ کی حقانیت پر مبنی ایک دلیل رئیس المناظرین، حجۃ اللہ فی الارض، حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی ہے۔ آپ پر اللہ کریم اپنی کروڑھا رحمتیں نازل فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے نبوت کے عظیم مشن پر ثابت قدم رکھنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیتے ہوئے گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کا تذکرہ فرمایا۔ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ (۱۲۰)﴾

(سورۃ ھود:120)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر) گذشتہ پیغمبروں کے واقعات میں سے وہ سارے واقعات ہم تمہیں سنارہے ہیں جن سے ہم تمہارے دل کو تقویت پہنچائیں۔ اور ان واقعات کے ضمن میں تمہارے پاس جو بات آئی ہے وہ خود بھی حق ہے اور تمام مومنوں کے لیے نصیحت اور یاددہانی بھی ہے۔

اس سے ایک اصول سمجھ میں آیا کہ نبی کے دل کو مضبوط رکھنے کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات بیان ہوتے ہیں اور امتیوں کے دل کو مضبوط رکھنے کے لیے امتیوں کے احوال وواقعات بیان کیے جاتے ہیں۔

اس اصول کے پیش نظر اِحقاقِ حق اور اِبطالِ باطل کے مشن پر کام کرنے والوں کے لیے ان مشائخ اور علماء

کا تذکرہ تقویت قلبی کا باعث بنتا ہے جو اس میدان کے رہنما ہوں۔ رئیس المناظرین، حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ احقاق حق اور ابطال باطل کے میدان کے شاہسوار ہیں۔ ان کی حیات کے چند گوشے پیش خدمت ہیں۔ مزید یہ کہ حال ہی میں چند لوگوں نے ان کی شخصیت کو مجروح کرنے کی سازش کی اور اللہ کے کرم سے ہم نے ان کی اس سازش کو ناکام بنایا۔ زیر نظر کتاب انہی احوال وواقعات پر مشتمل ہے۔

ترتیب یہ ہے کہ پہلے حصے میں حضرت رحمہ اللہ کا خاندانی تعارف، علمی کمالات، احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے مقدس فریضے کی انجام دہی، امتیازی اوصاف، نمایاں خدمات، معاصر علماء کے آراء و تاثرات، حضرت سے شرف تلمذ، استفادہ، میری فکری و نظریاتی وابستگی اور اس کے نتائج وافکار۔

جبکہ دوسرے حصے میں حضرت کے بارے عبد الواجد لطیف صاحب کا استفتاء، دارالعلوم دیوبند کا جواب، دیگر شخصیات و جامعات کی تائید، حقائق پر مبنی مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا کا فتویٰ، اس کی بنیاد پر دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کا جواب، حضرت اکاڑوی رحمہ اللہ کو دارالعلوم دیوبند کا خراج تحسین، دیگر جامعات و شخصیات کا رجوع، عکسی دستاویزی ثبوتوں کے ساتھ۔

غرض یہی ہے کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کا بابرکت تذکرہ کریں تاکہ ہمیں اس میدان میں قلبی قوت نصیب ہو۔ اور ان پر ہونے والے اعتراضات کو دلائل اور حقائق کی قوت سے دور کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور امت مسلمہ کے لیے اس کتاب کو نافع بنائے۔ منصف مزاج لوگوں کے لیے مینارہ حق بنائے۔ معاندین کے لیے قبولِ حق کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم، صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین۔

محتاجِ دعا



استنبول، ترکیہ

11.09.2024

﴿حیات و خدمات﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت اور خاندانی پسِ منظر:

آپ 4 اپریل 1934ء بمطابق 18 ذوالحج 1352ھ کو ہندوستان ریاست "بیکانیر" کے علاقے "گنگا نگر" میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام میاں "ولی محمد" جبکہ دادا کا نام "میاں پیر محمد" تھا۔ آپ کا خاندان "جالندھر" کی ایک نواحی بستی "بستی غزاں" کا رہائشی تھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد آپ کے والد محترم ہجرت کر کے اوکاڑہ شہر کے چک نمبر 4R / 1 تشریف لائے اور کچھ عرصے بعد چک 2L / 55 منتقل ہو گئے۔

آپ کے والدِ محترم "سلسلۂ نقشبندیہ" سے منسلک ایک صوفی منش انسان تھے۔ آپ کا تعلق بیعت و اصلاح مولانا سید شمس الحق صاحب رحمہ اللہ سے تھا۔ انہی کے حکم پر ہی آپ کا نام "محمد امین" رکھا گیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ عائشہ بی بی ایک نیک سیرت اور تہجد گزار خاتون تھیں جو گاؤں کے بچوں کو قرآنِ پاک پڑھایا کرتی تھیں۔

تحصیلِ علم:

1948ء میں آپ نے ایم بی ہائی سکول اوکاڑہ سے مڈل پاس کیا۔ اپریل 1950ء میں اسی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔

غیر مقلدیت سے حنفیت کی طرف:

میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد آپ نے غیر مقلدین کے مدرسہ دار الحدیث میں داخلہ لیا اور غیر مقلد عالم عبد الجبار کھنڈیلوی سے احادیث کی کچھ کتابیں پڑھیں۔ غیر مقلدین کے پاس پاس پڑھنے کی وجہ سے احناف پر اعتراضات آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ بالآخر آپ کے والدِ بزرگوار کی دعائیں رنگ لائیں اور آپ غیر مقلدیت سے تائب ہو کر دوبارہ حنفیت کی طرف لوٹ آئے۔ واقعہ یہ پیش آیا کہ 1953ء میں آپ نے اوکاڑہ میں علامہ محمد انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ کے تلامذہ؛ مولانا عبد الحنان اور مولانا عبد القدیر رحمہما اللہ کے آنے کی خبر سنی تو آپ حنفیت پر اعتراضات کی غرض سے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن چونکہ قدرت کچھ اور طے کر چکی تھی، لہٰذا آپ کو اس

حاضری سے نہ صرف اعتراضات کے تشفی بخش جوابات حاصل ہوئے بلکہ غیر مقلدیت کے جراثیم بھی آپ کی طبیعت و مزاج سے زائل ہو گئے۔

بعد ازاں آپ نے انہی حضرات سے سلسلۂ تلمذ جوڑا اور مولانا ضیاء الدین رحمہ اللہ کے مدرسہ جامعہ محمودیہ عید گاہ اوکاڑہ میں داخلہ لے کر دینی تعلیم مکمل فرمائی۔ ان حضرات کے علاوہ آپ نے مولانا عبد الحمید سیتاپوری رحمہ اللہ (فاضلِ دارالعلوم دیوبند) اور مولانا محمد حسین رحمہ اللہ (فاضلِ مظاہر العلوم سہارنپور) سے بھی خوب علمی استفادہ فرمایا۔

میدانِ عمل میں:

1956ء میں آپ نے ستلج کاٹن ہائی سکول اوکاڑہ میں بطور عربی اسلامی ٹیچر تدریس کا آغاز فرمایا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے گاؤں میں اہلِ علاقہ کی اعتقادی، عملی اور اخلاقی اصلاح کے لیے درسِ قرآن کا سلسلہ بھی شروع فرمایا جس کے خوشگوار اثرات مرتب ہوئے۔ اسی دوران آپ کی مناظرانہ زندگی کا بھی آغاز ہوا۔ فتنوں کے علمی تعاقب میں عیسائیت، قادیانیت اور رافضیت آپ کے اس دور کے ترجیحی عنوانات تھے۔

امام الاولیاء سے تعلقِ بیعت و اصلاح:

1961ء میں آپ امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کے حلقۂ ارادت و اصلاح میں داخل ہوئے۔ اس کا پسِ منظر یہ ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ مجلہ خدام الدین میں حضرت رحمہ اللہ کا ایک ملفوظ پڑھا کہ جب دل کی آنکھیں کھل جاتی ہیں تو آدمی حلال و حرام میں تمیز کر سکتا ہے۔ آپ کی طبیعت چونکہ مناظرانہ تھی، اس لیے آپ نے امتحان لینے کی ٹھانی اور ایک تھیلے میں حلال و حرام پھل ملا کر اپنے سکول کے چند ساتھیوں کے ساتھ لاہور جا پہنچے۔ وہاں جا کر جب آپ نے انہیں حضرت کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کیا اور بیعت کی درخواست کی تو حضرت لاہوری رحمہ اللہ نے جواب دیا:

"بیعت کرنے کے لیے آئے ہو یا امتحان لینے کے لیے؟"

یہ کہہ کر انہوں نے تھیلے کو کھولا اور تمام پھلوں میں حلال و حرام الگ الگ فرما دیے۔ اس کھلی کرامت کے مشاہدے نے آپ کو حضرت لاہوری رحمہ اللہ کا گرویدہ بنا دیا اور آپ حضرت کے دستِ حق پرست پر بیعتِ سلوک

فرما کر ہی واپس ہوئے۔ بیعت کا یہ تعلق جلد ہی قربِ شیخ کی اعلیٰ منازل طے کر گیا اور آپ پر حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی توجہات وعنایات دوچند ہو گئیں۔ حضرت ہی کے حکم پر آپ نے انجیلِ برنباس کا ایک مبسوط مقدمہ لکھا جسے حضرت نے بھرپور تائید وتحسین سے نوازا۔

حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی وفات کے بعد آپ قائدِ اہلِ سنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ سے بیعت ہوئے اور آخر دم تک ان سے اصلاح وارشاد کا سلسلہ جاری رکھا۔ حضرت کو بھی آپ پر بھرپور اعتماد تھا۔ اسی اعتماد کا نتیجہ ہی تھا کہ 1987ء میں مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ نے آپ کو حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین کے خلاف تحریک خدام اہل السنت کا نامزد مناظر مقرر فرمایا۔

غیر مقلدیت کے علمی تعاقب پر خصوصی توجہ:

مناظرانہ زندگی کے ابتدائی چند سالوں میں آپ کی فراست وذکاوت اس بات کا ادراک کر چکی تھی کہ عصرِ حاضر کے تمام فتنوں کی بنیاد فتنۂ غیر مقلدیت اور اسلاف واکابر پر عدم اعتماد ہے۔ 1977ء کے بعد سے آپ نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو اس فتنے کی سرکوبی کے لیے وقف کر دیا اور غیر مقلدیت کا علمی محاسبہ آپ کا ترجیحی عنوان بن گیا۔ آپ رحمہ اللہ نے تادمِ وفات پاکستان بھر میں غیر مقلدین سے کثیر تعداد میں فیصلہ کن مناظرے فرمائے اور ان کے چوٹی کے مناظرین کو بار بار شکستِ فاش دی۔

نیز آپ نے کراچی تا پشاور مختلف مدارسِ دینیہ میں طلباء کو مسلک اھل السنۃ والجماعۃ کے عقائد ونظریات اور مسائل واحکام کی حقانیت کو اصولوں اور دلائل کی روشنی میں سمجھایا۔ ساتھ ساتھ مناظرانہ اصولوں کے پیش نظر غیر مقلدیت کے گمراہ کن نظریات ومسائل پر خصوصی اسباق ودروس بھی ارشاد فرمائے اور ملک کے طول وعرض میں اس موضوع پر کام کے اہل افراد کی ایک بڑی کھیپ تیار فرمائی۔

تدریسی خدمات:

آپ نے زندگی کا بیشتر حصہ بطور سکول ماسٹر ملازمت کی۔ اس ملازمت کے بارے میں آپ کا یہ کہنا تھا کہ آسان اور کم وقت کا کام ہونے کی وجہ سے اس میں مجھے مطالعہ ومناظرہ اور دیگر علمی مشاغل کے لیے بہت فرصت مل جاتی ہے۔ بعد میں جانشینِ حضرت بنوری رحمہ اللہ؛ حضرت مولانا احمد الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ اصرار کر کے آپ کو

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی لے آئے جہاں آپ نے کچھ عرصہ طلبہ کو مناظرہ اور ردِ فرقِ باطلہ میں تخصص کرایا۔ کراچی کی آب و ہوا ناموافق ہونے کی وجہ سے آپ نے جامعہ سے اجازت لی اور ناظمِ اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ کے اصرار پر جامعہ خیر المدارس ملتان تشریف لائے۔ یہاں آپ نے زندگی کے آخری آٹھ سال "تخصص فی الدعوۃ والارشاد" کے نام سے طلباء وعلماء کو اپنے علوم و افادات سے مستفید فرمایا۔

نوٹ: ماضی وحال میں بعض لوگوں کی جانب سے آپ پر یہ الزام لگایا گیا کہ آپ کوئی باقاعدہ عالمِ دین نہیں تھے، بلکہ آپ کی حیثیت محض ایک پرائمری سکول ماسٹر کی تھی۔ لیکن اس الزام کی آپ کے علمی و تحقیقی تعاقب سے بوکھلا کر اپنی رسوائی پر پردہ ڈالنے سے زیادہ کچھ حیثیت نہیں ہے۔

ہم پہلے ہی یہ بات بیان کر چکے ہیں کہ آپ نے علامہ محمد انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ کے تلامذہ سے باقاعدہ سبقاً سبقاً دینی تعلیم حاصل کی تھی۔ اسی طرح چوٹی کے اکابر ومعاصر اہلِ علم حضرات کا (جن کی تصریحات آگے آ رہی ہیں) آپ کی علمی فوقیت، مطالعے کی وسعت و کثرت، مجتہدانہ بصیرت ومہارت کا ببانگِ دہل اعتراف کرنا اس بات کا قوی ثبوت ہے کہ آپ کس پائے کے عالمِ دین تھے۔

چند خصائص و امتیازات

سادہ طرزِ زندگی:

آپ کا طرزِ زندگی انتہائی سادہ اور بے تکلف تھا۔ اکثر کرتہ و تہبند زیبِ تن فرماتے۔ ناواقف شخص آپ کو دیکھ کر اندازہ نہیں کر سکتا تھا کہ یہ کوئی بڑے عالمِ دین ہیں۔ آپ کی رہائش بھی گاؤں کے سادہ گھر میں تھی۔ آپ کی زندگی کا کثیر حصہ تقریر و مناظرہ کی خاطر اسفار میں گزرا لیکن آپ کبھی بھی اپنے کسی میزبان پر بوجھ نہیں بنے اور نہ ہی آپ نے کبھی ان کے سامنے کوئی شرائط و مطالبات رکھے اور سہولیات و مراعات کی فرمائش کی۔

تحمل و بردباری:

تحمل و بردباری ایک مناظر کے لیے انتہائی ضروری چیز ہے۔ آپ اس دولت سے بھی خوب مالامال تھے۔ کئی مرتبہ مخالفین آپ پر گھٹیا ترین الزامات لگاتے، دورانِ مناظرہ بدتمیزی و بدکلامی کا مظاہرہ کرتے اور آپ کو طیش دلانے کی کوشش کرتے لیکن آپ کبھی ایسے کسی جال میں نہیں آئے۔ ایک خوشگوار و لآویز مسکراہٹ آپ کی شخصیت کی پہچان تھی۔

اعتدال:

ساری زندگی فرقِ باطلہ کے رد میں گزارنے کے باوجود آپ کی شخصیت میں اعتدال کا عنصر کامل طور پر موجود تھا۔ فقہ حنفی کے لاجواب وکیل ہونے کے باوجود ائمہ ثلاثہ کو ماجور سمجھتے، ان کے احترام کو واجب اور ان کے خلاف بدگمانی و بدزبانی کو جرمِ عظیم قرار دیتے تھے۔ آپ کا مؤقف یہ تھا کہ جس علاقے میں جس امام کی فقہ متواتر طریقے پر رائج ہو، وہاں دوسری فقہ کی دعوت نہیں دینی چاہیے۔

ایک مرتبہ کچھ افریقی طلباء حنفیت کے حق میں آپ کے دلائل سے متاثر ہو کر حنفی ہونے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن آپ نے انہیں تنبیہ فرمائی اور اپنے علاقوں میں اپنے ہی مذاہب پر قائم رہنے کا مشورہ دیا۔ آپ کی معتدل شخصیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کبھی بھی ردِ رفض کے نام پر ناصبیت، ردِ ناصبیت کے نام پر رافضیت، ردِ بدعات کے نام پر انکارِ حیاتِ انبیاء علیہم السلام اور اکابر بیزاری اور ردِ مماتیت و غیر

مقلدیت کے نام پر بدعت و اہلِ بدعت کے لیے نرم خوئی کا شکار نہیں ہوئے۔ یہی معتدل مزاج آپ نے اپنے متعلقین و تلامذہ میں منتقل فرمایا۔

اخلاص و للٰہیت:

آپ اکابر و اسلاف کے بے مثال اخلاص، للٰہیت اور مقصد و مشن سے لگن کا کامل نمونہ تھے۔ آپ نے کبھی اپنی بیش بہا دینی خدمات کو دولت و شہرت یا منصب و مفاد کے حصول کا ذریعہ نہیں بنایا۔ کام کرنے والوں کی ہر ممکن علمی، تحقیقی، اخلاقی، سماجی اور مالی مدد اور حوصلہ افزائی فرماتے۔ آپ نے کبھی بھی اپنے وہبی علوم کی اشاعت میں بخل سے کام نہیں لیا، حتیٰ کہ آپ کسی کے مطالبے پر بھی اپنی یادداشتیں، نوٹس، حواشی اور حاصلِ مطالعہ بلا تامل فوٹو کاپی وغیرہ کے لیے دے دیتے تھے۔

وسعتِ مطالعہ:

مطالعہِ کتب آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ آپ کے مطالعے کی وسعت، کثرت اور سرعت کے اکابر و معاصر سب قائل تھے۔ آپ کا دلائل و عبارات اور حوالہ جات کا استحضار اہلِ علم کو ورطہِ حیرت میں ڈال دیتا تھا۔ آپ اہم کتب کا بیسیوں بار مطالعہ کرتے اور ان پر جابجا نوٹس اور حواشی درج فرماتے۔ اس کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ آپ خود فرماتے ہیں: میں نے صحیح البخاری کا بالاستیعاب بتیس (32) مرتبہ، سنن ابن ماجہ کا ساٹھ (60) مرتبہ مطالعہ کیا۔ آپ کی زیرِ مطالعہ ہر کتاب کے ابتدائی خالی صفحات پر آپ کی اپنی مرتب کردہ اہم مضامین، ابحاث، نکات اور حوالہ جات کی فہرست ہوا کرتی تھی۔

آپ کے صاحب زادے عزیزم محمد معاویہ صفدر نے آپ رحمہ اللہ پر ماہنامہ الخیر کی خصوصی اشاعت میں ان کتابوں کے نام مع جلدوں کی فہرست جاری کی ہے جن کی تعداد 753 بنتی ہیں۔ ان میں کئی کتب ایسی بھی ہیں جو (16 سے 17) جلدوں پر مشتمل ہیں۔ جنہیں مجموعی طور پر ایک کتاب شمار کیا گیا ہے۔

نوٹ: یہ وہ کتابیں ہیں جو حضرت کی اپنی تھیں۔ باقی دینی جامعات کی لائبریریوں میں کتنی کتب کا مطالعہ کیا ہے وہ اس سے الگ ہیں۔

جامع الاوصاف شخصیت:

حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی زندگی کے متعدد نمایاں پہلو ہیں جن پر بہت سارے اصحاب علم و فضل اور آپ کے عقیدت مندوں نے لکھا ہے اور لکھ رہے ہیں۔ علم، حکمت، موعظت، تبلیغ، تحقیق، تقریر، تحریر، اخلاص، تقویٰ، ورع، خشیت، للّٰہیت، بے نفسی، تواضع، انکساری، خوش اخلاقی، ملنساری، صلہ رحمی، ادب، حیاء، وقار اور دیگر بہت ساری عمدہ صفات آپ کے وجود میں موجزن تھیں۔

آپ کی زندگی پر لکھنے والے آپ کی کسی بھی عمدہ صفت کا انتخاب کر سکتے ہیں اور حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی ''عملی زندگی'' خود اس موضوع کا عنوان بن سکتی ہے لیکن آپ کی زندگی کا مرکزی اور بنیادی نقطہ جس پر بہت کم توجہ دی گئی وہ ''علمی و روحانی کمالات'' کا ہے۔ آپ بے مثال محقق، مبلغ، واعظ، داعی اور لاجواب مناظر تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ عوام الناس بلکہ بعض علماء بھی آپ کی مرکزیت میں سے صرف ''مناظرانہ'' جز سے واقفیت رکھتے ہیں۔ حالانکہ اگر انصاف سے کام لیا جائے، آپ کی ہمہ جہتی اور مجموعہ صفات کو دیکھ لیا جائے تو آپ کی زندگی کا ہر گوشہ ہمیں روشن دکھائی دیتا ہے اور اپنی طرف دعوت عمل دے رہا ہے۔

اللہ کریم نے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کو وہ سب کچھ نصیب فرمایا جس کی انہیں اس میدان میں ضرورت تھی یعنی تدبر، معاملہ فہمی، قوت دلیل، دور اندیشی، فراست، حکمتِ عملی، حق گوئی، دیدہ دلیری، جوانمردی، دین کا صحیح علم، دین کا درد اور اس کی اشاعت و تحفظ۔ آپ کی مجلس میں شریک ہونے والے اس بات پر گواہ ہیں کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کے جچے تلے الفاظ، عام فہم اور جامع مانع تعبیرات، قوت استدلال اور مضبوط گرفت آپ کی فہم و ذکاء، جودتِ علم، بصیرت و فراست، پختگی ورسوخ اور بیدار مغزی کا آئینہ تھا۔ آپ جس مسئلے پر بھی قلم اٹھاتے یا لب کشائی فرماتے تو اس کا حق ادا فرما دیتے۔

علمی و روحانی خدمات کا دائرہ:

حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ بھی ادب کے خوگر تھے۔ اپنے شیخ امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کے مزاج و مشن کے امین تھے۔ حضرت اوکاڑوی کی زندگی کا بہت بڑا حصہ دین کی اشاعت اور تحفظ میں گزرا ہے۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت، نبوت اور ختم نبوت، اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کی مودت، صحابہ کرام رضی

اللہ عنہم کی محبت کا پرچار، قرآن کی معتبر تفسیر و تشریح، احادیث مبارکہ کی دل نشین اور عام فہم تفہیم، ضروریات دین اور ضروریات اہل السنت کا برملا اظہار، امام اعظم فی الفقہاء نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید، اولیاء کی اطاعت اور ان کی تعلیمات پر عمل کا جذبہ، صحیح عقائد و نظریات اور مسائل، اتباع سنت، صحیح دین، ایمانیات و اعمال کا پرچار اور اس کے ساتھ ساتھ، شرک و کفر کی بیخ کنی، منکرین عصمت انبیاء اور قادیانی فتنے کی سرکوبی، فتنہ خارجیت، دشمنان صحابہ کا علمی محاسبہ، حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منکرین کے وساوس و تلبیسات کا محققانہ محاسبہ، منکرین ائمہ، فقہاء و محدثین کا علمی جائزہ، رسوم، رواج، خرافات کا قلع قمع، الحاد، زندقہ اور بدعات کا خاتمہ۔ حضرت کی زندگی کا خلاصہ ہے۔

عام فہم اسلوب:

آپ کی تقریر و تحریر کا اسلوب اس قدر آسان اور عام فہم ہوتا تھا کہ ٹھیٹھ علمی دلائل اور دقیق اختلافی مسائل ایک معمولی پڑھے لکھے بلکہ ان پڑھ آدمی کو بھی بآسانی سمجھ آجاتے تھے۔ کئی بار ایسا بھی ہوا کہ آپ نے بعض ان پڑھ حضرات کو چند گھنٹے تیاری کرائی اور انہوں نے اہل باطل کے علماء و مناظرین کو لاجواب کر دیا۔

حاضر جوابی:

حاضر جوابی میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ مشکل سے مشکل اور نئے سے نئے اعتراض کا جواب ایسا فی البدیہ دیتے کہ معترض و سامعین سبھی ششدر رہ جاتے۔ آپ کی حاضر جوابی کے کئی واقعات ”علمی معرکے اور مجلسی لطیفے“ نامی کتاب میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

فتنوں کا علمی تعاقب

احقاقِ حق وابطالِ باطل کے مقدس فریضے کی انجام دہی:

اس بات میں شک کی گنجائش نہیں کہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے میدان میں حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی تحریرات و تقریرات سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ جن کو دیکھ کر اور سن کر ایک منصف مزاج صاحبِ علم کو اس بات کا یقین ہو جاتا ہے کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کو احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے مقدس علم پر کس قدر مہارت تھی: موضوع مناظرہ، تنقیح دعویٰ، شرائط و ضوابط، دلائل و براہین اور دلائل کو پیش کرنے کا عام فہم انداز۔ اس کے ساتھ ساتھ جواب دعویٰ اور فریق مخالف کی استدلالی کمزوریوں پر عالمانہ گرفت، شکوک و شبہات کا ازالہ۔ بلکہ یوں کہیے کہ ایک کامیاب محقق مناظر کی تمام تر خوبیاں حضرت کی ذات میں سمٹی ہوئی تھیں۔

عیسائیت کا علمی محاسبہ:

قیامِ پاکستان کے بعد کئی عیسائی مشنریاں ملک بھر میں سرگرم تھیں۔ ان کے خلاف جو علماء علمی میدان میں اترے، ان میں آپ کی شخصیت نمایاں تھی۔ خود آپ کے گاؤں میں عیسائیوں کی بہت بڑی تعداد تھی جس کی وجہ سے آپ اس میدان میں داخل ہوئے۔

آپ نے شاہدرہ (لاہور) میں تحریفِ انجیل کے موضوع پر ایک فیصلہ کن مناظرہ کیا جس کے احوال آپ مجالس و دروس میں سنایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے مختلف مناظروں، بیانات، دروس اور مضامین کی شکل میں عیسائیت کا خوب علمی تعاقب کیا۔ آپ کی بدولت کئی افراد و خاندان عیسائیت سے توبہ کر کے مشرف بہ اسلام ہوئے اور کئی دیہاتوں سے عیسائیت کے تبلیغی اثرات کا خاتمہ ہوا۔

عیسائیت کے علمی تعاقب میں مہارت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کے مرشد، امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ نے آپ کو انجیلِ برنباس (انجیل کا وہ حصہ جو کئی صدیوں بعد دریافت ہوا، اس میں موجودہ عیسائیت کے بہت سے من گھڑت عقائد و افکار کے خلاف مواد موجود ہے۔) کا مقدمہ لکھنے کا حکم فرمایا جس کی تعمیل میں آپ نے ایک تفصیلی اور جاندار مقدمہ تحریر کیا، جو "تجلیاتِ صفدر" جلد ہفتم میں موجود ہے۔

آپ نے اکیس جلدوں پر مشتمل عیسائیت کے خلاف کتاب تحریر فرمائی۔ اس کی پہلی قسط ہفت روزہ خدام الدین میں شائع ہوئی تو مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ نے یہ کتاب (بصورت مسودہ) آپ سے طلب کی۔ بدقسمتی سے حضرت ہزاروی رحمہ اللہ سے وہ کتاب کسی نے چوری کر لی۔

قادیانیت کا علمی تعاقب:

آپ کے گاؤں اور اردگرد کے دیہاتوں میں عیسائیت کے ساتھ ساتھ قادیانیت کا فتنہ بھی موجود تھا۔ اس لیے آپ نے ابتداء ہی سے اس فتنے کے تعاقب پر خصوصی توجہ دی۔ آپ کے ابتدائی مناظرے قادیانیوں ہی سے ہوئے جن کی بدولت بہت سے افراد کے ایمان وعقائد محفوظ ہوئے۔ اس سلسلے میں آپ 1980ء میں پتوکی کے مقام پر ہونے والے مناظرے کا اکثر ذکر فرماتے تھے جس میں قادیانی مناظر کو بھی مرزا قادیانی کے گالی باز اور فحش گو ہونے کا اعتراف کرنا پڑا تھا۔ نیز آپ نے قادیانیت کے علمی تعاقب پر کئی مضامین بھی تحریر فرمائے جو "تجلیاتِ صفدر" میں موجود ہیں۔

رافضیت کا علمی تعاقب:

رافضیت اسلام کی پہلی صدی میں جنم لینے والا وہ خطرناک فتنہ ہے جو آج تک مسلمانوں کے ایمان کو مجروح کرنے کے مشن میں مصروف ہے۔ ماضی و حال کے علمائے حق کی طرح آپ نے بھی اس فتنے کا تحریر و تقریر کی صورت میں خوب تعاقب کیا۔ آپ نے ملک کے طول و عرض میں صحابہ کرام اور اہلِ بیتِ عظام رضی اللہ عنہم اجمعین کے فضائل و مناقب بیان کیے، ان پر وارد ہونے والے شبہات واعتراضات کے جوابات دیے اور اپنے دروس واسباق کے ذریعے اس فتنے کے خلاف کام کرنے والے افراد تیار فرمائے۔

یزیدیت کا علمی تعاقب:

قیامِ پاکستان کے بعد جب بعض افراد نے ردِ رفض میں غلو کا شکار ہو کر مدحِ یزید کا بیڑا اٹھایا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب و مقام میں افراط کا شکار ہوئے تو کچھ لوگ تحقیق کے نام پر ان سے متاثر ہونے لگے آپ نے ان کا بھی بھرپور علمی محاسبہ فرما کر اہل السنۃ والجماعۃ کے مسلکِ اعتدال کی حفاظت فرمائی۔ تجلیاتِ صفدر اور

تریاق اکبر بزبان صفدر کی پہلی جلد میں اس فتنے کے علمی تعاقب میں لکھے جانے والے آپ کے مضامین موجود ہیں۔

غیر مقلدیت کا علمی تعاقب:

غیر مقلدیت کا علمی تعاقب آپ کا خاص عنوان تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ انکارِ تقلید اور سلف بیزاری کو سارے فتنوں کی جڑ قرار دیتے تھے۔ آپ نوجوانی میں کافی عرصہ انکارِ تقلید کی دلدل میں گزار چکے تھے، پھر علامہ محمد انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ کے تلامذہ؛ مولانا عبد القدیر اور مولانا عبد الحنان رحمہما اللہ کی بدولت آپ حنفیت کی طرف واپس آئے جس کی تفصیل آپ کے رسالہ "میں حنفی کیسے ہوا؟" میں موجود ہے۔ آپ نے غیر مقلدیت کے علمی تعاقب میں تحقیقی مباحث کو جِدّت بخشی۔ مثلاً آپ نے غیر مقلدین کی "تاریخ"، ان کے نام "اہلِ حدیث" کی حیثیت اور ان کے نام نہاد "عمل بالحدیث" کی حقیقت کو واضح کیا۔ ان کے گمراہ کن مسائل کو آشکارا کیا، ان کی علمی و تحقیقی خیانتوں اور فریب کاریوں سے پردہ اٹھایا اور ان کے فقہ حنفی پر تمام اعتراضات و اشکالات کے تحقیقی و الزامی جوابات دیے۔ نیز آپ نے ہمیشہ اُن کی طرف سے سوال اور احناف کی طرف سے جواب والی روایت کو توڑا اور ان کے گمراہ کن نظریات و مسائل پر بیسیوں ایسے سوالات قائم فرمادیے جن کا جواب ان شاء اللہ تا قیامت ان پر قرض رہے گا۔ یہ سوالات آپ کے مجموعۂ مضامین "تجلیاتِ صفدر" میں موجود ہیں۔

اس طرح آپ نے انہیں اقدام کی پوزیشن سے ہٹا کر دفاعی پوزیشن پر لا کھڑا کیا۔ آپ کا ایک مشہورِ زمانہ، عام فہم اور جامع سوال یہ تھا کہ "غیر مقلدین اپنی مکمل نماز تکبیرِ تحریمہ سے لے کر سلام تک تمام ارکان و افعال وکلمات اور ہر رکن، فعل اور کلمے کے تارک اور منکر کے شرعی حکم سمیت اپنے دو اصولوں (قرآن و حدیث) سے ثابت کریں"۔

کبھی آپ اس سوال کو یوں تعبیر فرماتے کہ اگر غیر مقلد ہماری پوری نماز کو غلط کہتے ہیں تو ہماری نماز کی ابتداء سے انتہاء تک ایک ایک مسئلے کو پڑھتے جائیں اور اس کے خلاف قرآن و حدیث کی صراحت پیش کرتے جائیں اور اگر وہ ہماری بعض نماز کو غلط کہتے ہیں تو بھی ابتداء سے شروع کریں، صحیح مسئلے کے صحیح ہونے پر آیت یا حدیث پیش کریں اور غلط مسئلے کے غلط ہونے پر بھی آیت و حدیث پیش کریں۔ تجربہ گواہ ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا غیر مقلد بھی آج تک اس سوال کے سامنے نہیں ٹھہر سکا۔ اسی طرح آپ مناظروں کا عنوان بھی ترکِ رفع الیدین یا ترکِ

قراءۃ خلف الامام جیسے ذیلی مسائل کی بجائے "مکمل نماز" قائم کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ اس میدان میں آپ کی انہی مجتہدانہ صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے جامعہ خیر المدارس ملتان کے شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا تھا: "دراصل ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ابو حنیفہ کی روح مولانا محمد امین صاحب کی شکل میں اپنے مخالفین سے اپنا انتقام لے رہی ہے۔"

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی حضرت اوکاڑوی: 131)

اہلِ بدعت کا علمی تعاقب:

دورحاضر کے اہل بدعت کے گمراہ کن عقائد، رسومات وبدعات اور ان کی طرف سے علمائے دیوبند پر لگائے جانے والے بے بنیاد الزامات کے تعاقب میں بھی آپ نے بہت کام کیا۔ اس سلسلے میں اہل بدعت کے مناظر سعید احمد اسعد کے ساتھ آپ کا مناظرہ قابلِ ذکر ہے جس میں آپ نے عباراتِ علمائے دیوبند پر ان کے الزامات کے مدلل جوابات دیے۔ اس کے علاوہ اہل بدعت کے خلاف آپ کے کئی علمی و تحقیقی مضامین بھی تجلیاتِ صفدر میں موجود ہیں۔

مماتیت کا علمی تعاقب:

علمائے دیوبند کی طرف اپنی نسبت کرنے کے باوجود ان کے اتفاقی عقائد مثلاً: حیاۃ الانبیاء علیہم السلام فی القبور، سماعِ صلاۃ وسلام، توسل بالذوات الفاضلہ وغیرہ کا انکار کرنے، بلکہ انہیں غلط اور خلافِ قرآن قرار دینے والے اس طبقے کے دجل و تلبیس کو بھی آپ نے تحریر و تقریر اور مناظروں کی صورت میں خوب بے نقاب فرمایا۔ اس سلسلے میں آپ کا حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر مشہور مماتی مناظر احمد سعید خان چتروڑ گڑھی کے ساتھ ہونے والا مناظرہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہے جس میں اسے تاریخی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس مناظرے پر تبصرہ کرتے ہوئے قاضی شمس الدین صاحب نے یہ تبصرہ فرمایا تھا کہ ماسٹر امین کے دلائل واقعی لاجواب ہیں۔ اسی مناظرے میں شکست کے بعد جمعیت اشاعۃ التوحید والسنۃ نے یہ اصول وضع کیا کہ جماعت کا کوئی فرد امیر کی اجازت کے بغیر مناظرہ نہیں کرے گا۔

چند مشہور مناظرے:

- عیسائی مناظرین سے آپ نے اثبات نبوتِ محمدی اور تحریفِ انجیل کے عنوانات پر مناظرے کیے۔
- مختلف اوقات میں 26 قادیانیوں سے آپ نے عقیدہ ختم نبوت کے عنوان پر مناظرہ کیا۔

نوٹ: آپ کے ہاتھ پر 70 سے زائد مرزائیوں نے اسلام قبول کیا۔

- غیر مقلد مناظر اللہ بخش صاحب سے مسئلہ تقلید اور تاریخ غیر مقلدیت کے عنوانات پر مناظرے کیے۔
- غیر مقلد مناظر عبد الرشید ارشد صاحب سے ترکِ رفع الیدین کے عنوان پر مناظرہ کیا۔
- غیر مقلد مناظر عبد العزیز نورستانی سے مکمل نماز کے عنوان پر مناظرہ کیا۔
- غیر مقلد مناظر پیر بدیع الدین راشدی صاحب سے مسئلہ تقلید، ترکِ قراءت خلف الامام اور ترکِ آمین بالجہر کے عنوانات پر مناظرے کیے۔
- غیر مقلد مناظر شمشاد سلفی صاحب سے مسئلہ تقلید، ترکِ قراءت خلف الامام اور عباراتِ فقہ کے عنوانات پر مناظرے کیے۔
- غیر مقلد مناظر پروفیسر طالب الرحمٰن صاحب سے مسئلہ تقلید، مکمل نماز اور ترکِ رفع الیدین کے عنوانات پر مناظرے کیے۔
- غیر مقلد مناظر عبد اللہ بہاولپوری صاحب سے ترکِ قراءت خلف الامام، ترکِ آمین بالجہر، ترکِ رفع الیدین اور امام مالک رحمہ اللہ کی نماز کے عنوانات پر مناظرے کیے۔
- غیر مقلد مناظر محمد عبد اللہ چھتوی صاحب سے ترک آمین بالجہر کے عنوان پر مناظرہ کیا۔
- اہل بدعت مناظر سعید احمد اسعد صاحب سے نور وبشر اور عبارات اکابر کے عنوان پر مناظرے کیے۔
- فرقہ عثمانی کے بانی کیپٹن مسعود الدین عثمانی صاحب سے حجیتِ حدیث کے عنوان پر مناظرہ ہوا۔
- اسی طرح عثمانی فرقے کے بعض پیروکاروں سے نسخ احکامِ شریعت، عذابِ قبر کے عنوانات پر مناظرے کیے۔
- مماتی مناظر احمد سعید ملتانی صاحب سے عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر مناظرہ کیا۔
- مماتی مناظر یونس نعمانی صاحب سے عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر مناظرہ کیا۔

مماتی فتنے کے بانی عنایت اللہ شاہ صاحب گجراتی سے آپ کا مناظرہ طے ہوا لیکن بسیار کوشش کے باوجود شاہ صاحب مناظرے پر آمادہ نہ ہوئے۔ انہوں نے یہ کہہ کر جان چھڑالی کہ میں ایک "ماسٹر" سے مناظرہ نہیں کرتا۔ حالانکہ مماتیوں کو جب غیر مقلدین کے خلاف مناظر کی ضرورت پڑی تو انہوں نے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کو اپنی کانفرنس میں بلایا، اشتہار شائع کیا، جس پر درج ذیل عبارت موجود تھی۔

سراج الامۃ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کانفرنس

بتاریخ: 25نومبر 1986ء / 21ربیع الاول1407ھ

بمقام: جامع مسجد مرکزی حنفی دیوبندی قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ

بروز: منگل بعد از نمازِ عشاء

خطاب: مناظرِ اسلام، توبہ کنندہ از غیر مقلدیت وفاتح غیر مقلدین، شمشیر بے نیام لمنکرین حدیث، سپیشلسٹ امراض غیر مقلدیت، نازش اہل السنت والجماعت، حضرت مولانا محمد امین اوکاڑوی

اسٹیج سیکرٹری: جناب محمد اعجاز بٹ صاحب، مرکزی جنرل سیکرٹری جمعیت نوجوانانِ توحید و سنت قلعہ دیدار سنگھ

الداعی الی الخیر: قاضی عطاء المحسن راشد۔ مرکزی ناظم نشرواشاعت واراکین جمعیت نوجوانانِ توحید و سنت قلعہ دیدار سنگھ

وفات:

آخر عمر میں آپ کافی بیمار ہوگئے، طویل عرصہ تک علاج جاری رہا، بالآخر 3 شعبان المعظم 1421ھ مطابق 30اکتوبر2000ء منگل اور بدھ کی درمیانی شب رات کے تقریباً9بجے وفات پاگئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

معاصر علمائے حق کی نظر میں

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ؛ امیر: خدام الدین، پاکستان (ت: 1381ھ)

"اللہ تعالیٰ مناظروں کے ذریعے تم سے بہت بڑے کام لینا چاہتا ہے میری دعائیں تمہارے شامل حال ہیں"

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی حضرت اوکاڑوی: 107)

حضرت مولانا محمد عبد اللہ رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ؛ شیخ الحدیث: جامعہ رشیدیہ ساہیوال (ت: 1405ھ)

"مناظرے تو ہم نے بھی حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ سے مل کر بہت کیے ہیں، مگر جو نکیل غیر مقلدین کو مولوی محمد امین نے ڈالی ہے وہ کسی نے نہیں ڈالی۔"

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی حضرت اوکاڑوی: 119)

حضرت مفتی عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ؛ رئیس دار الافتاء دار العلوم کبیر والا (ت: 1423)

"کبیر والا کے قریبی قصبہ سرائے سدھو میں رفع یدین کے مسئلہ میں ایک مناظرہ ہوا، مولانا صفدر صاحب رحمہ اللہ مناظر تھے۔ بندہ اس وقت سنن ابی داود پڑھاتا تھا۔ بندہ اور دار العلوم کبیر والا کے مایہ ناز استاد مولانا احسان الحق تونسوی مرحوم مولانا صفدر کے معاون مناظر قرار پائے۔ اور ہم مناظرے میں شریک ہوئے.... اس مناظرہ میں مولانا صفدر صاحب مرحوم کی جودت ذہن مناظرانہ صلاحیت کے پہلو مزید اجاگر ہوئے۔ مناظرہ کے بعد بندہ نے مولانا سے عرض کیا کہ جن مسائل میں آپ غیر مقلد حضرات سے مناظرہ کرتے ہیں وہ مسائل ایسے ہیں جن میں ہمارے ساتھ امام شافعی، امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کا اختلاف ہے اور ان مسائل میں حق و باطل کا اختلاف نہیں بلکہ راجح مرجوح کا اختلاف ہے حالانکہ آپ دوسرے مسلک کی اس طرح تردید کرتے ہیں جیسا کہ وہ مسلک باطل محض ہے اور اس مسلک کی قطعاً گنجائش نہ ہو۔

کہنے لگے: آپ کی یہ بات صحیح ہے اگر ہمارے مقابلہ میں شوافع اور مالکیہ ہوتے تو ہم یہی اسلوب اختیار کرتے لیکن ہمارے مقابلہ میں غیر مقلدین ہیں جو ہمیں بوجہ تقلید ائمہ کے مشرک کہتے ہیں اس لیے ہمارا اور ان کا اختلاف ان کے غلو کی وجہ سے حق و باطل کا ہو گیا ہے۔

ایک دفعہ ایک طویل سفر جو ایک کانفرنس میں شرکت کے لیے ہوا تھا مولانا اور چند اہل علم کے ساتھ ہوا۔ بندہ کو آخر شب میں چند رکعات پڑھنے کی توفیق ہوئی۔ بندہ جب اٹھا تو دیکھا کہ مولانا رحمہ اللہ تہجد میں مشغول ہیں۔ بندہ سمجھا کہ مولانا شب بیدار بھی ہیں۔ حضرت مولانا امین صفدر مرحوم صرف غیر مقلدین حضرات کے خلاف کامیاب مناظر نہیں تھے بلکہ ہر گمراہ فرقہ سے مناظرہ کرنے کی ان کو مہارت تھی۔ عیسائیت، قادیانیت، رفض اور بدعت کے خلاف کامیاب مناظر تھے اسی طرح مماتیوں کے خلاف کئی مناظرے کیے اور ان کو شکست دی۔“

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی حضرت اوکاڑوی:278)

حضرت مولانا عبد الحمید سیتاپوری رحمۃ اللہ علیہ؛ استاذ الحدیث: جامعہ مدنیہ لاہور (ت:1425ھ)

مولانا عبد الحمید سیتاپوری رحمہ اللہ؛ حضرت علامہ انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ کے شاگرد اور حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کے استاد تھے، وہ فرماتے ہیں:

”ہمارا علم ”کتابی“ ہے اور مولوی محمد امین کا علم ”لدنی“ ہے۔ ہمارا علم اس کے علم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔“

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی حضرت اوکاڑوی:118)

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ؛ امیر: تحریک خدام اہل السنۃ والجماعۃ (ت:1425ھ)

”اگر علمی اور تحقیقی حیثیت سے مولانا اوکاڑوی مرحوم کی تبلیغی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ انہوں نے مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں سے دین حق اور علمائے حق کے حقوق کے تحفظ کا فریضہ بطریق احسن انجام دیا ہے۔ اور مولانا مرحوم نے تحریر و تقریر کے ذریعے کفر و شرک، الحاد و زندیقیت، انکار و توہین رسالت، رافضیت، بدعت و خارجیت، مماتیت، غیر مقلدیت و مودودیت، پرویزیت و مسعودیت وغیرہ فتنوں کی نشاندہی کی ہے اور حسب ضرورت ان سب فتنوں کا رد کیا ہے۔ اگر مناظرہ کی ضرورت پڑی ہے تو خداداد صلاحیتوں سے کام لے کر مخالفین کا ناطقہ بند کیا ہے اور مثبت پہلو انہوں نے تحریر و تقریر کے ذریعے توحید و رسالت، عصمت انبیاء و خاتمیت یعنی ختم نبوت، حیات انبیاء اور برزخیت، شرف صحابیت و معیاریت، سنت و شریعت، معجزہ و کرامت، حجیت حدیث و قرآنیت وغیرہ عقائد و مسائل حقہ کو دلائل محکم اور براہین قاطعہ سے اس طرح ثابت کیا ہے کہ متلاشیان حق کے لیے ان کا تسلیم کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے اور مولانا مرحوم کی تبلیغی سرگرمیوں کی خصوصیت یہی

ہے کہ انہوں نے اہم اسلامی عقائد و مسائل میں سے کسی کو نظر انداز نہیں کیا اور حسب ضرورت عوام و خواص کے سامنے ان کا اثبات کرتے رہے ہیں۔ رحمہ اللہ تعالی۔"

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی حضرت اوکاڑوی:22)

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ؛امیر :انٹر نیشنل ختم نبوت موومنٹ (ت:1425ھ)

"مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ اہل سنت کا عظیم سرمایہ تھے۔ ہمہ صفت موصوف عیسائیت، قادیانیت، رافضیت ہر ایک پر گہری نظر اور وسیع مطالعے والی شخصیت تھی۔ ایسی جامع صفات کی شخصیات بہت کم ہوتی ہیں جنہیں ہر باطل کے خلاف تخصص کا درجہ حاصل ہو۔ مولانا مرحوم ان میں ایک ممتاز شخصیت کے حامل تھے لیکن ان کی زندگی کا اصل موضوع منکرینِ فقہ غیر مقلدوں کے الزامات اور بہتانات کا جواب دینا، ائمہ مجتہدین کی برگزیدہ شخصیات کا دفاع کرنا، قرآن و حدیث اور سلف صالحین کے اقوال سے فقہاء ائمہ کرام کی تقلید کو عوام کے لیے ثابت کرنا، بعض اختلافی مسائل کو قرآن و حدیث کی روشنی میں موید و مبرہن کرنا ان کا خاص مضمون تھا، جس میں عمر کا بہت بڑا حصہ انہوں نے لگایا۔ بجا طور پر وہ اس دور میں حنفیت کے ایک کامیاب وکیل اور مناظر تھے۔"

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی حضرت اوکاڑوی:60)

حضرت مولانا سرفراز خان صفدر؛ شیخ الحدیث: جامعہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ (ت:1430ھ)

"مناظر اسلام حضرت مولانا محمد امین صاحب صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ اہل السنت والجماعت بلکہ اہل اسلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ تھے، کیونکہ انہوں نے صرف سنت کی حفاظت کے لیے اہل بدعت سے ہی ٹکر نہیں لی بلکہ تمام ادیانِ باطلہ کے حملوں سے دین اسلام کو بچانے کے لیے اپنی جان، مال، عزت و آبرو کو صرف کیا اور اسی حفاظت دین کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا۔ ان کی مقابل پر گرفت ایسی تھی کہ اس کو بھاگنے کا موقع نہیں ملتا تھا اور علمی گیرائی اور گہرائی کا کسبی ہونے سے زائد اللہ تعالیٰ نے وہبی وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ میں نے اکثر اختلافی مسائل پر علماء کے لیے علمی دلائل کتب کی شکل میں اکٹھے کیے مگر انہوں نے ان دلائل کو عوامی ذہنوں کے مطابق اس طرح آسان کر دیا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا موم ہو جاتا تھا۔ مشکل سے مشکل مسائل میں عوام کی ایسی ذہن سازی کی کہ وہ صرف یہ نہیں کہ خود مطمئن ہو گئے بلکہ دوسروں کو بھی مطمئن کرنے کی صلاحیت ان میں پیدا ہو گئی۔

سچ یہ ہے کہ انہوں نے احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا فریضہ اس صورت میں ادا کیا کہ ماضی میں اس کی مثال کہیں خال خال ملے گی اور زمانہ حال ان کی نظیر سے خالی ہے اور مستقبل درجہ اسباب میں تاریک نظر آتا ہے صرف ﴿لَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ﴾ [اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو] کی ایک ڈھارس باقی ہے۔"

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی حضرت اوکاڑوی:75)

حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ؛ امیر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (ت: 1431ھ)

"حضرت مولانا محمد امین صفدر رحمہ اللہ ہمارے اس دور کے باکمال انسان اور فاضل عالمِ دین تھے جنہوں نے علم و تحقیق اور بحث و مناظرہ میں اپنے اکابر اسلاف کی روایات کو زندہ کیا۔ بلاشبہ وہ اکابر علمائے دیوبند کے صحیح ترجمان اور سچے جانشین تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی اوصاف و کمالات سے سرفراز فرمایا تھا۔"

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی حضرت اوکاڑوی:11)

حضرت علامہ علی شیر حیدری رحمۃ اللہ علیہ، صدر: سپاہ صحابہ، پاکستان (ت: 1431ھ)

"وہ مردِ قلندر کہ بظاہر ایک معمولی اور درویش انسان نظر آتا ہو لیکن اپنے دور کے جبال علم بھی اس سے اقتباس اور اکتساب کرتے نظر آئیں۔ جن کا نام سن کر ہر باطل گھبرا جاتا تھا اور اہل حق کے ہر دشمن کو جن کا سامنا سکرۃ الموت نظر آتا۔ جس نے کئی مسائل میں احناف کو زبان عطا کی ۔ جس کے دلائل کا سامنا باطل کے کسی نمائندے سے نہ ہو سکا۔ اتنے بڑے مناظر اور متکلم ہونے کے باوجود متانت اور سنجیدگی کا یہ عالم کہ جیسے غصہ غیظ و غضب سے بالکل آشنائی ہی نہیں، اور غصہ دلانے میں مخالف کا ہر حربہ ناکام رہا بلکہ خود مقابل کو پھیکا ہو کر بعد خفت و ذلت اعتراف شکست کرنا پڑا۔ جس شخصیت میں شفقت کوٹ کوٹ کر بھری گئی تھی بلکہ مجسمہ شفقت بنایا گیا تھا، بلکہ طلباء اور متعلقین کے علاوہ مخالفین سے بھی شفقت کا یہ برتاؤ کہیں اور جگہ ہم نے نہیں دیکھا۔"

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی حضرت اوکاڑوی:81)

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر رحمۃ اللہ علیہ؛ خانقاہ اشرفیہ، کراچی (ت:1434ھ)

"مولانا کا امت مسلمہ پر یہ عظیم احسان ہے کہ جہاں بھی مسلک حق کے خلاف آواز اٹھتی تو اس کا جواب دیتے۔ اس طرح سے وہ ہم سب کی طرف سے فرض کفایہ ادا کرتے تھے۔ ان کی وفات پر جو حادثہ امت مسلمہ کو

پہنچاہے وہ کسی بھی غم سے کم نہیں اور ان کی وجہ سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے شاید کہ اس خلا کو کوئی پُر کر لے۔ ان جیسی شخصیات دنیا میں بہت کم ہی آتی ہیں اور ایسی شخصیات صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ نامور مناظر اور فقہ حنفی کے مایہ ناز ترجمان تھے، ان کی عظیم خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔"

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی حضرت اوکاڑوی:78)

حضرت مولانا محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ؛ شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس، ملتان (ت:1437ھ)

"میرے نزدیک حضرت مولانا محمد امین صاحب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صدقِ نبوت کی ایک دلیل تھے۔ مولانا محمد امین صاحب حضرت امام ابو حنیفہ کی کرامت تھے۔ مولانا موصوف مناظرہ کرنے میں مجتہدانہ شان رکھتے تھے یعنی اختلافی مسائل کے جواب دینے میں سلف کے جوابات کے پابند نہ تھے۔"

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی حضرت اوکاڑوی:17)

حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ؛ صدر: وفاق المدارس العربیہ پاکستان (ت:1438ھ)

"حقیقت یہ ہے کہ مولانا محمد امین صفدر صاحب مرحوم کا وجود فتنوں اور باطل نظریات کے ہمارے اس دور میں بڑی نعمت تھا۔ اس پر فتن دور میں سلف صالحین کے صحیح مسلک اھل السنۃ والجماعۃ کے صحیح عقائد کی حفاظت، باطل نظریات اور من گھڑت افکار کی نشان دہی اور ان کا تعاقب کرنے کی خاص توفیق اللہ جل شانہ نے اپنے بعض خاص بندوں کو عطا فرمائی، مولانا مرحوم انہی باتوفیق رجالِ علم میں سے تھے"

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی حضرت اوکاڑوی:15)

حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود رحمۃ اللہ علیہ، پی ایچ ڈی، لندن (ت:1441ھ)

"ایسے لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ مولانا محمد امین صفدر رحمہ اللہ نے اپنی پوری زندگی اس پیغام کے لیے وقف فرمادی جس پیغام کو عام علماء نے مصالح کے پردے میں لپیٹا ہوا ہے۔ کتنے خطیب ہوں گے اور مدرس جو اپنے وقت میں رسمی پیغامات اور رسمی خطبہ پر اکتفا کرتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ کہیں اپنا امتیازی پہلو بیان کرنے میں کوئی ناراض نہ ہو جائے لیکن مولانا مرحوم نے ساری دنیا کی ناراضگی کو اپنی ہتھیلی پر رکھا اور اس طرح

میدان میں آئے کہ کہنا پڑتا ہے کہ دین کو واقعی انہوں نے امانت سمجھا اور اس امانت کو ادا کر کے چلے گئے اور دنیا آج بھی اس امین کو یاد کر رہی ہے۔"

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی حضرت اوکاڑوی: 91)

حضرت مولانا عبد الرزاق اسکندر رحمۃ اللہ علیہ؛ صدر: وفاق المدارس العربیہ پاکستان (ت: 1442ھ)

"بلاشبہ حضرت مولانا محمد امین صفدر اپنے دور کے عظیم انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خداداد حافظہ اور قابل رشک حسن بیان کی سعادت سے سرفراز فرمایا تھا۔ عام طور پر کوئی آدمی کسی ایک فن اور ایک شعبے کا ماہر و متخصص ہوتا ہے لیکن ہم نے حضرت مولانا کو قریب سے دیکھا اور خوب دیکھا کہ وہ ہر موضوع پر کامل دسترس رکھتے تھے۔ جس عنوان اور موضوع پر بولتے یا لکھتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ انہوں نے زندگی بھر صرف اور صرف اسی ایک موضوع پر تیاری کی ہے۔ جب وہ بولتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ علوم و فنون ان کے سامنے پرا باندھے کھڑے ہیں۔ وہ مشکل سے مشکل مسئلہ کو خوبصورتی اور سلاست سے بیان فرماتے کہ ایک معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی اسے باسہولت ذہن نشین کر لیتا۔ چنانچہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ ان کی صحبت و ہم نشینی نے ایسے بہت سے حضرات کو مناظر بنا دیا ہے جو چنداں عالم و فاضل نہ تھے۔ الغرض مولانا کے کمالات اور خداداد صلاحیتوں کو دیکھنے پر بے اختیار جی میں آتا ہے کہ بلاشبہ آپ آیت من آیات اللہ تھے۔ ورنہ بظاہر یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ زندگی بھر عصری مدارس میں پڑھانے والے آدمی کو حدیث، اصولِ حدیث، رجالِ حدیث، فقہ، اصولِ فقہ اور مذاہبِ عالم پر اس قدر دسترس؟ اسی طرح یہ بھی عقل و فہم سے ماوراء ہے کہ ہر مذہب کے اصول و فروع اور ان کے ہر جدید و قدیم اعتراض کا جواب اور وہ بھی نوک زبان پر؟ کسی عام آدمی کے بس کی بات نہیں۔"

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی حضرت اوکاڑوی: 56)

حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور میں

حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے شرفِ تلمذ:

❖ 1988ء میں جب میں جامعہ امدادیہ فیصل آباد میں درس نظامی کر رہا تھا۔ میرا ثانویہ خاصہ (درجہ رابعہ) والا سال تھا۔ اس وقت میں نے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ سے تقابل ادیان کورس کیا۔

❖ 1988ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور بعد نماز فجر مجلس صیانۃ المسلمین کے اجتماع میں حضرت سے علمی استفادہ کیا۔

❖ غالباً 1994 یا 1995ء میں چناب نگر، چنیوٹ میں حضرت رحمہ اللہ کے علوم سے براہِ راست مستفید ہوا۔

❖ جن دنوں میں تردید عیسائیت پر علمی تیاری کر رہا تھا ان دنوں انجیل کا مطالعہ کیا، اس کے کچھ نوٹس تیار کیے۔ بعد میں حضرت رحمہ اللہ سے چیک کرائے، آپ نے ان میں بعض مقامات پر اصلاح فرمائی۔

❖ بالواسطہ تو حضرت سے بہت زیادہ استفادہ کیا، دورانِ سفر آپ کے بیانات کو سننے کا یوں سمجھ لیں کہ معمول رہا ہے

میری فکری و قلبی مناسبت:

جب میں نے مسلکی کام شروع کیا تو کام کو منظم اور نافع بنانے کے لیے اصولی تدابیر وضع کیں۔ عقائد کے لیے درسگاہیں، مسائل کے لیے دارالافتاء اور اخلاق کے لیے خانقاہیں بنانے کا سفر شہروں سے ملکوں کی طرف شروع ہے۔ مجھے قلبی خوشی ہو رہی ہے میری سوچ و فکر؛ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی سوچ و فکر سے ہم آہنگ ہے۔

➢ میں نے اپنے منسلکہ اداروں کے لیے اصول بنایا ہمہ وقت مناظرانہ کے بجائے واعظانہ طرز پر کام کریں گے۔

❖ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ نے فرمایا: اب مناظروں کا دور نہیں رہا، نہ ہی اب مناظروں سے جھگڑا ختم ہوتا ہے، بلکہ بڑھ جاتا ہے آپ مناظروں کے بجائے نوجوان تیار کریں، ان کو اپنا مسلک سمجھائیں تاکہ وہ گمراہ ہونے سے بچ سکیں۔

(ماہنامہ الخیر، اشاعتِ خصوصی مناظر اسلام وکیل احناف حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نوّر اللہ مرقدہ، ص:524)

میں نے کام کے لیے افراد کی ایک جماعت تیار کی، گلی گلی نگر نگر آواز لگائی کہ علمائے کرام درس نظامی سے فراغت کے بعد میرے پاس ایک سالہ تخصص فی العقائد الاسلامیہ کریں۔ یہ سن 2007ء سے تا حال جاری ہے۔

نمبر شمار	سن	تعداد	نمبر شمار	سن	تعداد
1	2007ء	13	2	2008ء	20
3	2009ء	31	4	2010ء	65
5	2011ء	65	6	2012ء	58
7	2013ء	80	8	2014ء	82
9	2015ء	69	10	2016ء	51
11	2017ء	55	12	2018ء	63
13	2019ء	64	14	2020ء	55
15	2021ء	53	16	2022ء	57
17	2023ء	58	18	2024ء	40
کل تعداد			979		

اسی طرح ای مرکز آن لائن کے تحت 2021ء سے تاحال 2024 جاری ہے۔

نمبر شمار	سن	ممالک	تعداد
سال اول	2021ء، 2022ء	17	290
سال دوم	2022ء، 2023ء	15	211
سال سوم	2023ء، 2024ء	19	344
کل تعداد		845	

کورس	کل تعداد
18 سالہ آف لائن تخصص فی العقائد الاسلامیہ	979
4 سالہ آن لائن تخصص فی العقائد الاسلامیہ	845
مجموعی تعداد	1824

❖ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تم کب تک امین کو بلواتے رہو گے؟ میاں اپنے علماء کو مجبور کرو، مقامی علماء کرام کو اس طرف راغب کرو۔ وہ اپنے مسلک پر تحقیق کر کے ان فتنوں کا مقابلہ کریں۔

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی مناظر اسلام وکیل احناف حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نوّراللہ مرقدہ، ص:524)

➢ میں نے مسلک اھل السنۃ والجماعۃ احناف کے بارے میں شکوک و شبہات کو زائل کرنے اور علماء کو اپنے مسلک کو دلائل سے بیان کرنے کی دعوت بھی دی اور تیاری بھی کرائی۔

❖ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کرام کو چاہیے کہ اپنے مسلک (حنفی) کو کھل کر بیان کریں۔ اپنے مسلک کو عام کریں، آپ کے لوگوں کو اپنے مسلک کی معلومات نہیں ہوتیں اس لیے وہ گمراہی کا شکار ہوتے ہیں۔ آپ دوسروں کی طرف توجہ دینے کے بجائے اپنے لوگوں اور اپنے مسلک حنفی کی طرف توجہ کریں۔ اسی پر محنت کریں، اسی کو عام کریں۔

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی مناظر اسلام وکیل احناف حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نوّراللہ مرقدہ، ص:524)

➢ میں نے اپنے کام کی بنیاد میں خانقاہ، تعلقِ شیخ کو بنیادی حیثیت دی، اپنے شیخ حضرت حکیم شاہ محمد اختر رحمہ اللہ کے حکم پر حضرت کے پاس خانقاہ اشرفیہ کراچی میں چِلّہ لگایا۔ اپنے ساتھ وابستہ علماء کرام کو اس طرف توجہ دلائی، بحمد اللہ اس وقت دنیا بھر میں مجھ سے وابستہ علمی کام کرنے والے افراد خانقاہی مزاج کے حامل ہیں۔

❖ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں ہر ماہ ایک مرتبہ (اپنے پیر و مرشد) حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضری دیتا تھا اور حضرت کی محبت و شفقت سے بہرہ اندوز ہوتا تھا۔

(ماہنامہ الخیر، اشاعت خصوصی مناظر اسلام وکیل احناف حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نوّراللہ مرقدہ، ص:525)

خلاصہ یہ کہ میرے مسلکی کام کی بنیاد میں حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی وہ سوچ و فکر کارفرما ہے کہ اشاعت اور حفاظت دین کے لیے بھرپور تیاری، تعلق مع اللہ، اتباع سنت، قوتِ دلیل، اعتدال اور اخلاص کے ساتھ کام کیا جائے تو اس کے مثبت نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

احقاقِ حق ابطالِ باطل کے محاذ پر کام کرنے والے چند جید علماء کرام:

اصل میں حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ اہل علم کی اس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جو تقسیم ہند کے بعد وطن

عزیز پاکستان میں احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا مقدس فریضہ انجام دیتے رہے۔ اجمالی طور پر ان حضرات کے صرف اسماء گرامی کو ذکر کیا جارہا ہے:

- امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، ملتان (ت: 1381ھ)
- محافظ ختم نبوت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، ملتان (ت: 1391ھ)
- فاتح رافضیت حضرت مولانا دوست محمد قریشی رحمۃ اللہ علیہ، کوٹ ادو (ت:1394ھ)
- شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ، کراچی (ت:1413ھ)
- قاطع خارجیت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ، چکوال (ت:1425ھ)
- سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ، چنیوٹ (ت:1425ھ)
- امام اھل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ، گوجرانوالہ (ت:1430ھ)
- ضیغم اسلام حضرت مولانا علی شیر حیدری رحمۃ اللہ علیہ، خیرپور، سندھ (ت: 1431ھ)
- امام المناظرین حضرت مولانا عبدالستار تونسوی رحمۃ اللہ علیہ، تونسہ شریف (ت:1434ھ)
- زبدۃ المحققین حضرت مولانا محمد نافع رحمۃ اللہ علیہ؛ محمدی شریف، جھنگ (ت:1436ھ)
- محقق العصر حضرت علامہ خالد محمود رحمۃ اللہ علیہ، پی ایچ ڈی، لندن (ت: 1441ھ)

مذکورہ اکابرین کی طرح رئیس المناظرین حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ (ت: 1421ھ) کی ساری زندگی مسلک حق اھل السنۃ والجماعۃ کی اشاعت وحفاظت میں گزری۔

﴿حالیہ قضیہ﴾

ایک استفتاء کی روداد:

حال ہی میں چند لوگوں نے خلط مبحث سے کام لیتے ہوئے حجۃ اللہ فی الارض، رئیس المناظرین حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی شخصیت کو مجروح کرنے کے لیے چال چلی: ایک استفتاء مرتب کیا، جس میں نہ تو حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کا نام لکھا، نہ ان کی کتاب کا نام لکھا اور حضرت ایک دو عبارات کو بنیاد بنا کر دارالافتاء دارالعلوم دیوبند بھیج دیا۔ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ نے جس عبارت کو بطور الزام نقل کیا وہی عبارت حضرت رحمہ اللہ کا مسلک بنا کر پیش کر دی۔ دارالافتاء نے اس عبارت کی بنیاد پر فتویٰ دیا۔ روداد پیش خدمت ہے:

عبد الواجد لطیف صاحب کا استفتاء

ایک صاحب نے حضرت معاویہ (رض) کے بیٹے یزید کا تعارف کرواتے ہوئے اور باقاعدہ "یزید" کا عنوان باندھ کر لکھا ہے کہ: "طبرانی میں ہے کہ یزید نوجوانی میں ہی شراب پیتا تھا اور نوجوانوں والی حرکتیں کرتا تھا، جب حضرت معاویہ (رض) کو علم ہوا تو حضرت معاویہ نے نرمی سے نصیحت فرمائی کہ: بیٹا! ایسے کام نہ کرو کہ جس سے مروت ختم ہو جائے، دشمن خوش ہوں، دوست برا سمجھیں، اور فرمایا کہ: کم از کم دن بھر ایسی باتوں سے صبر کیا کرو، اور جب رات آتی ہے تو رقیب کی آنکھ بند ہو جاتی ہے، کتنے فاسق ہیں کہ دن عبادت میں گزارتے ہیں اور رات لذت و عیش میں گزارتے ہیں...."

پھر ان صاحب نے اس کے بعد اپنی طرف سے یہ الفاظ بھی لکھے ہیں:

"باپ کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے یزید اپنے فسق کو چھپانے لگا"

یہ عبارت بلفظہ نقل کی گئی ہے یہ صاحب چونکہ یہاں یزید کا تعارف کروا رہے ہیں اور پھر یزید کو شرابی اور فاسق ثابت کر رہے ہیں اس لیے یہ روایت انہوں نے اپنی دلیل میں پیش کی ہے اور اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا کہ اس روایت کی حیثیت کیا ہے؟ اور نہ ہی کسی قسم کا رد کیا ہے، لہٰذا یقینی طور پر وہ اس روایت کو صحیح سمجھ کر ہی پیش کر رہے ہیں۔ اب دریافت طلب امور یہ ہیں کہ:

(1) ان صاحب نے لکھا ہے کہ یہ بات "طبرانی میں ہے"، لیکن انہوں نے امام طبرانی رحمہ اللہ کی کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا نہ ہی جلد یا صفحہ نمبر لکھا ہے، ہم جاننا چاہتے ہیں کہ یہ بات امام طبرانی کی کسی کتاب میں ہے؟

(2) اگر یہ روایت واقعی امام طبرانی کی کسی کتاب میں ہے تو اس کی اسنادی حیثیت کیا ہے؟ اور کیا امام طبرانی نے سند کے ساتھ ذکر کی ہے یا بلا سند؟

(3) اگر اس روایت کو درست اور صحیح تصور کیا جائے تو کیا اس سے وقت کے خلیفہ ایک صحابی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر یہ طعن نہیں آتا کہ وہ اپنے بیٹے یزید کی "شراب نوشی" اور دوسری غلط حرکات کے بارے میں علم رکھتی تھیں [تھے۔ از ناقل]؟

(4) کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کی "شراب نوشی" کا علم ہونے بعد بھی بجائے اسے سزا دینے کے یہ نصیحت کی کہ اگر تم نے ایسے کام کرنے ہی ہیں تو دن کی روشنی کے بجائے رات کے اندھیرے میں کیا کرو؟

(5) ان صاحب کے یہ الفاظ کہ "باپ کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے یزید اپنے فسق کو چھپانے لگا" کیا یہ بھی "امام طبرانی" کی روایت میں ہی ہیں یا نہیں؟

(6) اگر یہ روایت موضوع اور من گھڑت ہے تو کسی کا اس روایت سے استدلال کرنا اور اسے اپنی دلیل میں پیش کرنا اور اس پر کسی قسم کا رد نہ کرنا کیا یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر طعن کا سبب نہیں بنتا؟

(7) ان صاحب کا بطور دلیل یہ بات پیش کرنا اور اس پر کسی قسم کی ردّ و قدح نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ مصنف اس بات کو درست اور صحیح تسلیم کرتا ہے؟

اسی طرح انہی صاحب نے یزید کی ولی عہدی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

حضرت مغیرہ بن شعبہ (50ھ) کو حضرت معاویہ (رض) نے بوجہ کبر سنی امارت کوفہ سے معزول کر دیا اور ارادہ کیا کہ سعید بن العاص کو "اس" کی جگہ گورنر بنایا جائے، تو مغیرہ (رض) اس پر نادم ہوئے اور انہوں نے آکر یزید کو کہا کہ تم اپنے باپ سے مطالبہ کرو کہ وہ تمہیں ولی عہد بنا دے، تو یزید نے باپ سے عرض کر دیا، معاویہ (رض) نے پوچھا کہ تمہیں یہ مشورہ کس نے دیا ہے؟ یزید نے کہا: مغیرہ بن شعبہ (رض) نے، معاویہ (رض) کو مغیرہ (رض) کا یہ مشورہ بہت پسند آیا اور "اس" کو امارت کوفہ پر برقرار رکھا اور "اسے" حکم دیا کہ یزید کی ولی عہدی کے لیے کوشش کرو، حضرت مغیرہ (رض) نے یہ کوشش شروع کر دی. تو معاویہ (رض) نے بصرہ کے گورنر زیاد کو بھی اس بارہ میں لکھا، زیاد نے اس کو ناپسند کیا کیونکہ وہ یزید لعب و صید سے واقف تھا اور اس نے عبید بن کعب کو دمشق بھیجا کہ یزید سے کہو کہ اس بات سے باز آنا ہی اس کے لئے بہتر ہے فانزجر یزید عما یرید من ذلك تو یزید ڈر گیا اور معاویہ (رض) سے بھی بات کی تو باپ بیٹے دونوں کا اتفاق ہو گیا کہ سردست یہ خیال چھوڑ دینا چاہئے. پھر اسی سال کے آخر میں 51ھ میں جب زیاد مر گیا تو حضرت معاویہ (رض) نے منظم طور پر ولی عہدی کی تحریک شروع کی تو پانچ حضرات کے علاوہ سب نے بیعت ولی عہدی کر لی ان پانچ حضرات کو حضرت معاویہ (رض) ڈراتے دھمکاتے

رہے..."۔

(بلفظہ عبارت نقل کی گئی ہے اور اس عبارت میں صحابی رسول حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں "اس کی جگہ"، "اس کو" اور "اسے حکم دیا" جیسے الفاظ ہی لکھے ہیں)

اب پوچھنا یہ ہے کہ:

1) کسی کا بطور دلیل یہ بات پیش کرنا اور اس پر کسی قسم کی ردّ و قدح نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ مصنف اس بات کو درست اور صحیح تسلیم کرتا ہے؟

2) اگر اس کہانی کو درست تسلیم کیا جائے تو کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سنہ 51ھ میں اپنے اس بیٹے کو جس کی شراب نوشی کا (اسی مصنف کے مطابق) انہیں علم تھا، ولی عہد بنانے کے مشورے اور اس کی تحریک شروع کرنے کے بدلے میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو ایک بار کوفہ کی گورنری سے معزول کر کے دوبارہ بحال کر دیا؟

3) کیا اسے "سیاسی رشوت" نہیں کہا جاتا؟

4) نیز کیا اس تحریر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے کے گٹھ جوڑ کا جو نقشہ پیش کیا گیا ہے کہ وہ کس طرح گورنر بصرہ زیاد کی بات کے بعد خاموش ہو گئے اور اس کے مرنے کے بعد پھر انہوں نے یہ تحریک شروع کر دی یہ درست ہے؟ اور کیا صحابی رسول حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر اس سے کسی قسم کا کوئی طعن نہیں آتا؟

5) اور کیا یہ بات درست ہے کہ جن پانچ صحابہ کرام نے یزید کی ولی عہدی کی بیعت نہیں کی تھی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ انہیں "ڈراتے دھمکاتے" رہے؟

6) اگر ان باتوں کو لے کر کوئی دشمن صحابہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر طعن و تشنیع یا تنقید کرے تو اسے کس طرح جواب دیا جائے؟

المستفتی: عبد الواجد لطیف، ملتان

5 جنوری 2023ء

عکسی ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

استفتاء

ایک صاحب نے حضرت معاویہ (رض) کے بیٹے یزید کا تعارف کرواتے ہوئے ایک ... عنوان باندھ کر لکھا ہے کہ:

"طبرانی میں ہے کہ یزید نوجوانی میں ہی شراب پیتا تھا اور نوجوانوں والی حرکتیں کرتا تھا، جب حضرت معاویہ (رض) کو علم ہوا تو حضرت معاویہ نے نرمی سے نصیحت فرمائی کہ: بیٹا! ایسے کام نہ کرو کہ جس سے مروت ختم ہو جائے، دشمن خوش ہوں، دوست برا سمجھیں، اور فرمایا کہ: کم از کم دن بھر ایسی باتوں سے صبر کیا کرو، اور جب رات آتی ہے تو رقیب کی آنکھ بند ہو جاتی ہے، کتنے فاسق ہیں کہ دن عبادت میں گزارتے ہیں اور رات لذت وعیش میں گزارتے ہیں..."

پھر ان صاحب نے اس کے بعد اپنی طرف سے یہ الفاظ بھی لکھے ہیں:

"باپ کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے یزید اپنے فسق کو چھپانے لگا"

یہ عبارت بلفظہ نقل کی گئی ہے، یہ صاحب چونکہ یہاں یزید کا تعارف کروا رہے ہیں اور پھر یزید کو شرابی اور فاسق ثابت کر رہے ہیں اس لیے یہ روایت انہوں نے اپنی دلیل میں پیش کی ہے اور اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا کہ اس روایت کی حیثیت کیا ہے؟ اور نہ ہی کسی قسم کا رد کیا ہے، لہٰذا یقینی طور پر وہ اس روایت کو صحیح سمجھ کر ہی پیش کر رہے ہیں۔

اب دریافت طلب امور یہ ہیں کہ:

1) ان صاحب نے لکھا ہے کہ یہ بات "طبرانی میں ہے"، لیکن انہوں نے امام طبرانی رحمہ اللہ کی کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا نہ ہی جلد یا صفحہ نمبر لکھا ہے، ہم جاننا چاہتے ہیں کہ یہ بات امام طبرانی کی کس کتاب میں ہے؟

2) اگر یہ روایت واقعی امام طبرانی کی کسی کتاب میں ہے تو اس کی اسنادی حیثیت کیا ہے؟ اور کیا امام طبرانی نے سند کے ساتھ ذکر کی ہے یا بلا سند؟

3) اگر اس روایت کو درست اور صحیح تصور کیا جائے تو کیا اس سے وقت کے خلیفہ ایک صحابی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر یہ طعن نہیں آتا کہ وہ اپنے بیٹے یزید کی "شراب نوشی" اور دوسری غلط حرکات کے بارے میں علم رکھتے تھیں؟

4) کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کی "شراب نوشی" کا علم ہونے بعد بھی بجائے اسے سزا دینے کے یہ نصیحت کی کہ اگر تم نے ایسے کام کرنے ہی ہیں تو دن کی روشنی کے بجائے رات کے اندھیرے میں کیا کرو؟

5) ان صاحب کے یہ الفاظ کہ "باپ کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے یزید اپنے فسق کو چھپانے لگا" کیا یہ بھی "امام طبرانی" کی روایت میں ہی ہیں یا نہیں؟

6) اگر یہ روایت موضوع اور من گھڑت ہے تو کسی کا اس روایت سے استدلال کرنا اور اسے اپنی دلیل میں پیش کرنا اور اس پر کسی قسم کا رد نہ کرنا کیا یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر طعن کا سبب نہیں بنتا؟

7) ان صاحب کا بطور دلیل یہ بات پیش کرنا اور اس پر کسی قسم کی رد و قدح نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ مصنف اس بات کو درست اور صحیح تسلیم کرتا ہے؟

اسی طرح انہی صاحب نے یزید کی ولی عہدی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"حضرت مغیرہ بن شعبہ (50ھ) کو حضرت معاویہ (رض) نے بوجہ کبر سنی امارت کوفہ سے معزول کر دیا اور ارادہ کیا کہ سعید بن العاص کو "اس" کی جگہ گورنر بنایا جائے، تو مغیرہ (رض) اس پر نادم ہوئے اور انہوں نے آ کر یزید کو کہا کہ تم اپنے باپ سے مطالبہ کرو کہ وہ تمہیں ولی عہد بنا دے، تو یزید نے باپ سے عرض کر دیا، معاویہ (رض) نے پوچھا کہ تمہیں یہ مشورہ کس نے دیا ہے؟ یزید نے کہا: مغیرہ بن شعبہ (رض) نے، معاویہ (رض) کو مغیرہ (رض) کا یہ مشورہ بہت پسند آیا اور "اس" کو امارت کوفہ پر برقرار رکھا اور "اسے" حکم دیا کہ یزید کی ولی عہدی کے لیے کوشش کرو، حضرت مغیرہ (رض) نے یہ کوشش شروع کر دی. تو معاویہ (رض) نے بصرہ کے گورنر زیاد کو بھی اس بارہ میں لکھا، زیاد نے اس کو ناپسند کیا کیونکہ وہ یزید لعب و صید سے واقف تھا اور اس نے عبید بن کعب کو دمشق بھیجا کہ یزید سے کہو کہ اس بات سے باز آنا ہی اس کے لئے بہتر ہے فانزجر یزید عما یرید من ذلك تو یزید ڈر گیا اور معاویہ (رض) سے بھی بات کی تو باپ بیٹے دونوں کا اتفاق ہو گیا کہ سردست یہ خیال چھوڑ دینا چاہئے. پھر اسی سال کے آخر میں 51ھ میں جب زیاد مر گیا تو حضرت معاویہ (رض) نے منظم طور پر ولی عہدی کی تحریک شروع کی تو پانچ حضرات کے علاوہ سب نے بیعت ولی عہدی کر لی ان پانچ حضرات کو حضرت معاویہ (رض) ڈراتے دھمکاتے رہے..."

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند
کاغذ ۱۱ منسلکہ فتوی ۱۲۸۱۷ / ۴۳ / ۱۵۰ / س
مورخہ ۹ جمادی ۱۴۴۴ھ

(بلفظہ عبارت نقل کی گئی ہے اور اس عبارت میں صحابی رسول حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں "اس کی جگہ"، "اس کو" اور "اسے حکم دیا" جیسے الفاظ ہی لکھے ہیں)

اب پوچھنا یہ ہے کہ:

1) کسی کا بطور دلیل یہ بات پیش کرنا اور اس پر کسی قسم کی رد و قدح نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ مصنف اس بات کو درست اور صحیح تسلیم کرتا ہے؟

2) اگر اس کہانی کو درست تسلیم کیا جائے تو کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سنہ 51ھ میں اپنے اس بیٹے کو جس کی شراب نوشی کا (اسی مصنف کے مطابق) انہیں علم تھا، ولی عہد بنانے کے مشورے اور اس کی تحریک شروع کرنے کے بدلے میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو ایک بار کوفہ کی گورنری سے معزول کرکے دوبارہ بحال کر دیا؟

3) کیا اسے "سیاسی رشوت" نہیں کہا جاتا؟

4) نیز کیا اس تحریر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے کے گٹھ جوڑ کا جو نقشہ پیش کیا گیا ہے کہ وہ کس طرح گورنر بصرہ زیاد کی بات کے بعد خاموش ہو گئے اور اس کے مرنے کے بعد پھر انہوں نے یہ تحریک شروع کر دی یہ درست ہے؟ اور کیا صحابی رسول حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر اس سے کسی قسم کا کوئی طعن نہیں آتا؟

5) اور کیا یہ بات درست ہے کہ جن پانچ صحابہ کرام نے یزید کی ولی عہدی کی بیعت نہیں کی تھی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ انہیں "ڈراتے دھمکاتے" رہے؟

6) اگر ان باتوں کو لے کر کوئی دشمن صحابہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر طعن و تشنیع یا تنقید کرے تو اسے کس طرح جواب دیا جائے؟

المستفتی:
عبدالواجد لطیف
ملتان
5 جنوری 2023

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کا جواب

جواب نمبر 7/8/س/1444

عنوان: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور یزید سے متعلق بعض واقعات کی تحقیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما

الجواب وباللہ التوفیق والعصمۃ

سوال میں آپ نے جن واقعات اور روایات کا ذکر کیا ہے ان کی اسنادی حیثیت کی تحقیق دارالعلوم دیوبند کے شعبہ تخصص فی الحدیث کے ذریعے کرائی گئی ہے جو منسلک ہے۔ اسے ملاحظہ فرمالیں امید ہے کہ تشفی ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

(مفتی) محمد اسد اللہ غفرلہ، دارالافتاء دارالعلوم دیوبند 7/11/1444ھ

الجواب صحیح (مفتی) محمود حسن غفرلہ بلند شہری 7/11/44ھ

الجواب صحیح (مفتی) حبیب الرحمٰن خیر آبادی 8/11/44ھ

الجواب وباللہ التوفیق

مذکورہ سوال میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے یزید سے متعلق دو باتیں دریافت طلب ہیں، ہر ایک کی الگ الگ تحقیق پیش ہے:

پہلی بات کیا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو چھپ کر شراب پینے کا حکم دیا؟

جواب: اس سلسلے میں ذکر کردہ روایت کو طبرانی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے، بسیار تلاش کے بعد بھی یہ روایت طبرانی کی کسی بھی کتاب میں نہیں مل پائی۔ البتہ امام طبرانی رحمہ اللہ اس واقعہ کے راوی ہیں جیسا کہ ابن کثیر نے بھی طبرانی ہی کے حوالے سے مذکورہ روایت کو نقل کیا ہے ہم پہلے مذکورہ روایت کی تخریج کریں گے اس کے بعد اس کا حکم نقل کریں گے۔

تخریج: کان یزید فی حداثته صاحب شراب یأخذ مأخذ الأحداث۔

اخرجه ابن عساکر فی تاریخه (403/65) وابن الجوزی فی الموضوعات(278/3) بأسنادیهما عن ابی نعیم الحافظ قال:نا سلیمان بن احمد (الطبرانی)نا محمد بن زکریا الغلابی نا ابن عائشة عن أبیه قال کان یزید بن معاویة فی حداثته صاحب شراب یأخذ مآخذ الأحداث فأحس معاویة بذلك فأحب أن یعظه فی رفق فقال یابنی ما أقدرك علی أن تصیر إلی حاجتك من غیر تهتك یذهب بمروءك وقدرك ثم قال یا بنی إنی منشدك أبیاتا فتأدب بها واحفظها فأنشده

(انصب نهارا فی طلاب العلا ... واصبر علی هجر الحبیب القریب)

(حتی إذا اللیل أتی بالدجی ... واکتحلت بالغمض عین الرقیب)

(فباشر اللیل بما تشتهی ... فإنما اللیل نهار الأریب)

(کم فاسق تحسبه ناسکا ... قد باشر اللیل بأمر عجیب)

(ولذة الأحمق مکشوفة ... یشفی بها کل عدو غریب)

الحکم علیه: هٰذا موضوع سندا ومتنا

اما سندا: فمن اجل الغلابی الکذاب۔

قال فیه ابن الجوزی: کان غالیا فی التشیع

وقال الدارقطنی: کان یضع الحدیث "الموضوعات لابن الجوزی"(278/3)

وقال الذهبی: کذاب "تلخیص الموضوعات "(ص:361) وقد اقتصر ایضا فی المغنی:5512 علی قول الدارقطنی المذکور فحسب مما یشعر بأنه کذاب۔

وقال فی المیزان: ضعیف۔ وذکر بضعة احادیث دسها ووضعها

وقال ابن منده: تکلم فیه۔(لسان المیزان(139،6791/7)

واما متنا: فلان ابن الجوزی ذکر هذا المکذوب تحت باب "ذکر حدیث موضوع علی معاویة" وقال ذکر معاویة فی هٰذا الحدیث انما هو من قصده بالشین وذلك من الغلابی فانه کان غالیا فی التشیع "الموضوعات لابن الجوزی"(278/3)

وقال الكناني وهذا على انقطاعه كذب آفته الغلابي" تنزيه الشريعة المرفوعة"(9/2)

وقال ابن الجوزي انما هٰذه الابيات ليحىٰ بن خالد بن برمك، كتبها الى ابنه عبدالله وكان احب جارية مغنية فاشتراها سرا وانقطع عن ابيه ايامافكاتبه"الموضوعات لابن الجوزي"(278/3)

خلاصہ کلام: یہ ہے کہ مندرجہ بالا روایت اور اس میں مذکور اشعار کو کسی بھی طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں ہے۔ درج ذیل امور کی وجہ سے

1: اس میں ایک راوی غلابی ہے جو کہ کذاب اور غالی شیعہ ہے۔

2: یہ روایت منقطع ہے۔

3: امام ابن جوزی نے اس واقعے کو اس عنوان سے ذکر کیا ہے۔"ذكر حديث موضوع على معاوية"جس سے اس کے موضوع ہونے کا یقین اور دوبالا ہو جاتا ہے نیز علامہ کنانی نے بھی اس کے موضوع ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔

4: درحقیقت یہ اشعار یحیی بن خالد البرمکی کے ہیں جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے کے تقریباً سو سال بعد پیدا ہوا ہے، اس لیے اس روایت کا اور اس میں مذکور اشعار کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور اس کے بیٹے سے کوئی تعلق نہیں اور اس کو بیان کرنا اور اس سے استدلال کرنا جائز نہیں، اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو وہ (نعوذ باللہ) کاتب وحی رضی اللہ عنہ سے بغض اور عدالتِ صحابہ کو مجروح کرتا ہے، جو انسان کے زندیق ہونے کی علامت ہے۔ (فضح الله الكذابين المعاندين الدهاة)

قال الامام احمد بن حنبل : ما لهم ولنا ـ اسأل الله العافية ـ وقال: إذا رأيت أحدًا يذكر أصحاب رسول الله - صلى الله عليه وسلم - بسوء فاتهمه على الإسلام. (شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة:1326/7)

قال ابو زرعة الرازي :إذا رأيت الرجل ينتقص أحدا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعلم أنه زنديق، وذلك أن الرسول صلى الله عليه وسلم حق، والقرآن حق وما جاء به حق، وإنما أدّى ذلك كله الينا الصحابة وهولاء الزنادقة يريدون أن يجرحوا شهودنا ليُبْطِلوا الكتاب والسنة،

والجرح بهم أوْلی۔ (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ:22/1)

وقال أبو توبة الربیع بن نافع الحلبی: معاویة ستر لأصحاب محمد صلی الله علیه وسلم، فإذا کشف الرجل الستر اجترأ علی ما وراءه.(البدایة والنهایة ت شیری:148/8)

وقال ابن المبارك قال معاویة: عندنا محنة فمن رأیناه ینظر إلیه شزرا اتهمناه علی القول - یعنی الصحابة - (السابق148/8)

وقال النسائی: إنما الإسلام کدار لها باب، فباب الإسلام الصحابة، فمن آذی الصحابة إنما أراد الإسلام، کمن نقر الباب إنما یرید دخول الدار، قال: فمن أراد معاویة فإنما أراد الصحابة. (تهذیب الکمال 340/1)

5: سابقہ نصوص کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اس قسم کی بے سند اور ضعیف تاریخی روایات کے ذریعے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یا کسی اور صحابی پر کسی گناہ کا الزام عائد نہیں کیا جا سکتا۔

چنانچہ ابن حجر ہیتمی فرماتے ہیں: "جو شخص (صحابہ کرام کی لغزشوں سے متعلق) کچھ سنے تو اس پر واجب ہے کہ اس معاملے میں تحقیق سے کام لے اور صرف کسی کتاب میں دیکھ لینے کی بناء پر اس غلط کو ان میں سے کسی کی طرف منسوب نہ کرے بلکہ یہ ناگزیر ہے کہ اس کی پوری تحقیق کرے یہاں تک کہ اس کی نسبت اس کی طرف صحیح ثابت ہو جائے اس مرحلے پر یہ واجب ہے کہ ان کے لیے تاویلات کرے۔ (الصواعق المحرقة علی اهل الرفض والضلال والزندقة 621/2)

دوسری بات: کیا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی گورنری بچانے کے لیے یزید کی ولی عہدی کے لیے کوشش کیں؟

جواب: اولاً اس واقعے کو نقل کرتے ہیں اس کے بعد اس کا حکم نقل کریں گے:

اخرج ابن جریر الطبری فی تاریخه(5/ 301 - 302) حَدَّثَنِی الْحَارِثُ(بن محمد بن ابی اسامة الحافظ الصدوق)، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ(ابوالحسن المدائنی الاخباری العلامة الحافظ الصدوق)، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الهمدانی وعلی بن مُجَاهِدٍ، قَالا: قَالَ الشَّعْبِيّ: قدم الْمُغِيرَة عَلَى مُعَاوِيَة واستعفاه

وشكا إِلَيْهِ الضعف، فأعفاه، وأراد أن يولي سَعِيد بن الْعَاصِ وبلغ كاتب الْمُغِيرَة ذَلِكَ، فأتى سَعِيد بن الْعَاصِ فأخبره وعنده رجل من أهل الْكُوفَة يقال لَهُ رَبِيعَة- أو الربيع- من خزاعة، فأتى الْمُغِيرَة فَقَالَ: يَا مغيرة، مَا أَرَى أَمِير الْمُؤْمِنِينَ إلا قَدْ قلاك، رأيت ابن خنيس كاتبك عند سعيد ابن الْعَاصِ يخبره أن أَمِير الْمُؤْمِنِينَ يوليه الْكُوفَة، قَالَ الْمُغِيرَة: أفلا يقول كما قَالَ الأعشى:

أم غاب ربك فاعترتك خصاصة ... ولعل ربك أن يعود مؤيدا

رويدا! أدخل عَلَى يَزِيد، فدخل عَلَيْهِ فعرض لَهُ بالبيعة، فأدى ذَلِكَ يَزِيد إِلَى أَبِيهِ، فرد مُعَاوِيَة الْمُغِيرَة إِلَى الْكُوفَةِ، فأمره أن يعمل فِي بيعة يَزِيد، فشخص الْمُغِيرَة إِلَى الْكُوفَةِ، فأتاه كاتبه ابن خنيس، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا غششتك وَلا خنتك، وَلا كرهت ولايتك، ولكن سعيدا كَانَتْ لَهُ عندي يد وبلاء، فشكرت ذَلِكَ لَهُ، فرضي عنه وأعاده إِلَى كتابته، وعمل الْمُغِيرَة فِي بيعة يَزِيد، وأوفد فِي ذَلِكَ وافدا إِلَى مُعَاوِيَةَ.

وقد زاد ابن كثير فی البداية والنهاية (307/11) ت التركی تحت هذه الواقعة زيادات لم يسقها الطبری فی تاريخه۔

مذکورہ واقعے کا درجہ: اسناده ضعيف جدا غير صالح للاعتبار والاعتضاد، فقد روی عن الشعبی هذا الاثر رجلان ، الاول علی بن مجاهد ان كان الكابلی فهو متروك كما فی التقريب (4790) والا فلا يعرف۔ والثانی: ابو اسماعيل الهمدانی ولم نظفر له بترجمة ۔

اولا: تو یہ واقعہ سنداً ثابت نہیں جیسا کہ مذکور ہوا، اور اگر بفرضِ محال مذکورہ واقعے کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی عظمت شان اور صحابیت کے مقام بلند کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کوئی ایسی توجیہ کریں جو ان کی ذات عالی مقام کے شایان شان ہو چنانچہ یہ توجیہ ہو سکتی ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو ولی عہد بنانے کی جو تحریک چلائی تھی وہ "سیاسی رشوت" کے طور پر یا اپنے اقتدار کی مدت بڑھانے کے لیے نہیں بلکہ اس لیے تھی کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی نظر میں یزید خلافت کا اہل تھا اور صحابہ کرام کی ایک جماعت بھی دیانت داری کے ساتھ ان کی ہمنوا بھی (تھی) وہ الگ بات ہے کہ جمہور امت کے نزدیک صحیح رائے ان حضرات

صحابہ کی تھی جو یزید کو ولی عہد بنانے کی مخالف تھے۔

چنانچہ قاضی ابو بکر ابن العربی جمہور امت کی نمائندگی فرماتے ہیں:

إن معاوية ترك الأفضل فی أن يجعلها شوری، وألا يخص بها أحدًا من قرابته فكيف ولدًا، وأن يقتدی بما أشار به عبد الله بن الزبير فی الترك أو الفعل فعدل إلی ولاية ابنه وعقد له البيعة وبايعه الناس، وتخلف عنها من تخلف فانعقدت البيعة شرعًا۔(العواصم من القواصم ط الاوقاف السعودية۔ ص222)

نوٹ: یہ دونوں واقعے چونکہ ثابت نہیں اس لیے ان سے جو نتائج اخذ کیے گئے ہیں (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یزید کی شراب نوشی پر راضی رہنا، پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ڈرانا دھمکانا وغیرہ وغیرہ)وہ کسی طرح بھی درست نہیں، نیز کسی مصنف کا اپنی تصنیف میں یا کسی خطیب وغیرہ کا اپنی گفتگو میں بلارڈ وقدح کے اس کو ذکر کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

ان باتوں کو لے کر آپ سے اگر کوئی شخص الجھے تو اس سلسلے میں ہمارے اکابر متقدمین، متاخرین معاصرین نے جو (اردو اور عربی میں) بیش قیمت کتابیں لکھی ہیں ان کی روشنی میں معاند کو حکمت وسنجیدگی کے ساتھ جواب دیں۔ خاص طور پر شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ کی کتاب "حضرت امیر معاویہ اور تاریخی حقائق" بہت معاون مددگار ثابت ہوگی۔ ان شاءاللہ۔

عبد اللہ غفرلہ

خادم شعبہ تخصص فی الحدیث

دارالعلوم دیوبند

27شوال1444ھ

عکسی ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند
کاغذ ۱۳/۲۳ منسلکہ فتوی ۱۲۸۱۷
مورخہ ۹/۱۱/۱۴۴۴ھ ۱۵۰۵/س

جواب نمبر 1444/س/8/7

عنوان: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور یزید سے متعلق بعض واقعات کی تحقیق۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم . حامداً ومصلیاً ومسلماً. الجواب وباللہ التوفیق والعصمۃ.

سوال میں آپ نے جن واقعات و روایات کا ذکر کیا ہے، ان کی اسنادی حیثیت کی تحقیق دار العلوم دیوبند کے شعبۂ تخصص فی الحدیث کے ذریعے کرائی گئی ہے جو منسلک ہے، اسے ملاحظہ فرمالیں، امید ہے کہ تشفی ہو جائے گی ان شاء اللہ. فقط واللہ اعلم بالصواب.

(مفتی) محمد اسد اللہ غفرلہ، دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، 1444/11/7ھ

الجواب صحیح: (مفتی) محمود حسن غفرلہ بلند شہری، 44/11/7ھ

الجواب صحیح: (مفتی) حبیب الرحمن خیرآبادی، 44/11/8ھ

الجواب وباللہ التوفیق

مذکورہ سوال میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے یزید سے متعلق دو باتیں دریافت طلب ہیں، ہر ایک کی الگ الگ تحقیق پیش ہے:

پہلی بات: کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو چھپ کر شراب پینے کا حکم دیا؟

جواب: اس سلسلے میں ذکر کردہ روایت کو طبرانی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے، بسیار تلاش کے بعد بھی یہ روایت طبرانی کی کسی بھی کتاب میں نہیں مل پائی، البتہ امام طبرانی رحمہ اللہ اس واقعے کے راوی ہیں، جیسا کہ ابن کثیر نے بھی طبرانی ہی کے حوالے سے مذکورہ روایت کو نقل کیا ہے، ہم پہلے مذکورہ روایت کی تخریج کریں گے، اس کے بعد اس کا حکم نقل کریں گے۔

تخریج: "كان يزيد في حداثته صاحب شراب يأخذ مأخذ الأحداث":
أخرجه ابن عساكر في تاريخه (403/65) وابن الجوزي في الموضوعات (278/3) بإسناديهما عن أبي نعيم الحافظ قال: نا سليمان بن احمد (الطبراني) نا محمد بن زكريا

الغلابي نا ابن عائشة، عن أبيه قال: كان يزيد بن معاوية في حداثته صاحب شراب يأخذ مأخذ الأحداث فأحس معاوية بذلك فأحب أن يعظه في رفق فقال يا بني ما أقدرك على أن تصير إلى حاجتك من غير تهتك يذهب بمروءتك وقدرك ثم قال يا بني إني منشدك أبياتا فتأدب بها واحفظها فأنشده أبياتاً يرخص له في فعل ذلك بالليل يقول فيها:

(انصب نهارا في طلاب العلا ... واصبر على هجر الحبيب القريب)
(حتى إذا الليل أتى بالدجى ... واكتحلت بالغمض عين الرقيب)
(باشر الليل بما تشتهي ... فإنما الليل نهار الأريب)
(كم فاسق تحسبه ناسكا ... قد باشر الليل بأمر عجيب)
(ولذة الأحمق مكشوفة ... يسعى بها كل عدو مريب)

الحكم عليه: هذا موضوع سنداً ومتناً ؛
أما سنداً: فمن أجل الغلابي الكذاب:
قال فيه ابن الجوزي : كان غالياً في التشيع.
وقال الدار قطني: كان يضع الحديث "الموضوعات لابن الجوزي" (278/3)
وقال الذهبي: كذّاب. "تلخيص الموضوعات" (ص 361) وقد اقتصر ايضاً في "المغني: 5512" على قول الدار قطني المذكور فحسب، مما يُشعر بانه كذاب.
وقال في الميزان: ضعيف، وذكر بضعة أحاديث دسّها ووضعها.
وقال ابن منده: تُكُلّم فيه. (لسان الميزان 139/7، 6791)

وأما متناً: فلأن ابن الجوزي ذكر هذا المكذوب تحت باب "ذكر حديث موضوع على معاوية" وقال: ذكر معاوية في هذا الحديث إنما هو من قصده بالشين وذلك من الغلابي، فانه كان غالياً في التشيع. "الموضوعات لابن الجوزي" (278/3)
وقال الكناني: وهذا على انقطاعه كذب، آفته الغلابي. "تنزيه الشريعة المرفوعة" (9/2)
قال ابن الجوزي: وإنما هذه الأبيات ليحي بن خالد بن برمك، كتبها الى ابنه عبد الله، وكان أحب جارية مغنية، فاشتراها سراً، وانقطع عن أبيه أياماً، فكاتبه. "الموضوعات لابن الجوزي" (278/3)

خلاصہ کلام: یہ ہے کہ مندرجہ بالا روایت اور اس میں مذکور اشعار کو کسی بھی طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں ہے، درج ذیل امور کی وجہ سے:

1. اس میں ایک راوی غلابی ہے جو کذاب اور غالی شیعہ ہے۔
2. یہ روایت منقطع ہے۔
3. امام ابن الجوزی نے اس واقعے کو اس عنوان سے ذکر کیا ہے: "ذکر حدیث موضوع علی معاویۃ" جس سے اس کے موضوع ہونے کا یقین اور دوبالا ہو جاتا ہے، نیز علامہ کتانی نے بھی اس کے موضوع ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔
4. در حقیقت یہ اشعار یحیٰی بن خالد البرمکی کے ہیں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے کے تقریباً سو سال بعد پیدا ہوا ہے، اس لئے اس روایت کا اور اس میں مذکور اشعار کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے سے کوئی تعلق نہیں اور اس کو بیان کرنا اور اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے، اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے، تو وہ (نعوذ باللہ) کاتب وحی رضی اللہ عنہ سے بغض اور عدالت صحابہ کو مجروح کرتا ہے، جو انسان کے زندیق ہونے کی علامت ہے۔ (فضح اللہ الکذابین المعاندین الدھاۃ)

قال الامام احمد بن حنبل: "ما لهم ولنا – اسئل الله العافية – وقال: اذا رأيت أحدا يذكر أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بسوء، فاتهمه على الإسلام" (شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة: 1326/7)

وقال أبو زرعة الرازي: "إذا رأيت الرّجل ينتقص أحدا من أصحاب رسول الله صلّى الله عليه وسلم فاعلم أنه زنديق، وذلك أنّ الرسول حق، والقرآن حق، وما جاء به حق، وإنما أدى ذلك كله إلينا الصحابة، وهؤلاء الزّنادقة يريدون أن يجرحوا شهودنا ليبطلوا الكتاب والسنّة فالجرح بهم أولى" (الاصابة في تمييز الصحابة: 22/1)

وَقَالَ أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعِ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ: "معاوية ستر لأصحاب محمد صلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا كَشَفَ الرَّجُلُ السِّتْرَ اجْتَرَأَ عَلَى مَا وَرَاءَهُ" (البداية والنهاية، ت شيري: 148/8)
وقال ابن المبارك: "قَالَ مُعَاوِيَةُ: عِنْدَنَا مِحْنَةٌ فَمَنْ رَأَيْنَاهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ شَزْرًا اتهمناه على القول. يَعْنِي الصَّحَابَةَ" (السابق 148/8)

وقال النسائي: "إنما الإسلام كدار لها باب، فباب الإسلام الصحابة، فمن آذى الصحابة إنما أراد الإسلام، كمن نقر الباب إنما يريد دخول الدار، قال: فمن أراد معاوية فإنما أراد الصحابة" (تهذيب الكمال 340/1)

5. سابقہ نصوص کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اس قسم کی بے سند اور ضعیف تاریخی روایات کے ذریعے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یا کسی اور صحابی پر کسی گناہ کا الزام عائد نہیں کیا جاسکتا۔

چنانچہ علامہ ابن حجر ہیتمی فرماتے ہیں: "جو شخص (صحابہ کرام کی لغزشوں سے متعلق) کچھ سنے، تو اس پر واجب ہے کہ اس معاملے میں تحقیق سے کام لے، اور صرف کسی کتاب میں دیکھ لینے کی بناء پر اس غلط کو ان میں سے کسی کی طرف منسوب نہ کرے، بلکہ یہ ناگزیر ہے کہ اس کی پوری تحقیق کرے، یہاں تک کہ اس کی نسبت ان کی طرف صحیح ثابت ہو جائے، اس مرحلے پر یہ واجب ہے کہ ان کے لئے تاویلات کرے"۔ (الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة: 621/2)

دوسری بات: کیا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی گورنری بچانے کے لئے یزید کی ولی عہدی کے لئے کوشش کیں؟

جواب: اولاً ہم اس واقعے کو نقل کرتے ہیں، اس کے بعد اس کا حکم نقل کریں گے: اخرج ابن جرير الطبري في تاريخه (301/5 – 302) قال: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ (بن محمد بن ابي أسامة الحافظ الصدوق)، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ (أبو الحسن المدائني الأخباري العلامة الحافظ الصدوق)، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الهمداني وعلي بن مجاهد، قالا: قَالَ الشَّعْبِيُّ: قدم الْمُغِيرَةُ عَلَى مُعَاوِيَةَ واستعفاه وشكا إِلَيْهِ الضعف، فأعفاه، وأراد أن يولي سَعِيد بن الْعَاصِ، وبلغ كاتب الْمُغِيرَة ذَلِكَ، فأتى سَعِيد بن الْعَاصِ فأخبره وعنده رجل من اهل الْكُوفَة يقال لَهُ ربيعة- أو الربيع- من خزاعة، فأتى الْمُغِيرَةَ فقال: يا مغيرة، ما أرى أمير الْمُؤْمِنِينَ إلا قَدْ قلاك، رأيت ابن خنيس كاتبك عند سعيد ابن الْعَاصِ يخبره أن أمير الْمُؤْمِنِينَ يوليه الْكُوفَة، قَالَ الْمُغِيرَة: أفلا يقول كما قَالَ الأعشى:

ام غاب ربك فاعترتك خصاصة ... ولعل ربك أن يعود مؤيدا

رويدا! ادخل على يزيد فدخل عليه فعرض له بالبيعة فأدى ذلك يزيد إلى أبيه، فرد معاوية المغيرة إلى الكوفة، فأمره أن يعمل في بيعة يزيد، فشخص المغيرة إلى الكوفة، فأتاه كاتبه ابن خنيس، فقال: والله ما غششتك ولا خنتك، ولا كرهت ولايتك، ولكن سعيدا كانت له عندي يد وبلاء، فشكرت ذلك له. فرضي عنه وأعاده إلى كتابته، وعمل المغيرة في بيعة يزيد، وأوفد في ذلك وافدا إلى معاوية".

وقد زاد ابن كثير في "البداية والنهاية: 307/11 ت التركي" تحت هذه الواقعة زيادات لم يسقها الطبري في تاريخه .

مذکورہ واقعے کا درجہ: إسناده ضعيف جداً غير صالح للاعتبار والاعتضاد، فقد روى عن الشعبي هذا الأثر رجلان، الأول: علي بن مجاهد: إن كان الكابلي فهو متروك، كما في التقريب (479Ø)، وإلا فلا يعرف، والثاني: أبو اسماعيل اليمداني، ولم نظفر له بترجمة.

اولاً تو یہ واقعہ سنداً ثابت نہیں، جیسا کہ مذکور ہوا، اور اگر بفرض محال مذکورہ واقعے کو تسلیم بھی کرلیا جائے، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی عظمت شان اور صحابیت کے مقام بلند کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی ایسی توجیہ کریں گے، جو ان کی ذات عالی مقام کے شایان شان ہو، چناں چہ یہ توجیہ ہو سکتی ہے کہ: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو ولی عہد بنانے کی جو تحریک چلائی تھی، وہ "سیاسی رشوت" کے طور پر یا اپنے اقتدار کی مدت بڑھانے کے لئے نہیں، بل کہ اس لئے تھی کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی نظر میں یزید خلافت کا اہل تھا، اور صحابہ کرام کی ایک جماعت بھی دیانت داری کے ساتھ ان کی ہمنوا بھی، وہ الگ بات ہے کہ جمہور امت کے نزدیک صحیح رائے ان حضرات صحابہ کی تھی، جو یزید کو ولی عہد بنانے کے مخالف تھے.

چناں چہ قاضی ابو بکر ابن العربي جمہور امت کی نمائندگی فرماتے ہیں: "إن معاوية ترك الأفضل في أن يجعلها شورى، وألا يخص بها أحدا من قرابته فكيف ولدا، وأن يقتدي بما أشار به عبد الله بن الزبير في الترك أو الفعل فعدل إلى ولاية ابنه وعقد له البيعة وبايعه الناس، وتخلف عنها من تخلف فانعقدت البيعة شرعا". (العواصم من القواصم ط الأوقاف السعودية: ص 222)

نوٹ: یہ دونوں واقعے چوں کہ ثابت نہیں، اس لئے ان سے جو نتائج اخذ کیے گئے ہیں (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یزید کی شراب نوشی پر راضی رہنا، پانچ صحابہ رضی اللہ عنہم کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ڈرانا دھمکانا وغیرہ وغیرہ)، وہ کسی طرح بھی درست نہیں، نیز کسی مصنف کا اپنی تصنیف میں یا کسی خطیب وغیرہ کا اپنی گفتگو میں بلا رد و قدح کے ان کو ذکر کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

ان باتوں کو لے کر آپ سے اگر کوئی شخص الجھے، تو اس سلسلے میں ہمارے اکابر متقدمین و متاخرین و معاصرین نے جو (اردو اور عربی میں) بیش قیمت کتابیں لکھی ہیں، ان کی روشنی میں معاند کو حکمت و سنجیدگی کے ساتھ جواب دیں، خاص طور پر شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ کی کتاب "حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق" بہت معاون مددگار ثابت ہوگی، ان شاء اللہ۔

عبداللہ غفرلہ

خادم شعبۂ تخصص فی الحدیث

دارالعلوم دیوبند

27 شوال 1444ھ

دیگر جامعات و شخصیات کے فتاویٰ و آراء:

اس سائل نے دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کو بنیاد بنا کر پاک و ہند کے دیگر معروف و مشہور جامعات اور شخصیات سے اسی بابت فتوی طلب کیا۔ بڑی بڑی شخصیات اور بڑے بڑے جامعات نے دارالافتاء دارالعلوم دیوبند پر اعتماد کرتے ہوئے دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ کی تائید فرمائی۔

استفتاء کا جائزہ اور منطقی انجام:

اس کے بعد ایک طوفان بد تمیزی برپا کیا گیا، سوشل میڈیا پر حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ پر سب و شتم کا سلسلہ شروع ہوا چونکہ میں اپنے علمی و تحقیقی کاموں میں مسلسل مصروف رہتا ہوں اس لیے خود سوشل میڈیا کو نہیں دیکھ پاتا۔ سوشل میڈیا پر ہونے والی اس واردات سے مختلف احباب نے بذریعہ واٹس اپ مجھے مطلع کیا اور باضابطہ عزیزم مولانا فہد ارشاد نے بصورت استفتاء میرے پاس بھیجا۔ میں نے مکمل اس کا علمی جائزہ لیا۔ اوراس کے جواب میں ایک جواب مرتب کیا۔ جس میں حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی ذکر کردہ عبارت کا اصل مقصد واضح کیا۔

عبد الواجد لطیف صاحب کی انوکھی منطق:

اس استفتاء کی بابت عبد الواجد لطیف صاحب کا یہ کہنا کہ میرا مقصد محض روایات کی تحقیق کرنا تھی۔ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ کیونکہ اگر صرف روایات ہی کی تحقیق مقصود تھی تو استفتاء میں سیدھی ابن کثیر کی روایت کو ذکر کر کے ہی تحقیق کرائی جاسکتی تھی۔ لیکن یہ عنوانات قائم کرنا کہ

1: ایک صاحب نے حضرت معاویہ (رض) کے بیٹے یزید کا تعارف کرواتے ہوئے اور باقاعدہ "یزید" کا عنوان باندھ کر لکھا ہے کہ۔۔۔۔۔الخ

2: اگر یہ روایت موضوع اور من گھڑت ہے تو کسی کا اس روایت سے استدلال کرنا اور اسے اپنی دلیل میں پیش کرنا اور اس پر کسی قسم کا رد نہ کرنا کیا یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر طعن کا سبب نہیں بنتا؟

3: ان صاحب کا بطور دلیل یہ بات پیش کرنا اور اس پر کسی قسم کی ردّ و قدح نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ مصنف اس بات کو درست اور صحیح تسلیم کرتا ہے؟

عبارات کا واضح مفہوم:

مذکورہ عبارات سے واضح ہو رہا ہے کہ سائل کے پیش نظر مقصود محض روایات کی تحقیق نہیں بلکہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی شخصیت کو مجروح کرنا تھا۔ مزید ہمیں سائل کی "اخلاقی ہمت" پر تعجب ہے کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کا نام نہ لکھا، حضرت کی کتاب کا نام نہ لکھا، آخر کیوں؟

4: ہمارے فتویٰ کے بعد دارالافتاء دارالعلوم دیوبند اور دیگر جامعات کے دارالافتاؤں نے مشترکہ طور پر تقریباً یہی بات ذکر کی ہے کہ سائل نے استفتاء میں ہمیں دھوکہ دیا۔ سوچنے کی بات ہے کہ آخر ان سب کو یہ کیوں کہنا پڑا کہ سائل نے دھوکہ دیا۔ آخر

ع　کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ اھل السنۃ والجماعۃ دیوبند کے ترجمان

مزید یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دارالعلوم دیوبند ہمیشہ سے حجۃ اللہ فی الارض، رئیس المناظرین حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی علمیت وللّٰہیت کا معترف رہا ہے۔ چنانچہ عبدالواجد لطیف صاحب کے اس استفتاء سے پہلے جب کسی سائل نے دارالافتاء دارالعلوم دیوبند رابطہ کر کے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ اور میرے بارے میں دیوبند کی رائے معلوم کرنا چاہی۔ تو دارالافتاء دارالعلوم دیوبند نے حضرت رحمہ اللہ اور مجھے واضح الفاظ میں اھل السنۃ والجماعۃ دیوبند کا "ترجمان" تسلیم فرمایا۔ استفتاء اور اس کا جواب درج ذیل ہے:

سوال نمبر:167412:

عنوان: کیا مولانا الیاس گھمن اور مولانا امین صفدر صاحب دیوبندیوں کے صحیح ترجمان ہیں؟

(۲): مماتی دیوبندی ہیں یا نہیں؟

سوال:۱)　دراصل مجھے یہ پوچھنا ہے کہ حضرت مولانا محمد الیاس گھمن اور حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کیا دیوبند حیاتیوں کے صحیح ترجمان ہے یا نہیں؟

۲)　مماتی اپنے آپ کو دیوبندی کہتے ہیں، کیا وہ دیوبندی ہیں یا نہیں؟ مزید دیوبندی نہ ہونے کی وجہ بھی پیش فرما

دیجئے۔

۳) غیر مقلد منی کو پاک کہتے ہیں۔ اور ہم حنفی دیوبندی حیاتی منی کو ناپاک کہتے ہیں تو غیر مقلد پاک ہونے میں کس دلیل کو زیر بحث لاتے ہیں اور ہم دیوبندی کس دلیل کو پیش کرتے ہیں؟ دونوں ارشاد فرما دیجئے۔ اور مزید استدلال بھی پیش فرما دیجئے۔ جزاکم اللہ

جواب نمبر: 167412

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Fatwa:416-335/N=5/1440

۱): اولاً واضح ہو کہ دیوبندیت کوئی مستقل مسلک یا مکتب فکر نہیں ہے؛ بلکہ اہل السنۃ والجماعۃ کے مسلک کا دوسرا نام ہے؛ کیوں کہ قرون متوسطہ میں اہل السنۃ والجماعۃ کی طرف منسوب بعض علماء میں جو غلط عقائد واعمال دَر آئے تھے، جس کی وجہ سے اہل السنۃ والجماعۃ کا اصل مسلک مشتبہ ہونے لگا تھا، اکابرین علمائے دیوبند نے باقاعدہ تحریک اور مشن کے طور پر قرآن وسنت سے ماخوذ اہل السنۃ والجماعۃ کے اصول کی روشنی میں ان غلط عقائد واعمال کی تردید فرمائی اور اہل السنۃ والجماعۃ کے مسلک کا اِحیاء فرما کر بدعات ورسومات کا قلع قمع فرمایا ہے؛ اس لیے اہل السنۃ والجماعۃ کے مسلک کا دوسرا نام دیوبندیت پڑ گیا (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: علمائے دیوبند کا دینی رخ اور مسلکی مزاج، مؤلفہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق مہتمم دار العلوم دیوبند)۔

اس کے بعد آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ میری معلومات کے مطابق یہ دونوں اہل السنۃ والجماعۃ کے مسلک پر ہیں اور انہی کے ترجمان ہیں۔

۲): مماتی فرقہ: بنیادی طور پر عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتا ہے، یعنی: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم؛ بلکہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اجساد مطہرہ کو وفات کے بعد ان کی قبروں میں بہ تعلق روح حیات حاصل نہیں ہے، ان کا جسم محض بے جان اور مردہ ہے، حیات صرف ان کی ارواح کو حاصل ہے اور ان کی ارواح کا اجساد مطہرہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، یعنی: برزخ میں انھیں محض روحانی حیات حاصل ہے، جسمانی حیات حاصل نہیں ہے۔

اور یہ فرقہ انکار حیات کی بنیاد پر دیگر بعض ایسے عقائد کا بھی حامل و قائل ہے، جو اہل السنۃ والجماعۃ کے مسلک کے خلاف ہیں، جیسے: حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ پر جو سلام پیش کیا جاتا ہے، وہ بھی آپ علیہ السلام براہ راست سماعت نہیں فرماتے؛ بلکہ فرشتوں کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا جاتا ہے، آپ سے دعا اور سفارش کی درخواست کرنا غلط ہے، دعا وغیرہ میں کسی کا وسیلہ اختیار کرنا شرک، بدعت قبیحہ اور حرام وناجائز ہے۔ قبر میں میت کو کوئی عذاب وثواب نہیں ہوتا، عذاب وثواب کا تعلق صرف روح سے ہوتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔

اس لیے یہ فرقہ گمراہ اور اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہے اور اس کی امامت مکروہ تحریمی وناجائز ہے اور عام حالات میں اس سے دوری اور کنارہ کشی ہی رکھنی چاہیے۔ اور ان کا اپنے کو اہل السنۃ والجماعۃ یا دیوبندیوں میں سے سمجھنا غلط ہے۔

۳): منی کی طہارت ونجاست کا مسئلہ ائمہ اربعہ کے درمیان بھی مختلف فیہ ہے؛ بلکہ یہ اختلاف دور صحابہ رضی اللہ عنہم سے چلا آرہا ہے، آپ مسئلہ کی تمام تفصیلات جاننے کے لیے اردو میں تحفۃ الالمعی، تحفۃ القاری اور درس ترمذی وغیرہ کا اور عربی میں معارف السنن، بذل المجہود اور اعلاء السنن وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء

دارالعلوم دیوبند

مولانا محمد فہد کا دارالافتاء مرکز اھل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا سے

استفتاء اور اس کا جواب

تجلیات صفدر کی عبارات پر اشکال اور ان کا جواب

سوال:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

عرض یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی کتاب "تجلیات صفدر" کی پہلی جلد میں موجود عبارات پر کچھ سوالات ہیں۔ برائے مہربانی ان کی وضاحت فرمادیں۔

ایک شخص کہتا ہے کہ حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نے یزید کے فسق کے حوالے سے کچھ عبارات نقل کی ہیں۔ ان میں سے بعض عبارات ایسی ہیں جن سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص کا پہلو نکلتا ہے۔ مثلاً:

یزید اپنی بہنوں کے ساتھ زنا کرتا تھا، شراب پیتا تھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو معلوم بھی تھا لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو کہا کہ بیٹا! یہ کام دن کو نہ کیا کرو بلکہ رات کو کیا کرو۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنا عہدہ بچانے کے لیے یزید کو ولی عہد بنانے کا مشورہ دیا تھا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان صحابہ کو ڈراتے دھمکاتے رہے جنہوں نے یزید کی بیعت کرنے سے انکار کیا تھا۔

اب سوال یہ ہیں کہ:

1. کیا ایسی عبارات تجلیات صفدر میں ہیں یا نہیں؟
2. اگر کوئی ایسی روایات موجود ہوں تو ان کی حیثیت بھی بتادیں کہ وہ صحیح ہے یا نہیں؟
3. اگر ایسی روایات موجود ہیں تو حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے انہیں نقل کیوں کیا؟
4. حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے متعلق حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کا موقف کیا تھا؟

سائل: مولانا محمد فہد۔ بھکر

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اس حوالے سے چند باتیں سمجھیں۔

پہلی بات:

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے "تجلیات صفدر" کی پہلی جلد میں یزید سے متعلق اسلاف کی عبارات نقل کی ہیں جن سے اس کا فاسق ہونا ثابت ہوتا ہے۔ بعض لوگ ان عبارتوں کو خلط ملط کر کے حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ پہ بلاوجہ اعتراض کرتے ہیں۔ پہلے عبارات ملاحظہ فرمائیں:

پہلی عبارت:

مشہور مفسر، ناقد، مورخ حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر المعروف ابن کثیر رحمہ اللہ (ت774ھ)؛ مشہور محدث حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد المعروف الطبرانی رحمہ اللہ (ت:360ھ) کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں:

"كَانَ يَزِيْدُ فِيْ حَدَاثَتِهٖ صَاحِبَ شَرَابٍ يَأْخُذُ مَأْخَذَ الْأَحْدَاثِ. فَأَحَسَّ مُعَاوِيَةُ بِذٰلِكَ فَأَحَبَّ أَنْ يَعِظَهٗ فِيْ رِفْقٍ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! مَا أَقْدَرَكَ عَلٰى أَنْ تَصِلَ إِلٰى حَاجَتِكَ مِنْ غَيْرِ تَهَتُّكٍ يَذْهَبُ بِمُرُوْؤَتِكَ وَقَدْرِكَ وَيَشْمَتُ بِكَ عَدُوُّكَ وَيُسِيْءُ بِكَ صَدِيْقُكَ. ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ! إِنِّيْ مُنْشِدُكَ أَبْيَاتًا فَتَأَدَّبْ بِهَا وَاحْفَظْهَا. فَأَنْشَدَهٗ:

إِنْصَبْ نَهَارًا فِيْ طِلَابِ الْعُلَا وَاصْبِرْ عَلٰى هَجْرِ الْحَبِيْبِ الْقَرِيْبِ
حَتّٰى إِذَا اللَّيْلُ أَتٰى بِالدُّجَا وَاكْتَحَلَتْ بِالْغَمْضِ عَيْنَ الرَّقِيْبِ
كَمْ فَاسِقٍ تَحْسَبُهٗ نَاسِكًا قَدْ بَاشَرَ اللَّيْلَ بِأَمْرٍ عَجِيْبِ

قُلْتُ: وَهٰذَا كَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ "مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُوْرَاتِ فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(البدایۃ والنہایۃ: ج8 ص250)

ترجمہ: یزید نوجوانی میں ہی شراب پیتا تھا اور نوجوانوں والی حرکتیں کرتا تھا۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نرمی سے نصیحت فرمائی کہ بیٹا! کیسے جرات کرتے ہو اپنی حاجت کے پورا کرنے میں ایسی رسوائی سے جس سے مروت ختم ہو جائے، دشمن خوش ہوں، دوست برا سمجھیں اور فرمایا: بیٹے میں چند اشعار کے ذریعے تجھے نصیحت کرتا ہوں، تم ان اشعار سے عبرت حاصل کرو اور ان اشعار کو یاد کرو۔ پھر آپ نے وہ اشعار پڑھے۔ (اشعار کا ترجمہ یہ ہے)

1: بلندیوں کے طلب کرنے میں دن گزار لیا کرو اور قریبی دوست کی جدائی میں صبر کیا کرو۔

2: اور جب رات آتی ہے تو رقیب کی آنکھ بند ہو جاتی ہے۔

3: کتنے فاسق ہیں کہ دن عبادت میں گزارتے ہیں اور رات لذت و عیش میں گزارتے ہیں۔

میں (یعنی علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ) کہتا ہوں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ نصیحت اس حدیث کے موافق ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی گندگیوں میں مبتلا ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ (اس گناہ کو) اللہ کے پردے میں چھپائے (یعنی اپنے گناہ کو ظاہر اور افشاء نہ کرے)

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ اس عبارت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یزید نوجوانی میں ہی شراب پیتا تھا اور نوجوانوں والی حرکتیں کرتا تھا۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نرمی سے نصیحت فرمائی کہ بیٹا ایسے کام نہ کرو جس سے مروت ختم ہو جائے، دشمن خوش ہوں، دوست برا سمجھیں اور فرمایا: کم از کم دن بھر ایسی باتوں پر صبر کیا کرو اور جب رات آتی ہے تو رقیب کی آنکھ بند ہو جاتی ہے۔ کتنے فاسق ہیں کہ دن عبادت میں گزارتے ہیں اور رات لذت و عیش میں گزارتے ہیں۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ نصیحت اس حدیث کے موافق ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی گندگیوں میں مبتلا ہو جائے تو اس کی پردہ پوشی کرے۔

(تجلیاتِ صفدر: ج1ص568،569)

اس عبارت میں صرف اتنی بات ہے کہ یزید شراب پیتا تھا اور نوجوانوں والی حرکات کیا کرتا تھا۔ "زنا" کی اس میں کوئی بات نہیں ہے۔

فائدہ: ہم نے معترض کے اعتراض کی وجہ سے اس عبارت کا ترجمہ بھی کر دیا ہے اور حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے جو اس عبارت کا مفہوم بیان فرمایا ہے اسے بھی من و عن نقل کر دیا ہے۔

اس عبارت کے بعد حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نصیحت کا فائدہ یہ ہوا کہ یزید اپنے فسق کو چھپانے لگا ظاہراً کافی حد تک اپنی اصلاح کر لی جس کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مختلف غزوات میں اسے شرکت کا حکم دیا۔
(تجلیاتِ صفدر: ج1 ص569)

دوسری عبارت:

مشہور محدث و مؤرخ ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع رحمہ اللہ المعروف ابن سعد (ت230ھ)، مشہور محدث و مورخ حافظ ابو القاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ المعروف ابن عساکر دمشقی رحمہ اللہ (ت 571ھ)، مشہور مفسر، محدث، مورخ امام ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر المعروف جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (ت 911ھ)، مشہور شافعی عالم احمد بن محمد بن علی المعروف ابن حجر مکی رحمہ اللہ (ت974ھ) صحابی رسول غسیلِ ملائکہ سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ (ت63ھ) کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے جب یزید کی بد عملیوں کو دیکھا تو اس کی حکومت کو ماننے سے انکار کر دیا اور اہلِ مدینہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پہ بیعت کر لی۔ اس موقع پہ آپ نے فرمایا:

فَوَاللهِ مَا خَرَجْنَا عَلٰی یَزِیْدَ حَتّٰی خِفْنَا أَنْ نُرْمٰی بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَاءِ اَنَّ رُجلًا یَنْکِحُ الْأُمَّهَاتِ وَالْبَنَاتِ وَالْأَخَوَاتِ وَیَشْرَبُ الْخَمْرَ وَیَدَعُ الصَّلَاةَ.

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج5 ص66، تاریخ دمشق: ج27 ص429،
تاریخ الخلفاء للسیوطی: ج1 ص182، الصواعق المحرقہ لابن حجر المکی: ج2 ص634)

ترجمہ: اللہ کی قسم! ہم نے یزید کے خلاف علم بغاوت اس لئے بلند کیا کہ ہمیں خدشہ تھا کہ کہیں ہم پہ آسمان سے پتھر نہ برسا دیے جائیں، یزید تو ایسا شخص ہے جو محرمات سے بدکاری کرتا ہے، شراب پیتا ہے اور نماز کو چھوڑ دیتا ہے۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے اس فرمان کا مفہوم تجلیات صفدر کی پہلی جلد کے صفحہ

565 پہ نقل کیا۔

اس سے معلوم ہوا یہ واقعہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اور یزید کے دور حکومت کا ہے۔ امام سیوطی رحمہ اللہ کے طرز سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقریبا 62 ہجری کے آخر کا واقعہ ہے۔

الحاصل: معترض ان دونوں روایتوں کو خلط ملط کر کے نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہی یہ برے کام کرتا تھا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر بھی تھی لیکن آپ نے سزا کی بجائے یزید سے کہارات کو یہ کام کرلیا کرو۔ نعوذ باللہ۔ اور ہماری معلومات کی حد تک حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے یہ بات کہیں نہیں لکھی کہ یزید محرمات سے بدکاری کرتا تھا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس کا علم بھی تھا۔

اوپر ذکر کی گئی تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں واقعات الگ تھلگ ہیں، یزید؛ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ظاہری طور پہ کچھ نہ کچھ ٹھیک ہو گیا تھا اور بدکاری والا واقعہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد کا ہے۔ لہذا ان دونوں کو ایک بنا کر پیش کرنا دیانت کے سراسر منافی ہے۔

دوسری بات:

اوپر ذکر کی گئی روایت سنداً ضعیف اور کمزور ہے، انہیں بطور استدلال پیش کرنا درست نہیں۔

اسی طرح حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا یزید کو حاکم بنانے کا مشورہ دینا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا صحابہ کو ڈرانا، دھمکانا؛ یہ دونوں روایتیں ثابت نہیں۔ یہ روایتیں تاریخ کی کتاب "الکامل فی التاریخ" میں بغیر سند مذکور ہیں۔ اس لیے قابل استدلال نہیں۔

ان روایات کی مزید تفصیل میری کتاب "امیر المومنین سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما" میں موجود ہے۔

تیسری بات:

رہی یہ بات کہ جب روایات ضعیف ہیں تو حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے انہیں نقل کیوں کیا؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے یہ تاریخی روایات اپنے ایک خط میں بطورِ الزام نقل کی ہیں نہ کہ بطور استدلال۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے تجلیات کی پہلی جلد میں اکابرین امت سے یہ بات ثابت کی ہے کہ یزید فاسق وفاجر تھا۔ بعض لوگوں نے چند ضعیف روایات کی بنیاد پر یزید کے فسق کو مختلف فیہ بنانے کی کوشش کی اور یہ کوشش دارالعلوم دیوبند کے اسلاف کی تصریحات کے بالکل منافی تھی۔ تو حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے ان روایات کو اس بنیاد پر ذکر کیا کہ اگر آپ ضعیف روایات کی بنیاد پر یزید کو اچھا ثابت کرنے کی کوشش کروگے تو پھر روایات میں تو اس طرح کی باتیں بھی موجود ہیں تو کیا آپ لوگ ایسی روایات کو تسلیم کریں گے ؟

اور یہ بات علم الکلام کے مسلمات میں سے ہے کہ اگر کوئی بات بطورِ الزام نقل کی جائے تو اسے ناقل کا نظریہ قرار نہیں دیا جاتا بلکہ ناقل کے نظریہ کے لیے اس کی تفصیلی عبارات کو دیکھا جاتا ہے اور یہاں ناقل یعنی حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ خود فرمارہے ہیں کہ ”حضرت امیر معاویہ کی زندگی کے بعد جو یزید کے کارنامے مثلاً واقعہ کربلا، واقعہ حرہ اور مکہ مکرمہ پر چڑھائی وغیرہ ان کا ذمہ دار خود یزید ہے؛ نہ جناب معاویہ۔ ان کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ کو مطعون کرنا بڑی زیادتی ہے اور آنجناب رضی اللہ عنہ اس کے ذمہ دار نہیں“۔

(تریاقِ اکبر بزبانِ صفدر: ص236)

دوسرے مقام پر حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ یزید کے فسق کے اسباب کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”میں نے تو اکابر کی تحقیقات کے حوالے سے فسقِ یزید کے تین ہی اسباب پڑھے تھے۔ پہلا سبب اس کا کردار کہ وہ نماز ترک کرنے، موسیقی سننے اور گانے والی لونڈیاں رکھنے کا عادی تھا وغیرہ۔ دوسرا سبب یہ کہ وہ واقعہ کربلا کا ذمہ دار تھا کیونکہ اس نے کسی ذمہ دار کو سزا نہیں دی۔ اور تیسرا سبب واقعات حرہ یعنی مکہ اور مدینہ کی حرمت پامال کرنے میں ملوث تھا۔“

(تریاقِ اکبر بزبانِ صفدر: ص245)

ان عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رحمہ اللہ نے یہ عبارات بطور الزام نقل کی ہیں نہ کہ بطور استدلال۔

چوتھی بات:

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ خود اس بات کے قائل ہیں کہ یزید کا کھلم کھلا فسق اور گناہوں کا مرتکب ہونا حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد شروع ہوا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اگر کچھ فسق تھا تو وہ علی الاعلان نہیں تھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سمجھانے پر یزید کوئی زیادہ بگڑا ہوا ابھی نہیں تھا۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی کتب سے چند اقتباس پیش خدمت ہیں:

- ان روایات سے معلوم ہوا کہ یزید؛ والد کی حیات میں اپنے فسق کو چھپاتا تھا اور جو فاسق اپنے فسق کو چھپائے اس کی پردہ پوشی ہی کا حکم ہے۔

(تجلیاتِ صفدر: ج1 ص523)

- یزید بن معاویہ کے قبائح اور معائب کے متعلق لوگوں کے بہت کچھ اقوال پائے جاتے ہیں لیکن بین الافراط والتفریط یہ چیز معلوم ہوتی ہے کہ جس دور میں یزید کا انتخاب اور نامزدگی کہ گئی اس دور میں اس کے مفاسد اور قبائح علانیہ طور پر موجود نہ تھے۔

(تریاقِ اکبر بزبانِ صفدر ص235)

پانچویں بات:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی واضح عبارات موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت اور دفاع کو اپنا ایمان سمجھتے تھے۔ چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات دینے کے بعد فرماتے ہیں:

- بندہ ناچیز ان لوگوں کی خدمت عرض کرتا ہے جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتے ہیں اور ان کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں کہ جس طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرات خلفائے

راشدین رضی اللہ عنہم سے کوئی نسبت نہیں اسی طرح بعد کے لوگوں کو (خواہ کتنے ہی بلند وبالا ہوں) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کوئی نسبت نہیں.... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف بولنے والوں میں آخر کون ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا "کاتب وحی" اور "برادر نسبتی" ہونے کا فخر حاصل ہوا؟ ایسا کون ہے جس کے حق میں "ہادی ومہدی" ہونے کی دعا کی ہو؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے زبان نبوت سے جنت واجب ہو چکی ہے.... کیا ان کے خلاف بھونکنے والوں میں سے بھی کسی کو جنت کی سند حاصل ہے؟ کہیں ان کے خلاف بھونک کر جہنم کی سند تو حاصل نہیں کررہے؟ سوچیے اور مذکورہ بالا تحریر کا تعصب چھوڑ کر مطالعہ کریں ان شاء اللہ اب بھی راہِ راست نکل سکتی ہے، توبہ اور ہدایت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔

(تریاقِ اکبر بزبانِ صفدر ص240)

- ❖ معلوم ہوا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو خلیفہ بناکر کسی شرعی قانون کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی انکے خلاف بھونکنے والوں نے شرعی اصولوں کو پامال کیا۔ قلم خلاف چلاتے وقت ان کی صحابیت کا بھی لحاظ نہ کیا۔

(تریاقِ اکبر بزبانِ صفدر: ص236)

- ❖ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں "ھادی، مہدی" ہونے کی دعائیں دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں یقیناً قبول ہوئیں۔

(تریاقِ اکبر بزبانِ صفدر: ص238)

خلاصہ:

1. حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی نقل کردہ دو عبارتیں الگ الگ ہیں ان کو ایک بناکر پیش کرنا درست نہیں۔
2. یہ روایات سنداً ضعیف ہیں جنہیں بطور استدلال پیش کرنا ٹھیک نہیں۔
3. حضرت مولانا محمد امین صفدر رحمہ اللہ نے یہ روایات بطور الزام پیش کی ہیں۔

4. حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ خود اس بات کے قائل ہیں کہ یزید کا علی الاعلان فسق اور خباثتیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ کی وفات کے بعد کی ہیں۔
5. حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابیِ رسول ہیں، کاتب وحی ہیں، ھادی و مھدی اور جنتی ہیں۔ آپ کی مخالفت کرنا، تبرا کرنا گمراہی اور جہنم جانے کا ذریعہ ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

حال مقیم: استنبول ترکیہ

15 ذوالحج؛ 1445ھ، 22 جون؛ 2024ء

جعلی عبارت منسوب کرنے کا الزام اور اس کا جواب:

ہمارے ذکر کردہ فتویٰ میں تجلیاتِ صفدر کی عبارت مفہوماً ذکر کی گئی جس سے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی مراد واضح ہو رہی تھی۔ حقائق لوگوں کے سامنے آئے اور اس کے مثبت نتائج سامنے آئے تو اس کا جواب دینے کے بجائے بعض لوگ یہ کہنے لگے کہ تجلیات صفدر میں یہ عبارت لفظ بہ لفظ موجود نہیں۔ اس لیے یہ عبارت؛ جعلی ہے۔

وہ عبارت یہ ہے:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نصیحت کا فائدہ یہ ہوا کہ یزید اپنے فسق کو چھپانے لگا۔ ظاہراً کافی حد تک اپنی اصلاح کرلی جس کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مختلف غزوات میں اسے شرکت کا حکم دیا۔

(تجلیاتِ صفدر ج:1، ص:569)

جواب:

ہم نے اپنے فتویٰ میں حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی عبارت اور اس کے آگے ان کی نقل کردہ روایت کا مفہوم ہی بیان کیا ہے۔ تجلیاتِ صفدر کا متعلقہ صفحہ بغور پڑھا جائے تو بالکل واضح ہے کہ اس میں حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی عبارت سے یزید کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نصیحت کے بعد فسق کو ان سے چھپانے کا ذکر بھی موجود ہے

اور اس کے بعد حضرت کی نقل کردہ ایک اور روایت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اسے مہماتِ جہاد پر بھیجنے کا ذکر بھی موجود ہے۔

دراصل ہر زبان کے محاورات میں جب کسی گفتگو کا حوالہ دیا جاتا ہے تو کبھی اس کے بعینہٖ الفاظ کو دوہرا دیا جاتا ہے اور کبھی اس کا مفہوم ذکر کر دیا جاتا ہے۔ دونوں اندازِ بیان؛ اہلِ لسان کے ہاں قابلِ قبول ہوتے ہیں۔

مثال:

قرآن کریم میں ہے:

﴿وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا (١٤٠)﴾

(سورۃ النساء:140)

ترجمہ: اور اس نے کتاب میں تم پر یہ حکم نازل کیا ہے کہ جب تم اللہ کی آیات کو سنو کہ ان کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے تو ایسے لوگوں کے ساتھ اس وقت تک مت بیٹھو جب تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں۔

اس آیت میں جس سابقہ آیت کا حوالہ دیا گیا ہے وہ سورۃ الانعام کی درج ذیل آیت ہے:

﴿وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (٦٨)﴾

(سورۃ الانعام:68)

ترجمہ: اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں کو برا بھلا کہنے میں لگے ہوئے ہیں تو ان سے اس وقت تک کے لیے الگ ہو جاؤ جب تک وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں۔ اور اگر شیطان کبھی تمہیں یہ بات بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔

تو سورۃ النساء میں سورۃ الانعام کی اس آیت کا مفہوم بیان کیا گیا ہے، بعینہٖ الفاظ کو ذکر نہیں کیا گیا۔ معلوم ہوا کہ عبارت کا مفہوم ذکر کر کے نسبت کرنا درست ہے۔ ہمارے فتویٰ میں بھی اسی طرح ہوا کہ ہم نے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی عبارت کا مفہوم ذکر کر کے اس کی نسبت حضرت کی طرف کی گئی ہے جو بالکل درست ہے۔

الزامی جواب کے مؤقف پر اعتراض اور جواب:

ہمارے ذکر کردہ فتویٰ میں یہ مؤقف اختیار کیا گیا کہ رئیس المناظرین حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے یہ عبارات "بطورِ الزام" نقل کی ہیں نہ کہ بطورِ استدلال۔ اس پر بعض لوگوں نے یہ اعتراض کیا کہ یہ بات خلافِ حقیقت اور خلافِ واقعہ ہے۔ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ نے ان روایات کو معرضِ استدلال میں ہی پیش کیا ہے اور انہیں "الزامی جواب" قرار دینا تلبیس اور کتمانِ حق ہے۔

جواب:

ہمارا یہ مؤقف ہر گز بلا دلیل نہیں ہے۔ اس بات پر دلائل موجود ہیں کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ نے یہ روایات بطورِ الزام پیش کی ہیں۔

دلیل نمبر1: حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کے جس مضمون میں یہ عبارت موجود ہے وہ مولانا ابوریحان عبدالغفور سیالکوٹی صاحب کے مکتوب کے جواب میں لکھا گیا تھا۔ اس مکتوب میں سیالکوٹی صاحب تحریر کرتے ہیں:

"مؤرخین نے ایک طرف اگر اس کی مذمت میں حدیثیں نقل کی ہیں تو دوسری طرف انہوں نے ہی یہ تصریح بھی کی ہے کہ و قد اورد ابن عساکر احادیث فی ذم یزید بن معاویۃ کلھا موضوعۃ لا یصح منھا شیئ و اجود ما ورد ما ذکرناہ علی ضعف اسانیدہ وانقطاع بعضہ۔ واللہ اعلم (البدایہ، ج:8، ص:231)

تنبیہ: یہاں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے ذمِ یزید کے متعلق لا یصح منھا شیئ کا جملہ لکھا ہے۔"

(بحوالہ الرد المحکم المتین از حافظ عبید اللہ صاحب:164)

معلوم ہوا کہ مولانا عبدالغفور سیالکوٹی صاحب نے اس عبارت سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ ذمِ یزید کی تمام روایات غیر ثابت اور موضوع ہیں۔ چنانچہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ نے بطور الزام یہ عبارت پیش کر کے بتایا کہ ذمِ یزید پر غیر موضوع روایات بھی موجود ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ اس روایت میں موجود محمد بن زکریا الغلابی پر دار قطنی کی جانب سے وضع کی جرح کے سبب کوئی اسے بھی موضوع قرار دے۔ اس لیے پہلے ہی ہم اس بات کی وضاحت کرتے چلیں کہ اس راوی پر "وَضَّاع" کی جرح دار قطنی رحمہ اللہ نے ہی کی ہے۔

حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز الذھبی رحمہ اللہ (ت:748ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ راوية للأخبار علامة۔

(تاریخ الاسلام ووفیات المشاھیر والاعلام:ج6، ص803)

محمد بن زکریا الغلابی کثرت سے تاریخی واقعات بیان کرنے والے صاحب علم تھے۔

حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (ت:852ھ) فرماتے ہیں:

محمد بن زكريا [بن دينار] الغلابي البصري الأخباري أبو جعفر. وهو ضعيف. وقد ذكره ابنُ حِبَّان في الثقات وقال: يعتبر بحديثه إذا روى عن ثقة. وقال ابن منده: تكلم فيه.

(لسان المیزان لابن حجر:ج:5، ص:168)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے خود ضعیف قرار دیا ہے لیکن دیگر محدثین کے درج ذیل اقوال بھی نقل کیے ہیں

ابنِ حبان رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ جب یہ ثقہ سے روایت کریں تو ان کی حدیث کا اعتبار کیا جائے گا۔

ابنِ مندہ رحمہ اللہ نے اسے "متکلم فیہ" قرار دیا ہے۔

خلاصہ: اس پر وضاع کی جرح حتمی نہیں بلکہ دیگر محدثین کے اقوال بھی موجود ہیں ہے۔ اس روایت کو بطور الزام پیش کرنے سے سیالکوٹی صاحب کی اس بات کا رد ہو گیا کہ ذم یزید کی تمام روایات موضوع اور غیر ثابت ہیں۔

دلیل نمبر2: خود حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ نے اگر اس روایت کو بطور استدلال پیش کیا ہوتا تو اس روایت سے ثابت شدہ امر (شراب نوشی) کو یزید کے اسبابِ فسق میں شمار کرتے جبکہ حضرت رحمہ اللہ نے اسے اسباب فسق میں شمار نہیں کیا۔ چنانچہ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں نے تو اکابر کی تحقیقات کے حوالے سے فسقِ یزید کے تین ہی اسباب پڑھے تھے۔ پہلا سبب اس کا کردار کہ وہ نماز ترک کرنے، موسیقی سننے اور گانے والی لونڈیاں رکھنے کا عادی تھا وغیرہ۔ دوسرا سبب یہ کہ وہ واقعۂ کربلا کا ذمہ دار تھا کیونکہ اس نے کسی ذمہ دار کو سزا نہیں دی اور تیسرا سبب واقعاتِ حرہ یعنی مکہ اور مدینہ کی حرمت پامال کرنے میں ملوث تھا۔"

(تریاقِ اکبر بزبانِ صفدر:245)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ اس روایت کو بطور الزام پیش کیا ہے نہ کہ بطور استدلال۔

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کا سابقہ فتویٰ سے رجوع

اس کے بعد ارباب افتاء دارالعلوم دیوبند کی اس طرف توجہ کرائی، انہوں نے بغور جائزہ لیا، جب انہیں معلوم ہوا کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کا مقصد وہ نہیں جو عبدالواجد لطیف صاحب نے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا تو انہوں نے ذمہ دار مفتی ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے سابقہ فتویٰ سے رجوع فرمایا۔

مولانا محمد فہد ارشاد کا دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء سے استفتاء اور اس کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک عرصہ قبل پاکستان کے ضلع ملتان کے عبدالواجد لطیف نامی ایک شخص نے حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی تجلیات صفدر کی چند ایک عبارات دارالافتاء دارالعلوم دیوبند بھیجیں۔ اس سائل نے سوال میں طرز یہ اختیار کیا کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کا نام لیے بغیر یہ بات کی کہ

”ایک صاحب نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے یزید کا تعارف کرواتے ہوئے اور باقاعدہ "یزید" کا عنوان باندھ کر لکھا ہے کہ طبرانی میں ہے کہ یزید نوجوانی میں ہی شراب پیتا تھا۔ الخ“

اس سائل نے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کا نام لیے بغیر مزید عبارت یوں نقل کی ہے کہ

”اسی طرح انہی صاحب نے یزید کی ولی عہدی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ (50ھ) کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بوجہ کبر سنی امارت کوفہ سے معزول کر دیا۔ الخ“

سائل کے استفتاء کے جواب میں دارالافتاء دارالعلوم دیوبند سے ایک فتویٰ (مجریہ ۲۷ شوال ۱۴۴۴ھ) صادر کیا گیا جس میں پہلی روایت کو بیان کرنے والے شخص کے متعلق یہ تصریح کی گئی ہے کہ

”اس کو بیان کرنا اور اس سے استدلال کرنا جائز نہیں اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو وہ (نعوذ باللہ) کاتب وحی

رضی اللہ عنہ سے بغض اور عدالتِ صحابہ کو مجروح کرتا ہے جو انسان کے زندیق ہونے کی علامت ہے۔ (فضح الله الكذابين المعاندين الدهاة)“

اس سائل عبدالواجد لطیف نے دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ کی بنیاد پر پاکستان کے کئی مدارس سے فتویٰ لیا جن میں دارالعلوم کراچی اور ملک کے دیگر دارالافتاء شامل ہیں۔ اس شخص نے یہ تمام فتاویٰ جات اکٹھے کرنے شروع کر دیے اور ایک کتاب کی صورت میں شائع کر کے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی ذات کو مجروح کرنا چاہتا ہے۔
دارالعلوم دیوبند کے اس فتویٰ کی بنیاد پر ایک مماتی مولوی نے حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ کی ذات کو سخت مجروح کرتے ہوئے کہا کہ دارالعلوم دیوبند نے مولانا امین صاحب اوکاڑوی کو زندیق کہا ہے۔

میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اصل صورتحال یہ ہے حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی اللہ نوراللہ مرقدہ نے تجلیات صفدر میں ایک موقف اختیار کیا ہے کہ یزید فاسق فاجر تھا اور یزید کے فاسق و فاجر ہونے کی بنیاد پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو مجروح قرار نہیں دیا جا سکتا۔ نیز حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عظیم المرتبت صحابی رسول ہونے کی بنا پر آپ کے بیٹے یزید کو صالح بھی قرار نہیں دیا جا سکتا جیسا کہ اکابرین دارالعلوم دیوبند کا بھی یہی موقف ہے۔ باقی تجلیات صفدر میں حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ نے طبرانی اور البدایہ والنہایہ کی جو عبارت پیش کی ہیں وہ بطور استدلال نہیں بلکہ مخالفین پر بطور الزام پیش کی ہیں۔ جس کی مختصر تفصیل استاد محترم متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کے حالیہ فتویٰ میں موجود ہے۔ اس فتوی میں تصریح ہے کہ

”بعض لوگوں نے چند ضعیف روایات کی بنیاد پر یزید کے فسق کو مختلف فیہ بنانے کی کوشش کی ہے اور یہ کوشش دارالعلوم دیوبند کے اسلاف کی تصریحات کے بالکل منافی تھی تو حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے ان روایات کو اس بنیاد پر ذکر کیا کہ اگر آپ ضعیف روایات کی بنیاد پر یزید کو اچھا ثابت کرنے کی کوشش کرو گے تو پھر روایات میں تو اس طرح کی باتیں بھی موجود ہیں تو کیا آپ لوگ ایسی روایات کو تسلیم کریں گے؟“

تو تجلیات صفدر کی یہ عبارات بطور الزام کے تھیں جیسا کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کے مکمل مضمون کو پڑھنے سے واضح ہوتا ہے لیکن سائل عبدالواجد لطیف نے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی عبارت کا سیاق و سباق ہٹا کر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی یہی

موقف رکھتے تھے۔ معاذ اللہ۔

استاد محترم متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم کے فتویٰ میں حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی عبارات کی روشنی میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی یہ عبارت بطور تحقیق نہیں بلکہ بطورِ الزام ہے اور ظاہر ہے کہ بطورِ الزام پیش کی گئی عبارت مؤلف کا اپنا مؤقف نہیں ہوا کرتی۔

میں ارباب دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ (مجریہ ۲۷ شوال ۱۴۴۴ھ) تجلیات صفدر کی اصل عبارت، نشان زدہ عبارات اور استاد محترم متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم کا حالیہ تحریری فتویٰ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

عرضِ خدمت یہی ہے اور آپ کو بھی بخوبی علم ہے کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا دفاع کرنے والی شخصیت تھے۔ اس لیے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی عبارات کو سیاق وسباق کی روشنی میں دیکھا جائے اور حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ پر صادر کیے جانے والے فتویٰ پر نظر ثانی کی جائے اور وضاحت کی جائے کی کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی یہ عبارات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص پر مبنی نہیں تاکہ کوئی فرد؛ دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ کا غلط استعمال کر کے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی ذات کو مجروح نہ کر سکے۔

والسلام مع الاکرام

المستفتی: محمد فہد ارشاد ضلع بھکر (پاکستان)

20ذوالحجہ 1445ھ / 27جون2024ء

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کے سامنے صحیح صورتحال:

عزیزم مولانا فہد ارشاد نے میرے اس فتوی کو بنیاد بنا کر نیا استفتاء دارالعلوم دیوبند بھیجا اور ساتھ میں میرا فتویٰ اور تجلیات صفدر کے مذکورہ صفحات بھی منسلک کیے۔ مزید یہ کہ خود میں نے ارباب دارالعلوم دیوبند سے اس بابت رابطہ کیا۔ چنانچہ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند اور مہتمم دارالعلوم دیوبند مولانا ابوالقاسم نعمانی دامت برکاتہم نے دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کو بعجلت ممکنہ جواب تحریر کرنے کا فرمایا۔

تعمیل حکم میں دارالافتاء کے مفتیان کرام نے جواب لکھا۔ ذیل میں کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا ابوالقاسم نعمانی مہتمم دارالعلوم دیوبند کا وہ خط جو دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کے نام ہے درج کیا جارہا ہے۔

دفتر اہتمام اور مرکزی دفتر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کو بعجلت ممکنہ جواب کی تاکید

التاریخ 22/6/2024 باسمہ تعالیٰ ۱۲۸۱۷ حوالہ ۱/۱۷/۱

حضرت والا زید مجدکم

سلام مسنون!

حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب نے بذریعہ فون توجہ دلائی کہ کسی صاحب نے دارالعلوم کے ایک فتویٰ میں خیانت کر کے ایک نیا فتنہ کھڑا کیا ہے جس سے نقصان کا خدشہ ہے۔ مناسب ہو گا کہ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند سے اس کی وضاحت کرا دی جائے اس کے لیے تازہ استفتاء منسلک تحریر ھٰذا ہے۔

جواب بعجلت ممکنہ مطلوب ہے۔

تازہ استفتاء کے ہمراہ سابقہ استفتاء مع جواب اور کتاب تجلیاتِ صفدر کی نقل کاپی ارسال ہے۔

والسلام

شاہ عالم گورکھپوری

۲۲ ذی الحجہ ۱۴۴۵ھ

۲۹ جون ۲۰۲۴ بروز ہفتہ

درالافتاء!

منسلکہ تحریر کی روشنی میں بعجلت ممکنہ مناسب جواب تیار کرا دیا جائے۔

ابو القاسم نعمانی

۲۲-۱۲-۱۴۴۵ھ

عکسی ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکزی دفتر

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

CENTRAL OFFICE, ALL INDIA MAJLIS-E-TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT
Darul-Uloom, Deoband- 247554 U. P. India
E-mail: mohtamim@darululoom-deoband.com

حوالہ: 17/1 التاریخ: 22/6/2024

۱۲۸۱۷

حضرت والا! زید مجدکم سلام مسنون

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب نے بذریعہ فون توجہ دلائی ہے کہ کسی صاحب نے دارالعلوم دیوبند کے ایک فتویٰ میں خیانت کر کے ایک نیا فتنہ کھڑا کر دیا ہے جس سے نقصان کا خدشہ ہے۔ مناسب ہوگا کہ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند سے اس کی وضاحت کرا دی جائے۔ اس کے لئے ایک تازہ استفتاء منسلک تحریر ہذا ہے۔ جواب بعجلت ممکنہ مطلوب ہے۔

تازہ استفتاء کے ہمراہ سابقہ استفتاء مع جواب اور کتاب تجلیات صفدر کی نقل کا بھی ارسال ہے۔

والسلام
شاہ عالم گورکھپوری
۲۲ ذی الحجہ ۱۴۴۵ھ
۲۹ جون ۲۰۲۴ء بروز ہفتہ

دارالافتاء!
منسلکہ تحریر کی روشنی میں بعجلت ممکنہ مناسب جواب تیار کرا دیا جائے۔
ابوالقاسم نعمانی
۲۲/۱۲/۱۴۴۵ھ

2129/18

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کا

رئیس المناظرین مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو خراج تحسین

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند اور مہتمم دارالعلوم دیوبند کی طرف سے دارالافتاء کو بعجلت ممکنہ جواب لکھنے کی ذمہ داری دی گئی۔ چنانچہ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند نے درج ذیل فتویٰ دیا۔ جس میں حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی خدمات دینیہ کو خراج تحسین پیش کیا اور واضح الفاظ میں تحریر فرمایا کہ دارالافتاء سے صادر ہونے والے فتویٰ میں حضرت مولانا امین صفدر صاحب رحمہ اللہ پر گمراہ یا زندیق ہونے کا حکم نہیں لگایا گیا ہے۔

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کی طرف یہ نسبت غلط ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت مولانا مرحوم نے ان روایات کے ذریعے مذکورہ بالا نوعیت کا کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا ہے کہ ان پر زندیق وغیرہ ہونے کا حکم لگایا جائے۔

حضرت مرحوم تو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی عظمت شان کے قائل تھے۔ ان کے دفاع میں انہوں نے بڑی کوششیں کی ہیں۔ ان کی تصنیفات میں صریح الفاظ میں اس کا اعتراف موجود ہے۔

دار الافتاء دار العلوم دیوبند کا جواب

تجلیات صفدر میں مذکور بعض روایات کی تحقیق پر مشتمل ایک فتوے کی وضاحت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

الجواب وباللہ التوفیق والعصمة

دار العلوم دیوبند سے سابق میں جو فتویٰ دیا گیا ہے اس میں کسی متعین شخصیت پر کوئی حکم نہیں لگایا گیا اس میں ایک اصولی بات تحریر کی گئی ہے کہ یہ روایات ثابت نہیں۔ لہٰذا ان سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ؛ یزید کی شراب نوشی پر راضی تھے، انہوں نے پانچ صحابی کو ڈرایا دھمکایا ہے وغیرہ یہ درست نہیں ہے، جو شخص ایسا کرے گا وہ در حقیقت (نعوذ باللہ) کاتب وحی سے بغض اور عدالتِ صحابہ کو مجروح کرتا ہے جو انسان کے زندیق ہونے کی علامت ہے۔ (خلاصہ سابق فتوی ۷/۸/س/۱۴۴۴ھ)

اس فتویٰ میں کہیں بھی حضرت مولانا امین صفدر صاحب رحمہ اللہ پر گمراہ یا زندیق ہونے کا حکم نہیں لگایا گیا ہے۔ دار الافتاء دار العلوم دیوبند کی طرف یہ نسبت غلط ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت مولانا مرحوم نے ان روایات کے ذریعے مذکورہ بالا نوعیت کا کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا ہے کہ ان پر زندیق وغیرہ ہونے کا حکم لگایا جائے۔

حضرت مرحوم تو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی عظمت شان کے قائل تھے۔ ان کے دفاع میں انہوں نے بڑی کوششیں کی ہیں ان کی تصنیفات کے اندر صریح الفاظ میں اس کا اعتراف موجود ہے۔

رہی یہ بات کی انہوں نے تجلیاتِ صفدر میں ان روایات کا ذکر کیوں کیا؟ تو ممکن ہے انہوں نے بطورِ الزام ان کا ذکر کیا ہو جیسا کہ سوال کے ساتھ منسلک فتویٰ میں کہا گیا ہے؛ اس لیے ان کا اصل مستدل اہل السنت والجماعت کے علماء کی تصریحات ہیں، یہ روایات نہیں ہیں۔ کتاب کے مشمولات اور سیاق وسباق سے یہ بات واضح ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

دستخط: محمد اسد اللہ غفرلہ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند 9/1/1446ھ۔16/7/2024ء

الجواب صحیح: محمود حسن بلند شہری غفرلہ 9/1/46ھ

الجواب صحیح: ابوالقاسم نعمانی غفرلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند 14/1/46ھ

الجواب صحیح: زین الاسلام قاسمی مفتی دارالعلوم دیوبند 9/1/46ھ

مہر دارالافتاء دارالعلوم دیوبند:

عکسی ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

حوالہ ۶۰۵/س/۱۴۴۶ھ

تجلیاتِ صفدر میں مذکور بعض روایات کی تحقیق پر مشتمل ایک فتوے کی وضاحت (شاہ فہد / بھکر / دستی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم، حامدًا ومصلیًا ومسلمًا، الجواب وباللہ التوفیق والعصمۃ: دارالعلوم دیوبند سے سابق میں جو فتوی دیا گیا ہے، اس میں کسی متعین شخصیت پر کوئی حکم نہیں لگایا گیا ہے، اس میں تو ایک اصولی بات تحریر کی گئی ہے کہ یہ روایات ثابت نہیں؛ لہٰذا ان سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یزید کی شراب نوشی پر راضی تھے، انھوں نے پانچ صحابی کو ڈرایا دھمکایا ہے وغیرہ یہ درست نہیں ہے، جو شخص ایسا کرے گا وہ در حقیقت (نعوذ باللہ) کاتبِ وحی سے بغض اور عدالتِ صحابہ کو مجروح کرتا ہے، جو انسان کے زندیق ہونے کی علامت ہے۔ (خلاصہ سابق فتوی ۷/۸/س/۱۴۴۴ھ) اس فتوے میں کہیں بھی حضرت مولانا امین صفدر صاحبؒ پر گمراہ یا زندیق ہونے کا حکم نہیں لگایا گیا ہے، دار الافتاء دار العلوم دیوبند کی طرف یہ نسبت غلط ہے، واقعہ یہ ہے کہ حضرت مولانا مرحوم نے ان روایات کے ذریعے مذکورہ بالا نوعیت کا کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا ہے کہ ان پر زندیق وغیرہ ہونے کا حکم لگایا جائے، حضرت مرحوم تو سیدنا امیر معاویہؓ اور دیگر حضراتِ صحابہؓ کی عظمتِ شان کے قائل تھے، ان کے دفاع میں انھوں نے بڑی کوششیں کی ہیں، ان کی تصنیفات کے اندر صریح الفاظ میں اس کا اعتراف موجود ہے، رہی یہ بات کہ انھوں نے تجلیاتِ صفدر میں ان روایات کا ذکر کیوں کیا تو ممکن ہے کہ انھوں نے بہ طور الزام ان کا ذکر کیا ہو جیسا کہ سوال کے ساتھ منسلک فتوے میں کہا گیا ہے؛ اس لیے کہ ان کا اصل مستدل اہل سنت والجماعت کے علماء کی تصریحات ہیں، یہ روایات نہیں ہیں، کتاب کے مشمولات اور سیاق وسباق سے یہ بات واضح ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

دار الافتاء دار العلوم دیوبند
۱/۹/۱۴۴۶ھ

الجواب صحیح
۱/۹/۱۴۴۶ھ

الجواب صحیح
۱/۹/۱۴۴۶ھ

الجواب صحیح
مہتمم دار العلوم دیوبند
۱/۹/۱۴۴۶ھ

مفتی ابو القاسم نعمانی حفظہ اللہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند کا حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو خراجِ تحسین

جب میں نے اصل صورتحال کی طرف ارباب دارالعلوم دیوبند کو توجہ دلائی تو انہوں نے برملا حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی خدمات دینیہ کا اعتراف کرتے ہوئے عبد الواجد لطیف صاحب کے استفتاء کو بے بنیاد اور تلبیس پر مبنی قرار دیا۔ مولانا ابو القاسم نعمانی دامت برکاتہم نے دارالعلوم دیوبند کے لیٹر پیڈ پر ایک تحریر لکھ کر روانہ فرمائی۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

محترم مکرمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی کہ کسی شخص نے حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی بعض عبارات کو سیاق سباق سے الگ کر کے استفتاء کی شکل میں دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء میں پیش کیا اور دارالعلوم کے جواب کو اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کرنا چاہا ہے۔

اس سلسلے میں حقیقی صورتحال کی وضاحت پر مشتمل مفصل اور واضح استفتاء دارالافتاء دارالعلوم دیوبند میں آیا اور مفتیان کرام نے اس تازہ استفتاء کا واضح جواب مرتب فرمادیا جو ہم رشتہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سابق مستفتی نے حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی کی ذات کو مجروح کرنے کی جو کوشش کی تھی وہ بے بنیاد اور تلبیس پر مبنی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اکابر کی مساعی اور خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں ان کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔

والسلام

(مولانا مفتی) ابو القاسم نعمانی

مہتمم دارالعلوم دیوبند

۱۷/۱/۱۴۴۶ھ = ۲۴/۷/۲۰۲۴ء

عکسی ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

الجامعۃ الاسلامیۃ دارالعلوم دیوبند الہند

Darul Uloom Deoband
PIN 247554, U.P. INDIA

Ref. 34

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

محترمی ومکرمی!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ معلوم کرکے حیرت ہوئی کہ کسی شخص نے حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی بعض عبارات کو سیاق سباق سے الگ کرکے استفتاء کی شکل میں دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء میں پیش کیا اور دارالعلوم کے جواب کو اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کرنا چاہا ہے۔

اس سلسلہ میں حقیقی صورت حال کی وضاحت پر مشتمل مفصل اور واضح استفتاء دارالافتاء دارالعلوم دیوبند میں آیا اور مفتیان کرام نے اس تازہ استفتاء کا واضح جواب مرتب فرمادیا، جو ہمرشتہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سابق مستفتی نے حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی کی ذات کو مجروح کرنے کی جو کوشش کی تھی وہ بے بنیاد اور تلبیس پر مبنی تھی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اکابر کی مساعی اور خدمات کو قبول فرمائے اور انھیں ان کا بہترین صلہ عطا فرمائے، آمین!

والسلام

(مولانا مفتی) ابوالقاسم نعمانی
مہتمم دارالعلوم دیوبند
۱۴۴۶/۱/۱۷ھ = ۲۰۲۴/۷/۲۳ء

+91-1336-222429/ FAX: +91-1336-222768　darululoomdeoband.com　info@darululoomdeoband.com

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کا رئیس المناظرین مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کو خراج تحسین

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

دین اسلام کا یہ زندہ معجزہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کتاب وسنت کی روشنی میں معیاری شخصیتیں آتی رہیں گی جو درجہ بدرجہ حق و باطل کا معیار ثابت ہوتی رہیں گی۔ اور اگر کوئی کتاب وسنت کے الفاظ سے غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا تو وقت کے مناسب حال عنوانات سے باطل پرستوں کی تاویلات کا پردہ چاک کر کے حقیقی اسلام کا روشن چہرہ دکھاتی رہیں گی۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: "يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُولُهُ، يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ۔ "(شرح مشکل الآثار للطحاوی رحمہ اللہ)

حدیث بالا کے مطابق رئیس المناظرین حضرت مولانا محمد امین صفدر اُوکاڑوی نور اللہ مرقدہ (ولادت ۱۴ اپریل ۱۹۳۴ء، بیکانیر ہندوستان، وفات ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۰ء اوکاڑہ پاکستان) کا شمار اہل علم اور علماء کے مابین عصر حاضر کی ان نابغہ روزگار شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے دین کو اعتدال پسندی کے ساتھ اپنے سلف صالحین سے لیا اور اپنی پوری حیات مستعار کو دین میں غلو پسندوں کی تحریفات اور باطل پرستوں کی جعلسازیوں اور جاہلوں کی بے جا تاویلات کے ردّ و تعاقب میں بے لوث وقف کر دیا۔ اپنی ان مقبول و مخلصانہ خدمات کے سبب برصغیر پاک و ہند میں حضرت موصوف اہل حق کی علامت اور شناخت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ برد اللہ مضجعه وجعل الجنة مثواه۔ عوام وخواص کے مابین آپ وکیل احناف اور مناظر اسلام کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

آپ دین اسلام کی توسیع و اشاعت میں منہج دارالعلوم دیوبند کے حقیقی و عالمی ترجمان اور فرق باطلہ کے خلاف ایک سیف بے نیام تھے۔ آپ کا اصلاحی تعلق شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے تھا۔ حضرت لاہوری سے بیعت ہونے کے ساتھ حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ جیسے متکلمین اسلام کی خصوصی توجہات کا مرکز بنے۔ انہی روحانی تعلقات کی برکت تھی کہ مذہب

احناف کی ترویج واشاعت اور اس کے تحفظ ودفاع کے میدان میں نہایت اعتدال، سنجیدگی اور ٹھوس علمی دلائل کے ساتھ کارہائے نمایاں سرانجام دیے جن کا اثر ہم آج بھی دیکھ رہے ہیں اور ان شاء اللہ صدیوں دیکھتے رہیں گے۔

حکمت وموعظت کے ساتھ دعوت الی اللہ اور احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے میدان میں خدادادصلاحیتوں کی بنیاد پر صرف ایک فرقہ نہیں بلکہ عصر حاضر کے تقریباً تمام ہی باطل فرقوں کے خلاف برسرپیکار رہنا آپ کا امتیازی وصف ہے۔ فرقہائے باطلہ کے دست وبرد سے امت مسلمہ کو بچانے میں آپ کی مخلصانہ اور بے لوث خدمات نسل نو کے لیے نہ صرف یہ کہ صدیوں تک نمونہ بنیں گی بلکہ جب بھی کوئی باطل فرقہ سر اٹھائے گا تو مولانا محمد امین صفدر اور مولانا محمد سرفراز خان صفدر جیسے اساطین ملت اسلامیہ کا نام نامی لوگوں کی نوک زبان پر ہوگا۔

پاکستان کے بڑے بڑے جامعات میں آپ کے دروس ہوتے رہے ہیں جن میں طلباء کے ساتھ ساتھ اساتذہ کرام کی اچھی خاصی تعداد شریک رہتی تھی۔ اصول وفروع میں اپنے اکابر علمائے دیوبند پر اعتماد کرتے تھے۔ نزاعی مسائل میں علمائے دیوبند کی تحقیق کو حرف آخر سمجھتے تھے اور اس سے سرمو انحراف نہیں کرتے تھے۔ فن مناظرہ میں مجتہدانہ شان کے مالک تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر وتقریر انتہائی بے تکلف اور سادہ ہونے کے ساتھ ساتھ پرمغز اور مؤثر بھی ہوتی تھی، انداز بیان نہایت محققانہ ہوتا تھا۔

ان تمام تر خصوصیات و صلاحیتوں کے باوجود سادگی، عاجزی، تواضع اور انکساری کا پیکر تھے۔ تقویٰ، عبادت، احتیاط وورع اور اتباع سنت میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ ابنائے دارالعلوم دیوبند اور دار العلوم دیوبند کو آپ کی شخصیت اور مقبول خدمات پر فخر ہے۔ یوں تو آپ کی لاتعداد تصانیف کا ہر صفحہ ملت کے لیے بے بدل سرمایہ ہے لیکن تجلیات صفدر اور فتوحات صفدر وغیرہ کتابیں آپ کے تحقیقی قلم کی ایسی علمی یادگار ہیں جو شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہم تمام خدام دارالعلوم دیوبند آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے اور اس کا نفع پوری امت اسلامیہ کے لیے عام وتام فرمائے۔ آمین

شاہ عالم گورکھپوری

استاذ ونائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند

۱۸ محرم ۱۴۴۶ھ ۲۵ جولائی ۲۰۲۴ء

عکسی ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکزی دفتر

Ph.: (01336) 222429 Fax: 222700

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

CENTRAL OFFICE, ALL INDIA MAJLIS-E-TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT

Darul-Uloom, Deoband- 247554 U. P. India

E-mail: mohtamim@darululoom-deoband.com

حوالہ .... التاریخ: 25/7/2024

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

نحمده و نصلی علی رسوله الكريم اما بعد!

دین اسلام کا یہ زندہ معجزہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کتاب وسنت کی روشنی میں معیاری شخصیتیں آتی رہیں گی جو درجہ بدرجہ حق و باطل کا معیار ثابت ہوتی رہیں گی۔ اور اگر کوئی کتاب وسنت کے الفاظ سے غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا تو وقت کے مناسب حال عنوانات سے باطل پرستوں کی تاویلات کا پردہ چاک کر کے حقیقی اسلام کا روشن چہرہ دکھاتی رہیں گی۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے "يحمل هذا العلم من خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتأويل الجاهلين" (شرح مشکل الآثار للطحاویؒ)

حدیث بالا کے مطابق رئیس المناظرین حضرت مولانا محمد امین صفدر اُوکاڑوی نور اللہ مرقدہ (ولادت ۴ راپریل ۱۹۳۴ء بیکانیر ہندستان، وفات ۳ راکتوبر ۲۰۰۰ء اُوکاڑہ پاکستان) کا شمار اہل علم اور علماء کے مابین عصر حاضر کی اُن نابغۂ روزگار شخصیات میں ہوتا ہے جنھوں نے دین کو اعتدال پسندی کے ساتھ اپنے سلف صالحین سے لیا اور اپنی پوری حیات مستعار کو دین میں غلو پسندوں کی تحریفات اور باطل پرستوں کی جعلسازیوں اور جاہلوں کی بے جا تاویلات کے ردّ و تعاقب میں بے لوث وقف کر دیا۔ اپنی ان مقبول و مخلصانہ خدمات کے سبب برصغیر پاک وہند میں حضرت موصوف اہل حق کی علامت اور شناخت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ برد اللہ مضجعه وجعل الجنة مثواه۔ عوام وخواص کے مابین آپ وکیل احناف اور مناظر اسلام کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

آپؒ دین اسلام کی توسیع واشاعت میں منہج دارالعلوم دیوبند کے حقیقی و عالمی ترجمان اور فرق باطلہ کے خلاف ایک سیفِ بے نیام تھے۔ آپ کا اصلاحی تعلق شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے تھا۔ حضرت لاہوری سے بیعت ہونے کے ساتھ حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ اور حضرت مولانا سرفراز خاں صفدرؒ جیسے متکلمین اسلام کی خصوصی توجہات کا مرکز بنے۔ انہی روحانی تعلقات کی برکت تھی کہ مذہب احناف کی ترویج واشاعت اور اس کے تحفظ و دفاع کے میدان میں نہایت اعتدال، سنجیدگی اور ٹھوس علمی دلائل کے ساتھ کارہائے نمایاں سرانجام دیے جن کا اثر ہم آج بھی دیکھ رہے ہیں اور ان شاء اللہ صدیوں دیکھتے رہیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکزی دفتر

Ph.: (01336) 222429 Fax: 222768

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

CENTRAL OFFICE, ALL INDIA MAJLIS-E-TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT

Darul-Uloom, Deoband- 247554 U. P. India

E-mail: mohtamim@darululoom-deoband.com

التاریخ: .... حوالہ: ....

حکمت وموعظت کے ساتھ دعوت الی اللہ اور احقاق حق اور ابطال باطل کے میدان میں خداداد صلاحیتوں کی بنیاد پر صرف ایک فرقہ نہیں بلکہ عصر حاضر کے تقریباً تمام ہی باطل فرقوں کے خلاف برسر پیکار رہنا آپ کا امتیازی وصف ہے۔فرقہائے باطلہ کے دست وبرد سے امت مسلمہ کو بچانے میں آپ کی مخلصانہ اور بے لوث خدمات نسل نو کے لیے نہ صرف یہ کہ صدیوں تک نمونہ بنیں گی بلکہ جب بھی کوئی باطل فرقہ سر اٹھائے گا تو مولانا محمد امین صفدر اور مولانا محمد سرفراز خاں صفدر جیسے اساطین ملت اسلامیہ کا نام نامی لوگوں کی نوک زبان پر ہوگا۔ پاکستان کے بڑے بڑے جامعات میں آپ کے دروس ہوتے رہے ہیں جن میں طلباء کے ساتھ ساتھ اساتذۂ کرام کی اچھی خاصی تعداد شریک رہتی تھی۔اصول وفروع میں اپنے اکابر علمائے دیوبند پر اعتماد کرتے تھے۔نزاعی مسائل میں علمائے دیوبند کی تحقیق کو حرف آخر سمجھتے تھے اور اس سے سر موانحراف نہیں کرتے تھے۔فن مناظرہ میں مجتہدانہ شان کے مالک تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر وتقریر انتہائی بے تکلف اور سادہ ہونے کے ساتھ ساتھ پر مغز اور مؤثر بھی ہوتی تھی، انداز بیان نہایت محققانہ ہوتا تھا۔

ان تمام تر خصوصیات وصلاحیتوں کے باوجود سادگی، عاجزی، تواضع اور انکساری کا پیکر تھے۔تقویٰ، عبادت، احتیاط وورع اور اتباع سنت میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ابنائے دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم دیوبند کو آپ کی شخصیت اور مقبول خدمات پر فخر ہے۔یوں تو آپ کی لاتعداد تصانیف کا ہر صفحہ ملت کے لیے بے بدل سرمایہ ہے لیکن تجلیات صفدر اور فتوحات صفدر وغیرہ کتابیں آپ کے تحقیقی قلم کی ایسی علمی یادگار ہیں جو شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ہم تمام خدام دارالعلوم دیوبند آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے اور اس کا نفع پوری ملت اسلامیہ کے لیے عام وتام فرمائے، آمین۔

شاہ عالم گورکھپوری

استاذ ونائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

۱۸ محرم ۱۴۴۶ ۲۵ جولائی ۲۰۲۴ء

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کے رجوع کے بعد
دیگر شخصیات اور جامعات کے رجوع کا سلسلہ

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کے سابقہ فتویٰ کی تائید جن بڑی شخصیات اور بڑے جامعات نے کی جب دارالافتاء دارالعلوم دیوبند نے مستفتی کی تلبیس کو واضح کیا تو ان جامعات و شخصیات کی وہ تحریریں خود بخود کالعدم قرار پائیں جنہوں نے دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ کو بنیاد بنا کر اپنی رائے یا فتویٰ دیا تھا۔

تاہم بعض شخصیات و جامعات نے حقائق کو ملحوظ رکھتے ہوئے فراخ دلی کے ساتھ سابقہ موقف سے رجوع کیا اور حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کو خراج تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ عبدالواجد لطیف صاحب کے استفتاء کو تلبیس قرار دیا۔ یہ ایک مستقل سلسلہ ہے جو جاری و ساری ہے۔ اس وقت تک ہمیں جو تحریریں موصول ہوئی ہیں، قارئین کی سہولت کے پیش نظر آنے والے صفحات میں ان تحریروں کی کمپوزنگ اور تسلی کے پیش نظر عکسی ثبوت پیش خدمت ہیں:

مفتی بشیر احمد، مفتی محمد طاہر، مفتی محمد صالح، مفتی مقصود احمد دامت فیوضہم

جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، انڈیا کا رجوع

حامدا ومصلیا اما بعد!

حضرت مولانا امین صفدر صاحب اوکاڑوی رحمہ اللہ ماضی قریب کے ان اہل علم میں سے ہیں جنہوں نے اہل السنت والجماعت کے عقائد حقہ اور حضرات صحابہ کے دفاع میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں وہ اس بارے میں اکابر دیوبند کے ترجمان کی حیثیت سے جانے جاتے تھے۔ ان کی تقاریر و تصانیف اس پر شاہد عدل ہیں العیاذ باللہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یا کسی اور صحابی رسول کے بارے میں کوئی گستاخانہ نظریہ رکھتے ہوں یا ان کی شان میں کسی تنقیص کے مرتکب ہوئے ہوں اس کا ہرگز ثبوت نہیں ہے۔

سائل نے ان کی ذکر کردہ بعض عبارات کو سیاق وسباق سے ہٹاکر دارالعلوم دیوبند سے نام ذکر کیے بغیر ان عبارات کے بیان کرنے اور لکھنے والے کے بارے میں زندقہ وضلالہ کا فتویٰ حاصل کیا جس پر مظاہر علوم سہارنپور کی بھی تصدیق ثبت ہے پھر اس فتویٰ کو حضرت موصوف رحمہ اللہ کی ذات پر منطبق کر کے ان کو مجروح کرنے کی مذموم کوشش کی۔

دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علوم سہارنپور اس انطباق سے بری ہیں اور ان کی جانب اس کی نسبت غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد: بشیر احمد عفی عنہ نائب مفتی مظاہر علوم سہارنپور۔ ۲۹-۱-۱۴۴۶ھ

الجواب صحیح: محمد طاہر عفا اللہ۔ ۲۹-۱-۱۴۴۶ھ

الجواب صحیح: محمد صالح۔ ۳۰-۱-۱۴۴۶ ھجری

الجواب صحیح: مقصود احمد۔ ۳۰ محرم ۱۴۴۶ھ

مہر: دارالافتاء مظاہر علوم سہارنپور

عکسی ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

حامداً ومصلیاً، امابعد! حضرت مولانا امین صفدر صاحب اوکاڑوی رحمہ اللہ ماضی قریب کے ان اہل علم میں سے ہیں، جنہوں نے اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد حقہ اور حضرات صحابہ کے دفاع میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں، وہ اس بارے میں اکابر دیوبند کے ترجمان کی حیثیت سے جانے جاتے تھے، ان کی تقاریر و تصانیف اس پر شاہد عدل ہیں، العیاذ باللہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یا کسی اور صحابی رسول کے بارے میں کوئی گستاخانہ نظریہ رکھتے ہوں یا ان کی شان میں کسی تنقیص کے مرتکب ہوئے ہوں اس کا ہرگز کوئی ثبوت نہیں ہے، سائل نے ان کی ذکر کردہ بعض عبارات کو سیاق و سباق سے ہٹا کر دارالعلوم دیوبند سے نام ذکر کئے بغیر ان عبارات کے بیان کرنے اور لکھنے والے کے بارے میں زندقہ و ضلالت کا فتویٰ حاصل کیا، جس پر مظاہر علوم سہارنپور کی بھی تصدیق ثبت ہے، پھر اس فتویٰ کو حضرت موصوف رحمہ اللہ کی ذات پر منطبق کرکے ان کو مجروح کرنے کی مذموم کوشش کی، دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علوم سہارنپور اس انطباق سے بری ہیں اور ان کی جانب اس کی نسبت غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد رشید احمد عفی عنہ
نائب مفتی مظاہر علوم سہارنپور
۲۹ / ۱ / ۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح
مقصود [illegible]
۳۰ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

الجواب صحیح
محمد طاہر عفا اللہ عنہ
۲۹ / ۱ / ۱۴۲۶ھ

الجواب الصحیح
محمد صالح
۳۰ / ۱ / ۱۴۲۶ھ

دارالافتاء مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

مفتی محمود حسن، مفتی محمد علی حسن، مفتی عبد الحسیب دامت فیوضہم

دارالافتاء جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور، انڈیا کا رجوع

دارالعلوم دیوبند کا ایک تحقیقی جواب اس سے قبل بھی برائے تصدیق دارالافتاء میں کوئی صاحب لے کر آئے تھے جس پر اہل افتاء نے دستخط ثبت کیے تھے۔ سائل (عبد الواجد لطیف۔ از ناقل) نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ اس جواب کو ایک عظیم شخصیت (حجۃ اللہ فی الارض رئیس المناظرین مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ۔ از ناقل) کے خلاف استعمال کرنا شروع کر دیا، جو نقل و عقل دونوں کے قطعاً خلاف ہے، جس کی وضاحت مذکورہ جواب (دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کے جدید فتویٰ۔ از ناقل) میں کر دی گئی ہے اس (جدید۔ از ناقل) جواب سے ہم متفق ہیں۔

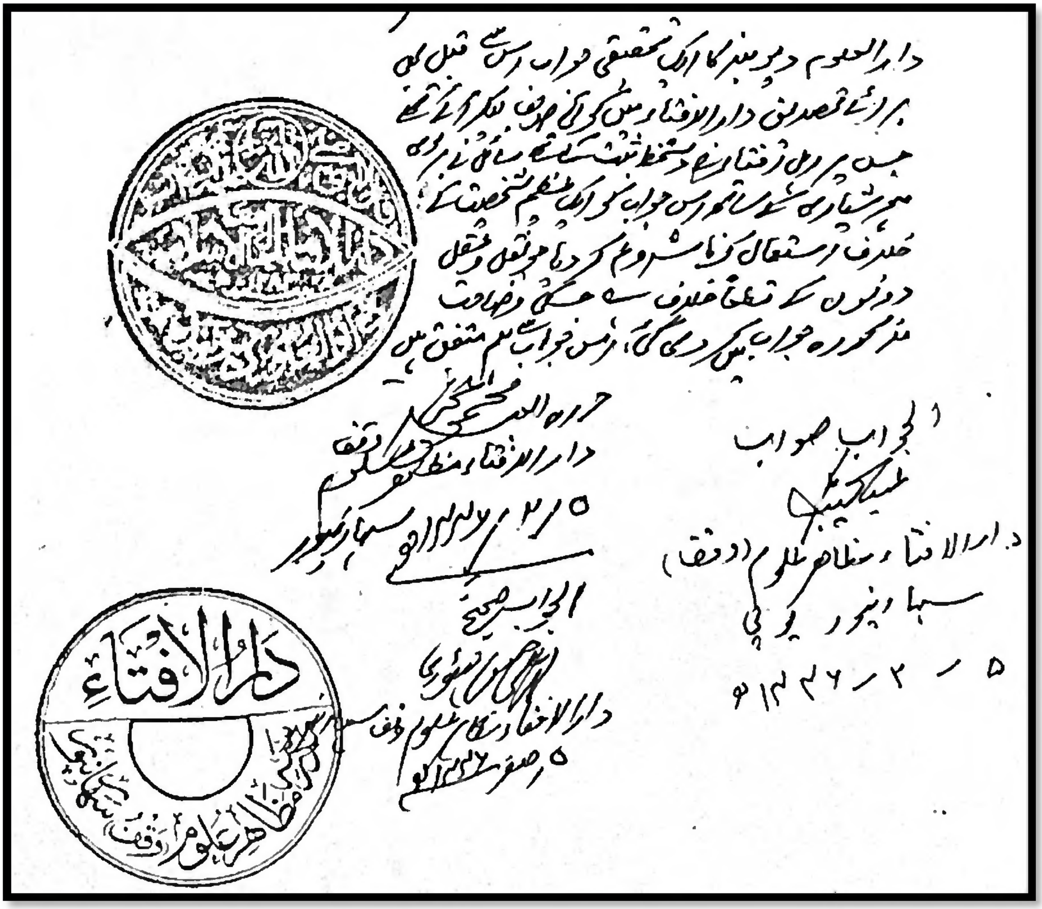
حررہ العبد: محمود حسن مظاہر علوم وقف سہارنپور۔ ۵-۲-۱۴۴۶ھ

الجواب صحیح: محمد علی حسن نہٹوری دارالافتاء مظاہر علوم وقف سہارنپور۔ ۵ صفر ۱۴۴۶ھ

الجواب صواب: عبد الحسیب دارالافتاء مظاہر علوم (وقف) سہارنپور۔ یوپی۔ ۵-۲-۱۴۴۶ھ

مہر: دارالافتاء مظاہر علوم وقف سہارنپور

عکسی ثبوت ملاحظہ فرمائیں:



دار العلوم دیوبند کا ایک تحقیقی جواب اس سے قبل کہ
برائے تصدیق دار الافتاء میں کسی کی طرف لکھا گیا تھا
جس پر دار الافتاء کے دستخط ثبت شدہ تھے [illegible]
[illegible] اس جواب کو ایک معظم شخصیت کے
خلاف استعمال کرنا شروع کر دیا ہے جو نقل و عقل
دونوں کے قطعی خلاف ہے حکم و وضاحت
مذکورہ جواب میں درج کی گئی ہے اس جواب سے ہم متفق ہیں

حررہ العبد [illegible]
دار الافتاء مظاہر علوم (وقف)
۵/۲/۱۴۲۶ھ سہارنپور

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء مظاہر علوم وقف سہارنپور
۵ صفر ۱۴۲۶ھ

الجواب صواب
[illegible]
دار الافتاء مظاہر علوم (وقف)
سہارنپور یو پی
۵-۲-۱۴۲۶ھ

دار الافتاء
مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

مولانا عبد الباری فاروقی حفظہ اللہ

مہتمم دار المبلغین لکھنؤ، انڈیا کا رجوع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ ایک بافیض عالم دین تھے، دین و شریعت کی اچھی سمجھ رکھتے تھے رد فرقہ باطلہ کا خاص ذوق اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا تھا۔

کچھ عرصہ پہلے کچھ لوگوں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی چند عبارتوں کے حوالے سے ان کا نام ذکر کیے بغیر ایک استفتاء دارالعلوم دیوبند کو ارسال کیا۔ استفتاء کے مشمولات اور ان میں ذکر کردہ عبارتوں کی ترتیب سے یہ شبہ ہوتا تھا کہ صاحب عبارت کہیں نہ کہیں جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی گستاخی کا مرتکب ہے، لہٰذا دارالعلوم نے استفتاء کو سامنے رکھتے ہوئے جو جواب تحریر کیا وہ بالکل درست اور مناسب تھا۔

میرے والد ماجد جانشین امام اہل سنت حضرت مولانا عبد العلیم فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فتویٰ کی تائید میں ایک وقیع مضمون تحریر فرمایا تھا، اس فتویٰ و تائیدی تحریر کو بنیاد بنا کر بعض لوگوں نے مولانا اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کو مجروح کرنے کی کوشش کی بعد میں ایک صاحب تحقیق عالم دین نے مولانا مرحوم کی عبارتوں کی تخریج و تحقیق کی اور اس کے سیاق وسباق کو واضح کیا۔

مولانا مرحوم کی اصل عبارتوں کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کو حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی گستاخی پر محمول کیا جائے بلکہ ان کے بیٹے یزید کے سلسلے میں کسی کو جواب دیتے ہوئے مولانا نے کچھ ناقابل استدلال روایات الزاماً نقل کی ہیں اور یزید کی شخصیت چونکہ تاریخی ہے اس لیے اس کے سلسلے میں اہل السنت والجماعت کے یہاں مختلف نظریات پائے جاتے ہیں۔

صحیح بات یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت و فضیلت کے قائل تھے اور ان کا دفاع کرتے تھے چنانچہ ایک جگہ لکھتے ہیں:

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف بولنے والوں میں آخر کون ہے جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا "کاتبِ وحی" اور "برادرِ نسبتی" ہونے کا فخر حاصل ہو؟ ایسا کون ہے جس کے حق میں "ہادی و مہدی" ہونے کی دعا کی ہو؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے زبان نبوت سے جنت واجب ہو چکی ہے۔"

(تریاقِ اکبر بزبانِ صفدر: ص: ۲۴۰)

حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں دارالعلوم دیوبند کے حالیہ فتوے میں اسی رائے کا اظہار کیا گیا ہے میں مکمل طور پر اس فتویٰ کی تائید کرتا ہوں۔

عبد الباری فاروقی
مہتمم: دار المبلغین لکھنؤ
۲۶ اگست ۲۰۲۴ء

عکسی ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

عبدالباری فاروقی
مہتمم: دارالمبلغین لکھنؤ
ناظم عمومی: مجلس تحفظ ناموس صحابہؓ
ممبر: دینی تعلیمی ٹرسٹ لکھنؤ
ممبر: مولانا محمد ثانی حسنی ایجوکیشنل سوسائٹی

ABDUL BARI FAROOQUI
Principal: Darul Muballighin
General Secretary: Majlis Tahaffuz-e-Namoos-e-Sahaba r.z
Member: Deeni Taleemi Trust Lucknow
Member: Maulana Sani Hasani Educational Society

207/49 Choudhry Garhayya Near Shikhsha Bhawan Chowk Lucknow 226003. mob: +91-9839923339

Ref. : ....　　باسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　Date : ....

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم. اما بعد.

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ ایک بافیض عالم دین تھے، دین وشریعت کی اچھی سمجھ رکھتے تھے، رد فرق باطلہ کا خاص ذوق اللہ تعالی نے ان کو عطا فرمایا تھا۔

کچھ عرصہ پہلے کچھ لوگوں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی چند عبارتوں کے حوالے سے ان کا نام ذکر کئے بغیر ایک استفتاء دارالعلوم دیوبند کو ارسال کیا، استفتاء کے مشمولات اور اس میں ذکر کردہ عبارتوں کی ترتیب سے یہ شبہ ہوتا تھا کہ صاحب عبارت کہیں نہ کہیں جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی گستاخی کا مرتکب ہے، لہذا دارالعلوم نے استفتاء کو سامنے رکھتے ہوئے جو جواب تحریر کیا وہ بالکل درست اور مناسب تھا، میرے والد ماجد جانشین امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالعلیم فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فتوی کی تائید میں ایک وقیع مضمون تحریر فرمایا تھا، اس فتوے وتائیدی تحریر کو بنیاد بنا کر بعض لوگوں نے مولانا اوکاڑوی کی ذات کو مجروح کرنے کی کوشش کی، بعد میں ایک صاحب تحقیق عالم دین نے مولانا مرحوم کی ان عبارتوں کی تخریج وتحقیق کی اور اس کے سیاق وسباق کو واضح کیا۔

مولانا مرحوم کی اصل عبارتوں کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کو حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی گستاخی پر محمول کیا جائے، بلکہ ان کے بیٹے یزید کے سلسلے میں کسی کو جواب دیتے ہوئے مولانا نے کچھ ناقابل استدلال روایات الزاما نقل کی ہیں، اور یزید کی شخصیت چونکہ تاریخی ہے اس لئے اس کے سلسلے میں اہل سنت وجماعت کے یہاں مختلف نظریات پائے جاتے ہیں۔

صحیح بات یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت وفضیلت کے قائل تھے اور ان کا دفاع کرتے تھے، چنانچہ ایک جگہ لکھتے ہیں:

> "حضرت معاویہؓ کے خلاف بولنے والوں میں آخر کون ہے جس کو آنحضرت ﷺ کا "کاتب وحی" اور "برادر نسبتی" ہونے کا فخر حاصل ہو؟ ایسا کون ہے جس کے حق میں "ہادی ومہدی" ہونے کی دعا کی ہو؟ حضرت امیر معاویہؓ کے لئے زبان نبوت سے جنت واجب ہو چکی ہے"

تریاق اکبر بزبان صفدر ص: ۲۴۰

حضرت اوکاڑویؒ کے بارے میں دارالعلوم دیوبند کے حالیہ فتوے میں اسی رائے کا اظہار کیا گیا ہے، میں مکمل طور پر اس فتوے کی تائید کرتا ہوں۔

(دستخط)

عبدالباری فاروقی
مہتمم دارالمبلغین لکھنؤ
۲۶ راگست، ۲۰۲۴ء

مفتی صدام حسین لدھیانوی حفظہ اللہ

مفتی اعظم پنجاب، انڈیا کا رجوع

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندے کے نزدیک حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ مناظر اسلام، ترجمان دیوبند، وکیل صحابہ اور ایک صحیح العقیدہ جید عالم دین تھے۔ اور پاکستان کے شہر ملتان کے عبدالواجد لطیف صاحب نے جس استفتاء پر دارالعلوم دیوبند اور دیگر ہندو پاک کے مرکزی اداروں سے فتویٰ حاصل کیا تھا، جس پر بندے کی بھی تائید تھی۔ اس میں کسی کتاب اور کسی عالم کے نام کا ذکر نہ تھا لیکن جب اس فتویٰ کو عبدالواجد لطیف صاحب نے کتابی شکل میں شائع کیا، تو اس کو حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ پر چسپاں کیا گیا، جس سے حضرت موصوف کی ذات کو مجروح کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے اور حقیقت کھل جانے کے بعد دارالعلوم دیوبند نے بھی اپنے سابقہ فتوے سے رجوع کر لیا ہے اس لئے بندہ بھی اپنی سابقہ تائید سے رجوع کر کے مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کے حالیہ فتویٰ کی پر زور تائید کرتا ہے۔

فقط والسلام

صدام حسین لدھیانوی

۳۰/۸/۲۰۲۴ء

۲۴/۲/۱۴۴۶ھ

عکسی ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

مفتی اعظم پنجاب
مفتی صدام حسین لدھیانوی
MUFTI-E-AZAM PUNJAB
MUFTI SADDAM HUSSAIN LUDHIANVI
Email: muftieazampunjab492023@gmail.com (M) 70876 66695

Ref. No. Date:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بندے کے نزدیک حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ مناظر اسلام، ترجمانِ دیوبند، وکیل صحابہ اور ایک صحیح العقیدہ جید عالم دین تھے اور پاکستان کے شہر ملتان کے عبدالواجد لطیف صاحب نے جس استفتاء پر دارالعلوم دیوبند اور دیگر ہندو پاک کے مرکزی اداروں سے فتویٰ حاصل کیا تھا، جس پر بندے کی بھی تائید تھی، اس میں کسی کتاب اور کسی عالم کے نام کا ذکر نہ تھا لیکن جب اس فتویٰ کو عبدالواجد لطیف صاحب نے کتابی شکل میں شائع کیا، تو اس کو حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ پر چسپاں کیا گیا، جس سے حضرت موصوف کی ذات کو مجروح کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے اور حقیقت کھل جانے کے بعد دارالعلوم دیوبند نے بھی اپنے سابقہ فتوے سے رجوع کر لیا ہے اس لئے بندہ بھی اپنی سابقہ تائید سے رجوع کر کے مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کے حالیہ فتویٰ کی پرزور تائید کرتا ہے۔

فقط والسلام

صدام حسین لدھیانوی

صدام حسین لدھیانوی

۱۴۴۶/۲/۲۴ ، ۲۰۲۴/۸/۳۰ء

Head Office : Masjid Ummul Madaris, 336 Shahpur Road, Near Subhani Building, Ludhiana-141008, Punjab, India

مفتی مختار اللہ حقانی حفظہ اللہ

دار الافتاء دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا رجوع

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

سلام مسنون کے بعد بندہ ناچیز مختار اللہ حقانی ایک وضاحتی تحریر لکھ کر اپنے مسلمان بھائیوں کو مطلع کرنا چاہتا ہے کہ تقریباً 2024/05/25 کو نائب مہتمم جامعہ دار العلوم حقانیہ حضرت مولانا حامد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی توسط سے مرکز علمی، ام المدارس دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم کراچی اور دیگر بعض بڑے جامعات کے فتاویٰ جو ایک استفتاء کے جواب میں لکھے گئے تھے، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے دارالافتاء کو تائید و تصویب کے لیے لائے گئے۔ چونکہ دارالعلوم دیوبند ہم سب دیوبندی مکتب فکر کی مرجع اور مرکزِ علمی ہے، اس لیے بندہ ناچیز نے دارالعلوم دیوبند کے جواب پر اعتماد کرتے ہوئے 2024/05/28 کو تائید کے چند کلمات لکھے تھے۔

لیکن کل بروز پیر بتاریخ 2024/07/29 کو معتمد ذرائع سے پتہ چلا کہ مستفتی نے حضرت الاستاذ، مناظر اسلام حضرت العلامہ مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحب رحمہ اللہ کی کتاب "تجلیات صفدر" کی عبارات میں قطع برید کر کے ایک استفتاء مرتب کیا اور وہ استفتاء انہوں نے دارالعلوم دیوبند اور مختلف جامعات کو بھیجا۔

دارالعلوم دیوبند اور دیگر جامعات نے اس استفتاء کو مد نظر رکھ کر جواب دیا تھا لیکن اس جواب کے بعد دارالعلوم دیوبند کے اکابرین کے سامنے حقیقت حال واضح کیا گیا تو انہوں نے 2024/07/16 کو اپنے اس سابقہ فتویٰ سے رجوع کرتے ہوئے اصل حقیقت کو سامنے رکھ کر 2024/07/16 کو نیا فتویٰ جاری کیا اور اس کے ساتھ دارالعلوم دیو بند کے مہتمم حضرت علامہ مولانا مفتی ابو القاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے 2024/07/24 کو دارالعلوم دیوبند کے لیٹر پیڈ پر حضرت اقدس مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی مقامِ علمی کا اعتراف کرتے ہوئے اس سابقہ فتویٰ سے رجوع کرنے کی تائید میں الگ خط بھی ارسال فرمایا ہے اور یہ جملہ مواد اس باوثوق ذرائع سے بندہ ناچیز کو واٹس ایپ کے ذریعے موصول ہوا۔

چونکہ بندہ ناچیز نے دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ کو مد نظر رکھ کر تائیدی کلمات تحریر کیے تھے تو اب چونکہ دارالعلوم دیوبند نے اپنے اس فتویٰ سے رجوع کیا ہے، اس لیے بندہ ناچیز مختار اللہ حقانی خادم التدریس والافتاء جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، اپنے اس تحریر سے رجوع کرتے ہوئے دارالعلوم دیوبند کے 2024/07/16 کے فتویٰ کی تائید کرتا ہے۔ اس لیے میرے 2024/05/28 کے تحریر کو غلط استعمال نہ کیا جائے۔ اللہ تعالی ہم سب کو دجل وفریب سے بچائے اور راہ حق پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین یارب العالمین

والسلام

بندہ ناچیز مختار اللہ حقانی

۲۰۲۴/۷/۳۱

خادم التدریس والافتاء جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک

عکسی ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

فتویٰ نمبر:
حوالہ نمبر:
تاریخ:

دار الافتاء
جامعہ دار العلوم حقانیہ
اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ خیبر پختونخوا پاکستان

محترم ومکرم جناب ــــــــــــ زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

سلام مسنون کے بعد بندہ ناچیز مختار اللہ حقانی ایک وضاحتی تحریر لکھ کر اپنے مسلمان بھائیوں کو مطلع کرنا چاہتا ہے کہ تقریباً 2024/05/25 کو نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ حضرت مولانا حامد الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی توسط سے مرکز علمی، ام المدارس دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم کراچی اور دیگر بعض بڑے جامعات کے فتاویٰ جو ایک استفتاء کے جواب میں لکھے گئے تھے، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے دارالافتاء کو تائید وتصویب کے لیے لائے گئے۔ چونکہ دارالعلوم دیوبند ہم سب دیوبندی مکتب فکر کی مرجع اور مرکز علمی ہے، اس لیے بندہ ناچیز نے دارالعلوم دیوبند کے جواب پر اعتماد کرتے ہوئے 2024/05/28 کو تائید کے چند کلمات لکھے تھے لیکن کل بروز پیر بتاریخ 2024/07/29 کو معتمد ذرائع سے پتہ چلا کہ مستفتی نے حضرت الاستاذ، مناظر اسلام حضرت العلامہ مولانا محمد امین صفدر اکاڑویؒ صاحب کی کتاب "تجلیات صفدر" کی عبارات میں قطع برید کرکے ایک استفتاء مرتب کیا اور وہ استفتاء انہوں نے دارالعلوم دیوبند اور مختلف جامعات کو بھیجا۔ دارالعلوم دیوبند اور دیگر جامعات نے اسی استفتاء کو مدنظر رکھ کر جواب دیا تھا لیکن اس جواب کے بعد دارالعلوم دیوبند کے اکابرین کے سامنے حقیقت حال واضح کیا گیا تو انہوں نے 2024/07/16 کو اپنے اس سابقہ فتویٰ سے رجوع کرتے ہوئے اصل حقیقت کو سامنے رکھ کر 2024/07/16 کو نیا فتویٰ جاری کیا اور اس کے ساتھ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت علامہ مولانا مفتی ابو القاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے 2024/07/24 کو دارالعلوم دیوبند کے لیٹر پیڈ پر حضرت اقدس مولانا محمد امین صفدر اکاڑویؒ کی مقام علمی کا اعتراف کرتے ہوئے اس سابقہ فتویٰ سے رجوع کرنے کی تائید میں الگ خط بھی ارسال فرمایا ہے اور یہ جملہ مواد اس باوثوق ذرائع سے بندہ ناچیز کو واٹس ایپ کے ذریعے موصول ہوا۔ چونکہ بندہ ناچیز نے دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ کو مدنظر رکھ کر تائیدی کلمات تحریر کیے تھے تو اب چونکہ دارالعلوم دیوبند نے اپنے اس فتویٰ سے رجوع کیا ہے، اس لیے بندہ ناچیز مختار اللہ حقانی خادم التدریس والافتاء جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، اپنے اس تحریر سے رجوع کرتے ہوئے دارالعلوم دیوبند کے 2024/07/16 کے فتویٰ کی تائید کرتا ہے۔ اس لیے میرے 2024/05/28 کے تحریر کو غلط استعمال نہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دجل وفریب سے بچائے اور راہِ حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

والسلام

بندہ ناچیز مختار اللہ حقانی
۳۱/۷/۲۰۲۴ء

(مہر: مفتی مختار اللہ حقانی) (مہر: دار الافتاء)

Dar Ul Ifta Jamia Dar Ul Uloom Haqqania
Akora Khattak Nowshera kpk pakistan

Email: Jamiahaqqania@gmail.com
http://www.jamiahaqqania.edu.pk
Ph.Office:0923-630435

سلسلہ خطوط برائے اظہار تشکر

بفضلہ تعالیٰ جب ایک سازش دم توڑ گئی تو اللہ کریم کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ان اہل علم کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس سارے معاملے میں حق پسندی سے کام لیا۔ کیونکہ حدیث مبارک میں ہے کہ جو (قابل قدر) لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ (حقیقت میں) اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کر رہا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث:1955

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا۔

ان حضرات اور اداروں کے نام یہ ہیں:

1: مفتی ابو القاسم نعمانی مہتمم دار العلوم دیوبند، انڈیا اور ارباب دار الافتاء دار العلوم دیوبند، انڈیا

2: مولانا شاہ عالم گورکھپوری کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت، دار العلوم دیوبند انڈیا

3: مفتی مختار اللہ حقانی، دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، پاکستان

4: ارباب دار الافتاء جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، انڈیا

5: ارباب دار الافتاء جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور، انڈیا

6: مولانا عبد الباری فاروقی، مہتمم دار المبلغین لکھنؤ، انڈیا

7: مفتی صدام حسین، پنجاب، انڈیا

نوٹ: تمام خطوط کے عکسی ثبوت آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

مفتی ابو القاسم نعمانی مہتمم دار العلوم دیوبند و دار الافتاء کا شکریہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا محمد الیاس گھمن

Molana
Muhammad Ilyas Ghumman
Cell:0300-4677615
E-mail: ilyasghumman@gmail.com
www.ahnafmedia.com

سرپرست خانقاہ و مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا ● امیر عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ ● چیف ایگزیکٹو احناف میڈیا سروسز

تاریخ: 25، جولائی 2024ء

حوالہ: ب۔153

دار الافتاء دار العلوم دیوبند اور مہتمم دار العلوم دیوبند کے لیے اظہارِ تشکر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

دار الافتاء دار العلوم دیوبند اور مہتمم دار العلوم دیوبند مفتی ابو القاسم نعمانی دامت برکاتہم کا صد بار شکریہ جنہوں نے مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی گرانقدر خدمات کو قدرِ منزلت کی نگاہ سے دیکھا اور حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور دار العلوم دیوبند کے حوالے سے پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کے تمام دروازے ایک ہی تحریر سے بند کر دیے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء.

اللہ تعالیٰ دار العلوم دیوبند کو تمام شرور و فتن سے محفوظ رکھے۔ آمین

والسلام

محتاجِ دعا

محمد الیاس گھمن

دوحہ، قطر

مولانا شاہ عالم گورکھپوری نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دیوبند کا شکریہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Molana
Muhammad Ilyas Ghumman
Cell:0300-4677615
E-mail: ilyasghumman@gmail.com
www.ahnafmedia.com

مولانا محمد الیاس گھمن

سرپرست خانقاہ و مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا ● امیر عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ ● چیف ایگزیکٹو احناف میڈیا سروسز

تاریخ: 29، جولائی 2024ء

حوالہ: ب۔158

مولانا شاہ عالم گورکھپوری حفظہ اللہ کے لیے اظہارِ تشکر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں دل وجان سے بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں محترم ومکرم مولانا شاہ عالم گورکھپوری حفظہ اللہ؛ نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت و مدرس دار العلوم دیوبند کا جنہوں نے مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدماتِ دینیہ خصوصاً احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے فریضہ کی ادائیگی کا علی الاعلان اعتراف کیا اور حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پھیلائی جانے والی تمام غلط فہمیوں کو صاف کر دیا۔

فجزاهم الله أحسن الجزاء.

والسلام

محتاجِ دعا

محمد الیاس گھمن

استنبول، ترکیہ

ارباب دارالافتاء جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کا شکریہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مولانا محمد الیاس گھمن
Molana
Muhammad Ilyas Ghumman
Cell:0300-4677615
E-mail: ilyasghumman@gmail.com
www.ahnafmedia.com
سرپرست خانقاہ و مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا ● امیر عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ ● چیف ایگزیکٹو احناف میڈیا سروسز

تاریخ: 9، اگست 2024ء　　　حوالہ: ب۔167

دار الافتاء مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

کے لیے اظہارِ تشکر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

دار الافتاء مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور کا تہ دل سے شکریہ جنہوں نے مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی خدمات کو سراہا اور یہ اعتراف کیا کہ آپ رحمہ اللہ نے اھل السنۃ والجماعۃ کے عقائدِ حقہ اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے دفاع میں نمایاں خدمات سر انجام دی ہیں اور آپ اکابر دیوبند کے ترجمان کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ دار الافتاء مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کے بارے میں پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کو اپنے ایک تصدیق کی فتویٰ سے دور کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اربابِ دار الافتاء مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

محتاجِ دعا

محمد الیاس گھمن

استنبول، ترکیہ

ارباب دارالافتاء مظاہر علوم وقف سہارنپور کا شکریہ:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا محمد الیاس گھمن

Molana Muhammad Ilyas Ghumman
Cell:0300-4677615
E-mail: ilyasghumman@gmail.com
www.ahnafmedia.com

سرپرست خانقاہ و مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا ● امیر عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ ● چیف ایگزیکٹو احناف میڈیا سروسز

تاریخ: 14، اگست 2024ء حوالہ: ب۔ 173

دار الافتاء مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور
کے لیے اظہارِ تشکر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

دار الافتاء مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور کا تہ دل سے شکریہ جنہوں نے مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی خدمات کو سراہا اور حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کے بارے میں پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ اربابِ دار الافتاء مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور کا حامی وناصر ہو۔ آمین

والسلام

محتاجِ دعا

محمد الیاس گھمن

استنبول، ترکیہ

مولانا عبد الباری فاروقی مہتمم دار المبلغین لکھنؤ کا شکریہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Molana
Muhammad Ilyas Ghumman
مولانا محمد الیاس گھمن
Cell:0300-4677615
E-mail: ilyasghumman@gmail.com
www.ahnafmedia.com
سرپرست خانقاہ و مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا ● امیر عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ ● چیف ایگزیکٹو احناف میڈیا سروسز

تاریخ: 28، اگست 2024ء
حوالہ: ب۔183

مولانا عبد الباری فاروقی حفظہ اللہ
کے لیے اظہارِ تشکر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مولانا عبد الباری فاروقی حفظہ اللہ (مہتمم دار المبلغین لکھنو، انڈیا) کا تہ دل سے شکریہ جنہوں نے مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی خدمات کو سراہا اور اس بات کا اعتراف کیا کہ آپ رحمہ اللہ بافیض عالم دین تھے، دین وشریعت کی اچھی سمجھ رکھتے تھے، رد فرقِ باطلہ سے متعلق اللہ تعالیٰ نے انہیں خاص ذوق سے نوازا تھا اور آپ رحمہ اللہ؛ حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت وفضیلت کے قائل تھے اور ان کا دفاع کرتے تھے۔

آپ حفظہ اللہ نے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کے بارے میں پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کو اپنی ایک جامع تحریر کے ذریعے دور کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ حفظہ اللہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

محتاجِ دعا

محمد الیاس گھمن

استنبول، ترکیہ

مفتی صدام حسین، مفتی اعظم پنجاب، انڈیا کا شکریہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا محمد الیاس گھمن

Molana
Muhammad Ilyas Ghumman

Cell:0300-4677615
E-mail: ilyasghumman@gmail.com
www.ahnafmedia.com

سرپرست خانقاہ و مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا ● امیر عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ ● چیف ایگزیکٹو احناف میڈیا سروسز

تاریخ: یکم، ستمبر 2024ء　　　　حوالہ: ب۔187

محترم و مکرم حضرت مولانا مفتی صدام حسین لدھیانوی حفظہ اللہ، مفتی اعظم پنجاب (انڈیا)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ نے مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کو اپنی جامع تحریر کے ذریعے دور فرمایا ہے۔ اس پر بندہ دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ نے جس چیز کو حق سمجھا اسے بیان فرما دیا ہے۔ علمائے لدھیانہ کی ایک تاریخ ہے کہ انہوں نے ہمیشہ حق کا ساتھ دیا اور باطل سے براءت کا اظہار کیا ہے۔ آپ نے علمائے لدھیانہ کے احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے فریضہ کے اس تسلسل کو برقرار رکھا ہے جس پر آپ اہل حق کی جانب سے شکریہ کے مستحق ہیں۔

یقیناً ہمارے اکابرین علماء ہمارا اثاثہ ہیں۔ اگر ان کی ذات گرامی کو مجروح کر دیا گیا تو آئندہ آنے والی امت کو سابقہ امت سے جوڑنا نہ صرف مشکل بلکہ قریب قریب ناممکن ہو گا لیکن آپ کی بروقت تحریر نے اس خواب کو شرمندہ تعبیر نہ ہونے دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوب جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

محتاجِ دعا

محمد الیاس گھمن

بحرین

مفتی مختار اللہ حقانی، جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کا شکریہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Molana
Muhammad Ilyas Ghumman
Cell:0300-4677615
E-mail: ilyasghumman@gmail.com
www.ahnafmedia.com

مولانا محمد الیاس گھمن

سرپرست خانقاہ و مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا ● امیر عالمی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ ● چیف ایگزیکٹو احناف میڈیا سروسز

تاریخ: 8۔اگست 2024ء حوالہ: ب۔165

مفتی مختار اللہ حقانی حفظہ اللہ کے لیے اظہارِ تشکر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے منصب دار الافتا پر فائز مفتی مختار اللہ حقانی حفظہ اللہ غیور، صالح اور جید عالم دین ہیں۔ حق گوئی ان کا شیوہ ہے۔ میں ان کا ہم سبق ہوں۔ درجہ اولیٰ میں نے انہی کے ساتھ الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ کراچی میں پڑھا ہے۔ ان کی حق گوئی کا اندازہ صرف ان کی ایک تحریر سے لگائیں جو انہوں نے دار الافتاء دار العلوم دیوبند اور مہتمم دار العلوم دیوبند کی مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں وضاحت کے بعد لکھ کر بھیجی۔

بندہ تہہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی شان کے مطابق جزائے خیر عطا فرمائے۔

والسلام

محتاجِ دعا

محمد الیاس گھمن

بدر، سعودی عرب

مولانا شاہ عالم گورکھپوری دامت برکاتہم کے نام بندہ کا صوتی پیغام (وائس میسج):

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مولانا شاہ عالم صاحب دامت برکاتہم یہ میں نے لیٹر پیڈ پہ اپنی طرف سے شکریہ کے خطوط لکھ دیے ہیں آپ ان تمام احباب تک میری طرف سے پہنچادیں گے تو بہت بہتر ہو گا۔ جزاک اللہ خیرا۔

بندہ کے نام مولانا شاہ عالم دامت برکاتہم کا جوابی صوتی پیغام (وائس میسج):

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

حضرت والا زیدہ مجدکم العالی!

امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ آپ نے شکریہ نامہ تحریر کیا ہے ان اداروں کے نام۔ صحیح معنوں میں تو شکریہ کے آپ مستحق ہیں کہ آپ نے یہ خدمات ان اداروں سے لے لی، یہ ادارے حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑے نہیں ہیں۔ حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ جیسوں سے ہی یہ ادارے بڑے ہیں، یہ مستند اور معتبر اور مقتدر شخصیات اگر ہمارے درمیان مخدوش ہو کے رہ جائیں گی تو ان اداروں کا کام ہی کیا ٹھہرا؟ اور یہ کریں گے کیا؟ ادارے اور کن کے بل بوتے چلیں گے؟

یہ ہمارے وہ اکابر ہیں کہ جنہوں نے اپنی بے لوث قربانیاں دے کر اپنے خون کے ایک ایک قطرے سے ان اداروں کو سینچا ہے، ان کی آبیاری کی ہے اور ان کو اتنا جو بڑا پن دیا ہے وہ ہمارے بڑوں کے کارنامے کی بدولت ہے۔ اگر ہمارے بڑے ہی خدانخواستہ کسی وجہ سے ہمارے درمیان غیر معتبر بن جائیں اور ان کی شخصیت ہی ہمارے درمیان بے اعتبار ہو جائے تو ان اداروں کا وجود بے معنی ہو کر کے رہ جاتا ہے۔

تو صحیح معنوں میں ان بڑی شخصیات میں سے ایک بڑے اللہ والے کو آپ نے ان فتنوں سے بچانے کے لیے جو خدمات لی ہیں، جو تحریک پیش کی ہے، تو تہہ دل سے میں آپ کا ممنون اور ان اداروں کی طرف سے بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید ہے کہ یہ بھی آپ کا شکر گزار ہوں گے کہ اتنی بڑی ہم سے غلطی سے چوک ہو گئی اور آپ نے اس کی اصلاح کے مواقع فراہم کر دیے۔ بہت حسن و خوبی کے ساتھ اس میں کوئی نام و نمود نہیں، کوئی

نمائش نہیں اور کوئی افتراق نہیں اور کوئی تقابل و تفاضل نہیں بلکہ بہت اچھے انداز میں ماشاء اللہ آپ نے اس کو نبھایا ہے۔

کسی کو بھی اب یہ کہنے کا موقع نہیں رہا کہ ان لوگوں نے اپنی ذات کو اور شخصیات کو نمایاں کرنے کے لیے اس طرح کی بات کی ہے۔ جیسے ہمارے بعض لوگوں نے کہا کہ یہ آپس میں ان دونوں کی لڑائی ہے، آپس میں ان دونوں کے اختلافات ہیں اب انہوں نے ادھر محول کر دیا ہے تو میں نے ان کو جواب دینا بھی مناسب نہیں سمجھا۔ ہم نے کہا کہ بس اتنا آپ نے کہہ دیا بہت بہت شکریہ۔

تو ایسا کچھ نہیں ہے بلکہ آپ نے یہ وہ کام انجام دیا ہے جو ایک لائق سپوت کو انجام دینا چاہیے اپنے باپ اور دادا کے لیے اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور ہمارے حافظ ابرار صاحب کو بھی خیر و عافیت نصیب فرمائے۔ میں ان شاء اللہ ان تمام احباب کو اچھے انداز میں یہ پہنچوا دوں گا۔

والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا ایک بھائی

شاہ عالم گورکھپوری دارالعلوم دیوبند

یادداشت

یادداشت